رواں سال کی بلند ترین سطح، جولائی میں غزہ کے 152 شہداء ص:02

ISSN 2977-3555

روزنامہ صحافت برمنگھم

باخبر، باثر حقیقتوں کا پیام بر

www.sahafat.in/uk

Birmingham Edition U.K.

Published from Birmingham (U.K.), India-Delhi, Mumbai, Lucknow, Dehradun

Volume No.04, Issue No.27, Sunday, 02 August 2026, 8 Pages

جلد نمبر (۴)، شمارہ نمبر (۲۷)، بروز اتوار، ۲/اگست، ۲۰۲۶ء، ۱۸/صفر المظفر ۱۴۴۸، ۸ صفحات

ایران کیساتھ تنازع حل کیلئے وقت کا تعین کرنا مشکل: صدر ٹرمپ

امریکی سفارتخانوں کا شہریوں کو مشرق وسطی کے ممالک سے روانہ ہونے کا انتباہ

واشنگٹن، (اسپوتنک/یواین آئی) امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے کہا ہے کہ ایران کے ساتھ تنازع کے حل کے لیے ٹائم فریم (میعاد) کا تعین کرنا مشکل ہے۔ مسٹر ٹرمپ نے جمعہ کو 'ریئل امریکہ زوائس' کو بتایا کہ یہ ہمیشہ مشکل ہوتا ہے۔ ہم نے وینزویلا کا معاملہ ایک دن سے بھی کم وقت میں نمٹا لیا تھا۔ اس میں ہمارا کوئی نقصان نہیں ہوا تھا۔ ایران کے معاملے میں، تعریفی پیانوں کے حساب سے کہیں تو 16 سے 18 افراد (متاثر) ہوئے ہیں۔ انہوں نے اعتراف کیا کہ جاری تنازع کے دوران ایران ان کی سابقہ سوچ کے مقابلے میں کہیں زیادہ سخت حریف ثابت ہوا ہے۔ کیمپ ڈیوڈ سے بات کرتے ہوئے مسٹر ٹرمپ نے کہا کہ ان کے پاس نہ تو بحریہ ہے اور نہ ہی فضائیہ۔ زیادہ تر لوگ ہار مان لیتے لیکن انہوں نے نہیں مانی، اس لیے میں انہیں اس کا کریڈٹ دیتا ہوں۔ ان سے پوچھا گیا تھا کہ اسلامی جمہوریہ کی صلاحیتوں کو کمزور کرنے کے لیے مزید کتنے حملے کرنے ہوں گے۔ انہوں نے مزید کہا کہ وہ بہت سخت مانے جاتے ہیں۔ 'وہ واقعی سخت ہیں'۔ مسٹر ٹرمپ نے ان اہلکاروں کے نام بتائے جو اس وقت ایران کے ساتھ بات چیت میں شامل ہیں، جن میں خصوصی نمائندے اسٹیو وٹکوف اور جیرڈ کوشنر، نائب صدر جے ڈی وینس اور امریکی وزیر خارجہ مارکو روبیو شامل ہیں۔ مسٹر ٹرمپ نے صحافیوں سے کہا، "اسٹیو بات کر رہے ہیں، جیرڈ ... جے ڈی بہت مضبوطی سے شامل ہیں ... مارکو بھی شامل ہیں۔ پینٹاگون کے 'ڈیفنس کیوولٹی اینالیسس سسٹم' کے مطابق 'آپریشن ایپک فیوری' میں ہلاک ہونے والے فوجیوں کی تعداد 14 ہے۔ پینٹاگون نے یہ بھی بتایا کہ 'بیرونِ ملک کارروائیوں' میں چار فوجی مارے گئے۔ تہران اور واشنگٹن نے 18 جون کی رات ایک معاہدے پر دستخط کیے، جس میں 28 فروری سے شروع ہونے والے تنازع کو ختم کرنے کی بات کہی گئی تھی۔ تاہم، 8 جولائی کے بعد سے امریکی فوج نے ایران پر متعدد بار حملے کیے ہیں۔ ایرانی فوج نے مشرقِ وسطیٰ میں امریکی اڈوں پر حملے کر کے جواب دیا۔

ادھر مشرقِ وسطیٰ کی متعدد راجدھانیوں میں امریکی سفارت خانوں نے امریکی شہریوں کو علاقائی تنازعے میں 'غیر متوقع شدت' کے خطرے سے خبردار کیا اور انہیں روانگی کیلئے تیار رہنے کی ہدایت کی ہے۔

ایک سیکیورٹی الرٹ میں کہا گیا کہ اس خطے میں موجود امریکی شہریوں کو روانہ ہونے پر غور کرنا چاہیے، یا صورتحال بگڑنے پر روانہ ہونے کے لیے تیار رہنا چاہیے۔

"ایران کہیں زیادہ سخت حریف ثابت ہوا ہے"

صدر ٹرمپ نے اعتراف کیا کہ جاری تنازع کے دوران ایران ان کی سابقہ سوچ کے مقابلے میں کہیں زیادہ سخت حریف ثابت ہوا ہے۔ امریکی صدر نے کہا کہ ان کے پاس نہ تو بحریہ ہے اور نہ ہی فضائیہ۔ زیادہ تر لوگ ہار مان لیتے لیکن انہوں نے نہیں مانی، اس لیے میں انہیں اس کا کریڈٹ دیتا ہوں۔ ان سے پوچھا گیا تھا کہ اسلامی جمہوریہ کی صلاحیتوں کو کمزور کرنے کیلئے مزید کتنے حملے کرنے ہوں گے۔ انہوں نے مزید کہا کہ وہ بہت سخت مانے جاتے ہیں۔ 'وہ واقعی سخت ہیں'۔

جارح قوتوں کیساتھ تعاون ناقابل قبول

ایران کا برطانیہ کو انتباہ، دونوں ممالک کے وزرائے خارجہ کے درمیان ٹیلیفونک رابطہ، علاقائی و بین الاقوامی صورتحال پر تبادلۂ خیال

تہران/لندن، (ایجنسیاں) برطانیہ کے ایران مخالف مؤقف کو غیر منصفانہ قرار دیتے ہوئے تہران نے لندن کو کسی بھی جارح فریق کے ساتھ تعاون کے نتائج سے خبردار کیا ہے۔ مہر خبر رساں ایجنسی کی رپورٹ کے مطابق برطانوی وزیر خارجہ ایڈ ملی بینڈ نے جمعہ کی شام ایران کے وزیر خارجہ سید عباس عراقچی سے ٹیلیفونک رابطہ کیا، جس میں علاقائی و بین الاقوامی صورتحال اور دوطرفہ تعلقات پر تبادلۂ خیال کیا گیا۔ عراقچی نے ایران کے خلاف برطانیہ کے حالیہ اقدامات، بالخصوص ایرانی مسلح افواج کے حوالے سے برطانوی فیصلوں اور ایران کے خلاف امریکہ و اسرائیل کی جنگ میں لندن کے کردار کو قابل مذمت قرار دیتے ہوئے برطانوی حکومت سے اپنے مؤقف پر نظر ثانی کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ اسلامی جمہوریہ ایران نیک نیتی کے ساتھ سفارتی عمل میں شریک ہوا اور 28 خرداد کو جنگ کے خاتمے سے متعلق مفاہمت تک پہنچا، تاہم امریکہ نے معاہدے کی خلاف ورزی کرتے ہوئے اس کے نفاذ میں رکاوٹ ڈالی۔ ایرانی وزیر خارجہ نے آبنائے ہرمز میں بحری آمد و رفت کے انتظام کے لیے عمان کے تعاون سے عملی طریقہ کار وضع کرنے کے عزم کا اعادہ کرتے ہوئے کہا کہ تیسرے فریق کی مداخلت موجودہ صورتحال کو مزید پیچیدہ بنا سکتی ہے۔ عراقچی نے مزید کہا کہ جارح قوتوں کے ساتھ کسی بھی قسم کا تعاون، خواہ وہ سابقہ دفاعی معاہدوں کے نام پر ہی کیوں نہ ہو، ناقابل قبول ہے۔ انہوں نے زور دیا کہ بین الاقوامی قانون کے مطابق کسی ملک کی سرزمین یا سہولیات کو دوسرے ملک پر غیر قانونی حملے کے لیے استعمال ہونے دینا جارحیت کے زمرے میں آتا ہے اور متاثرہ ملک کو دفاع مشروع کا حق حاصل ہوتا ہے۔ برطانوی وزیر خارجہ ایڈ ملی بینڈ نے گفتگو کے دوران کہا کہ ان کی حکومت ایران کے خلاف کسی جنگ کا حصہ نہیں ہے اور مسائل کے حل کے لیے سفارت کاری پر یقین رکھتی ہے۔ انہوں نے ایران کے ساتھ سفارتی روابط جاری رکھنے، دوطرفہ تعلقات میں بہتری اور خطے میں کشیدگی کم کرنے کی ضرورت پر بھی زور دیا۔

امریکہ کی جانب سے جاری کشیدگی اور اشتعال انگیزی آبنائے ہرمز کی بندش کو مزید مضبوط کرے گی، ایران نے عالمی برادری کو خبردار کر دیا

ایران نے خبردار کیا ہے اگر امریکہ کی جانب سے بحری ناکہ بندی اسی طرح جاری رہی تو دیگر بحری راستے کی بھی مکمل بندش ہوسکتی ہے۔ ایران کی سپریم نیشنل سیکیورٹی کونسل کے سیکریٹری نے خبردار کیا ہے کہ امریکی سمندری ناکہ بندی جاری رہنے سے آبنائے ہرمز اور دیگر اسٹریٹجک آبی گزرگاہوں کی مکمل بندش ہوسکتی ہے۔ سرکاری نشریاتی ادارے کے ایک بیان کے مطابق محمد باقر ذوالغدر نے کہا کہ امریکہ کی مسلسل اشتعال انگیزی نہ صرف آبنائے ہرمز کو مزید محدود کر دے گی بلکہ اس کے نتیجے میں دیگر سمندری راستوں کی بندش بھی ہوسکتی ہے۔ محمد باقر ذوالقدر نے اپنے پیغام میں کہا کہ امریکی حکومت کی جانب سے بحری محاصرہ اور اشتعال انگیزی کا سلسلہ جتنا جاری رہے گا، اتنا ہی آبنائے ہرمز کی بندش مضبوط ہوگی اور دیگر اہم آبی گزرگاہیں اور تجارتی راستے بھی متاثر ہوسکتے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ اس صورتحال کی قیمت عالمی معیشت، توانائی کی منڈیوں اور امریکی ووٹرز کو ادا کرنا پڑے گی۔ ذوالقدر کے مطابق خطے میں کشیدگی بڑھانے والی پالیسیوں کے اثرات صرف علاقائی سطح تک محدود نہیں رہیں گے بلکہ عالمی اقتصادی نظام اور توانائی کی ترسیل پر بھی گہرے اثرات مرتب کرسکتے ہیں۔

ایران جانے کی کوشش کرنے والے 14 افغان باشندوں کی لاشیں صحرا سے برآمد

کابل، (یواین آئی) جنوب مغربی افغانستان کے صحرا میں ایران جانے کی کوشش کرنے والے 14 افغان باشندوں کی لاشیں برآمد ہوئی ہیں۔ غیر ملکی خبر رساں ایجنسی کا کہنا ہے کہ حکام کے مطابق کئی ہفتوں سے ان کی تلاش جاری تھی، یہ افراد گاڑی کے ذریعے ایران جانے کے لیے نکلے تھے تاہم راستے میں گاڑی خراب ہونے کے بعد انہوں نے پیدل سفر جاری رکھا۔ رپورٹ کے مطابق صوبہ نیمروز میں ان افغان باشندوں کی تلاش اس وقت شروع ہوئی جب ان کی گاڑی کا ڈرائیور شدید پیاس اور تھکن کی حالت میں ایک گاؤں پہنچا اور مدد طلب کی۔ ابتدائی طور پر 5 لاشیں ملنے کے بعد حکام نے مزید 14 افراد کی تلاش شروع کی تھی جو پیدل سفر جاری رکھے ہوئے تھے۔ خبر رساں ایجنسی کے مطابق نیمروز افغانستان کے گرم ترین اور خشک ترین علاقوں میں شمار ہوتا ہے جہاں اس وقت درجہ حرارت تقریباً 45 ڈگری سینٹی گریڈ کے قریب رہتا ہے۔ مقامی اسپتال کے ذرائع نے بتایا کہ ہفتے کے روز 14 لاشیں ریت میں دبی ہوئی ملیں۔ دوسری جانب افغان حکام نے انسانی اسمگلنگ کے خلاف کارروائی جاری رکھنے کے عزم کا اظہار کیا ہے، جبکہ وزارتِ داخلہ کے ترجمان عبدالمتین قانی نے قومی نشریاتی ادارے کو جاری بیان میں کہا کہ حکام 'انسانی اسمگلنگ کے خلاف اپنی کارروائیاں بھرپور انداز میں جاری رکھے ہوئے ہیں'۔

ٹیسلا کی لاکھوں گاڑیاں تحقیقات کی زد میں، بڑے نقصان کا خطرہ

واشنگٹن، (یواین آئی): امریکہ میں آٹو سیفٹی ریگولیٹر نے دنیا کے امیر ترین آدمی ایلون مسک کی ملکیت والی مشہور امریکی کمپنی ٹیسلا کی تقریباً 12 لاکھ گاڑیوں میں خرابی کی ابتدائی تحقیقات شروع کر دی ہیں۔ تحقیقات کا مقصد ان شکایات کا جائزہ لینا ہے جن میں سسپنشن سسٹم کی خرابی کے باعث گاڑی کا اسٹیئرنگ کنٹرول متاثر ہونے کا خدشہ ظاہر کیا گیا ہے۔ این ایچ ٹی ایس اے کے مطابق ادارے کے آفس آف ڈیفیکٹس انویسٹی گیشن کو 156 شکایات موصول ہوئی ہیں، جن میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ بعض 2018 سے 2020 ماڈل 3 اور 2021 سے 2023 ماڈل وائی گاڑیوں میں فرنٹ لوئر لیٹرل لنک اپنی جگہ سے الگ ہو جاتا ہے۔ رائٹرز کی رپورٹ کے مطابق ریگولیٹر کا کہنا ہے کہ اس خرابی کے نتیجے میں گاڑی چلانے کے قابل نہیں رہتی اور اسے ٹو ٹرک کے ذریعے ورکشاپ منتقل کرنا پڑ سکتا ہے۔ بیشتر شکایات میں بتایا گیا کہ خرابی سے پہلے کوئی واضح وارننگ نہیں ملی، تاہم کچھ مالکان نے خرابی سے قبل غیر معمولی آوازیں سننے کی اطلاع بھی دی۔ ادارے نے واضح کیا کہ اب تک اس ممکنہ خرابی کے باعث کسی حادثے، زخمی ہونے یا ہلاکت کی اطلاع سامنے نہیں آئی۔ این ایچ ٹی ایس اے نے کہا کہ فی الحال ابتدائی جانچ پڑتال کا آغاز کیا گیا ہے، جو اس خرابی کی تحقیقات کا پہلا مرحلہ ہے۔ اگر تحقیقات کے دوران حفاظتی نوعیت کا کوئی سنگین نقص ثابت ہوا تو متاثرہ گاڑیوں کو واپس بلانے (ری کال) کا حکم دیا جا سکتا ہے۔ ٹیسلا اس سے قبل بھی اسی نوعیت کی خرابی کے باعث متعدد گاڑیاں مارکیٹ سے واپس لا چکی ہے۔ 2021 میں تقریباً 2 ہزار 800 ماڈل 3 گاڑیاں پیداواری نقص کی وجہ سے واپس منگوائی گئی تھیں، جبکہ 2023 میں اسی طرح کی خرابی پر 422 ماڈل 3 گاڑیوں کو بھی ری کال کیا گیا تھا۔ تاہم امریکی ریگولیٹر کا کہنا ہے کہ حالیہ شکایات پہلے سے کیے گئے ری کالز کے دائرہ کار سے باہر ہیں اور بظاہر ان کا تعلق اس پیداواری خرابی سے نہیں جس کی بنیاد پر ماضی میں گاڑیاں واپس بلائی گئی تھیں، اسی لیے موجودہ تحقیقات میں اس ممکنہ نقص کی اصل وجہ، اس کے پھیلاؤ اور شدت کا تفصیلی جائزہ لیا جائے گا۔ دوسری جانب ٹیسلا نے اس معاملے پر فوری طور پر کوئی تبصرہ نہیں کیا ہے۔

واضح رہے کہ 2023 میں خبر رساں ادارے رائٹرز نے اپنی ایک رپورٹ میں دعویٰ کیا تھا کہ ٹیسلا کئی برسوں سے سسپنشن اور اسٹیئرنگ سے متعلق بعض تکنیکی مسائل کا اندرونی طور پر ریکارڈ رکھتی رہی، تاہم کمپنی اکثر صارفین اور امریکی حکام کو ہونے والے نقصان کی ذمہ داری ڈرائیور کے استعمال پر عائد کرتی رہی۔

اسرائیلی جیلوں سے فلسطینی قیدیوں کے فرار کو روکنے کیلئے مگرمچھوں کے استعمال کی راہ ہموار

تل ابیب، (یواین آئی) اسرائیلی جیلوں سے فلسطینی قیدیوں کے فرار کو روکنے کے لیے مگرمچھوں کے استعمال کی راہ ہموار ہوگئی۔ اسرائیل کی ماحولیاتی تحفظ کی وزیر ایدت سلمن نے مگرمچھوں کی درجہ بندی میں تبدیلی کرتے ہوئے ایسا فیصلہ کیا ہے جس کے تحت انہیں سکیورٹی مقاصد، جیسے جیلوں کی حفاظت کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ رپورٹس کے مطابق دسمبر میں اسرائیل کے انتہائی دائیں بازو سے تعلق رکھنے والے قومی سلامتی کے وزیر اتمر بن گویر نے فلسطینی قیدیوں کے لیے قائم جیلوں کے اطراف خندقیں کھود کر ان میں مگرمچھ چھوڑ دینے کی تجویز دی تھی۔ نئی درجہ بندی کے تحت مگرمچھوں کو جنگلی جانوروں کے بجائے 'پالے گئے جنگلی جانور' زمرے میں شامل کر دیا گیا ہے۔ اس تبدیلی کے بعد منظور شدہ سکیورٹی اداروں کو حکومتی اجازت اور ماحولیاتی حکام کی شرائط کے تحت سکیورٹی مقاصد کے لیے مگرمچھ رکھنے کی اجازت مل سکتی ہے۔

غزہ میں جنگ بندی کی اسرائیلی خلاف ورزیوں میں تیزی، مزید 8 فلسطینی شہداء، متعدد زخمی

غزہ: قابض اسرائیلی فوج نے مسلسل 296 ویں دن غزہ میں جنگ بندی کے معاہدے کی خلاف ورزیوں کا سلسلہ جاری رکھا، اس دوران غزہ کے مختلف علاقوں پر بمباری اور فائرنگ کی گئی، جبکہ اس جنگ کے اثرات بدستور جاری ہیں جس نے وسیع پیمانے پر تباہی اور غیر معمولی انسانی بحران کو جنم دیا ہے۔

ایک مقامی ذرائع نے اطلاع دی کہ آج شام قابض فوج کے طیاروں کی طرف سے شہر غزہ کے جنوب مغرب میں واقع محلہ تل الهوا کے علاقے الصناع※ میں ایک گھر کی چھت کو نشانہ بنائے جانے کے نتیجے میں دو شہری شہید اور دیگر زخمی ہوگئے۔

شہر غزہ کے جنوب میں محلہ الصبرہ کے شارع الثلاثيني میں شہریوں کے ایک گروپ کو نشانہ بنانے والے اسرائیلی بمباری کے نتیجے میں گذشتہ شام 38 سالہ شہری حسن ا شام الخضری شہید اور دیگر زخمی ہوگئے۔

ایک مقامی ذرائع نے اطلاع دی کہ شہری سالم اُبولبدہ غزہ کے جنوب میں خان یونس کے شمال مغرب میں واقع علاقے المواصی میں دوپہر کے وقت ان پر کی جانے والی ایک اسرائیلی فضائی حملے کے زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے شہید ہوگئے۔

مقامی ذرائع نے اطلاع دی کہ شہر غزہ کے مشرق میں الزیتون سپورٹس کلب کے گردونواح میں "گواڈ کاپٹر" قسم کی چار خودکش ڈرون طیارے پھٹ گئے۔

طبی اور ماہر عملے نے ہفتے کو دوپہر کے وقت شہر خان یونس کے شمال میں قصبہ القرارہ کے علاقے مواصی میں شہر اُصداء کے شمال میں ایک جنگی اسرائیلی ڈرون کے ذریعے کیے جانے والے فضائی حملے کے نتیجے میں ایک شہید کو نکالا، جبکہ متعدد شہری زخمی ہوگئے۔

ہفتے کی صبح دو فلسطینی شہری شہید ہوگئے جن میں سے ایک بیت لاهیا سے بے گھر ہونے والا تھا، اور شہر غزہ کے شمال مغرب میں محلہ الشیخ رضوان میں مفترق الغزالي کے قریب اسرائیلی بمباری سے بچوں سمیت دیگر شہری شدید زخمی ہوگئے۔

مقامی ذرائع نے اس بات کی تصدیق کی کہ شہری حسن ابرا※یم قحمان اور علاء عماد الترامسي، شہر غزہ کے شمال مغرب میں محلہ الشیخ رضوان میں شہریوں کے ایک گروپ کو قابض طیاروں کی طرف سے نشانہ بنائے جانے کے نتیجے میں شہید ہوگئے۔

نوجوان محمود محمد فطایر غزہ کے وسط میں واقع شہر دیر البلح کو نشانہ بنانے والے ایک سابقہ اسرائیلی بمباری کے نتیجے میں لگنے والے زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے شہید ہو گیا۔

شہر دیر البلح میں شارع البر※ہ میں خاندان اُبو عمرہ کے ایک گھر کو نشانہ بنانے والے اسرائیلی بمباری کے نتیجے میں کئی شہری زخمی ہوگئے، جبکہ ایک اور بمباری نے ہسپتال شہداء الاُقص※ کے مغرب میں واقع ایک زرعی زمین کو نشانہ بنایا، جس کے نتیجے میں ہسپتال کے مغرب میں بارکس اور بے گھر افراد کے کیمپ میں بڑی تباہی مچی۔

ایک اسرائیلی فضائی حملے نے غزہ کے وسط میں واقع کیمپ المغازي میں کلینک الوکالہ کے قریب ایک گھر کو نشانہ بنایا۔

شہر غزہ کے شمال میں علاقے الصفطاوي میں ایک گھر پر قابض طیاروں کی بمباری کے نتیجے میں کئی شہری زخمی ہو گئے، جبکہ شہر کے جنوب میں محلہ الصبرہ میں مسجد الاستجابہ کے قریب ایک اسرائیلی ڈرون طیارے کی طرف سے الیکٹرک بائیک کو نشانہ بنائے جانے کے نتیجے میں ایک شہری شدید زخمی ہو گیا۔

قابض فوج کی توپ خانے نے شہر غزہ کے مشرقی علاقوں پر گولہ باری کی، اس کے ساتھ ساتھ اسرائیلی ٹینکوں کی طرف سے شدید فائرنگ کی گئی، جبکہ اسرائیلی جنگی طیاروں نے غزہ کے فضاؤں میں پروازیں جاری رکھیں۔

کیمپ البریج کے مشرقی علاقوں پر قطاع کے وسط میں قابض فوج کی گاڑیوں کی طرف سے توپ خانے کی گولہ باری اور فائرنگ کی گئی۔ غزہ کے جنوب میں شہر رفح کے علاقے مواصی میں قابض فوج کی گولیوں سے ایک شہری زخمی ہو گیا، جبکہ اسرائیلی بحری جنگی کشتیوں نے شہر کے سمندر میں فائرنگ کی، ساتھ ہی خان یونس اور رفح کے شہروں کے درمیان واقع علاقے کو نشانہ بنانے والی توپ خانے کی گولہ باری کی گئی۔

غزہ میں فلسطینی وزارت صحت نے اعلان کیا کہ گذشتہ 11 اکتوبر کو جنگ بندی کے فیصلے کے نافذ العمل ہونے کے بعد سے اب تک کل شہداء کی تعداد 1214 ہوگئی ہے، جبکہ زخمیوں کی تعداد بڑھ کر 3977 ہوگئی ہے، اس کے علاوہ 804 شہداء کی لاشیں نکالی گئی ہیں۔ وزارت صحت نے اس بات کی تصدیق کی کہ سات اکتوبر سنہ 2023ء سے غزہ پر جاری اسرائیلی جارحیت کے نتیجے میں شہداء کی مجموعی تعداد 341,73 ہوگئی ہے اور مختلف نوعیت کے زخموں کے ساتھ 086,174 افراد زخمی ہوئے ہیں۔

غزہ میں جنگ بندی نافذ ہونے کے بعد سے اسرائیلی جارحیت کے نتیجے میں 1222 فلسطینی شہید

غزہ: غزہ میں گیارہ اکتوبر سنہ 2025ء کو جنگ بندی کے نفاذ کے بعد سے قابض صہیونی فوجی جارحیت اور نسل کشی کی جنگ کے تسلسل کے نتیجے میں شہداء کی کل تعداد بڑھ کر 1222 ہوگئی ہے جبکہ چار ہزار ترپن دیگر شہری زخمی ہوئے ہیں۔

فلسطینی وزارت صحت نے غزہ پر قابض اسرائیل کی فوجی جارحیت کے شہداء اور زخمیوں کی تعداد کے بارے میں جاری ہونے والے ایک پریس بیان میں کہا ہے کہ طبی اور خصوصی عملے نے اس دوران غزہ میں گھروں اور ملبے کے نیچے سے آٹھ سو چار شہداء کو نکالا ہے۔

وزارت نے مزید کہا کہ "جبکہ متعدد شہداء اب بھی ملبے کے نیچے اور سڑکوں پر موجود ہیں، کیونکہ ایمبولینس اور شہری دفاع کا عملہ اس وقت تک ان تک پہنچنے سے قاصر ہے"۔

وزارت صحت نے اطلاع دی کہ غزہ کے ہسپتالوں نے گذشتہ 48 گھنٹوں کے دوران آٹھ شہداء کے جسد خاکی لائے گئے، جن میں زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے شہید ہونے والا ایک شخص بھی شامل ہے، اس کے علاوہ 76 افراد زخمی بھی ہوئے۔

اس نے واضح کیا کہ سات اکتوبر سنہ 2023ء کو غزہ پر قابض اسرائیل کی فوجی جارحیت کے آغاز سے لے کر اب تک کی مجموعی تعداد بڑھ کر تہتر ہزار تین ہندسوں یعنی تہتر ہزار تین سو انچاس شہداء تک پہنچ گئی ہے، اس کے علاوہ ایک لاکھ 74 ہزار ایک سو باسٹھ افراد مختلف نوعیت کے زخموں کے ساتھ زخمی ہوئے ہیں، جن میں سے کچھ کی حالت تشویشناک اور انتہائی تشویشناک ہے۔

اس کے علاوہ اس نے ایک عمارت کے منہدم ہونے کے نتیجے میں ایک شہری کے جاں بحق ہونے کی بھی نشاندہی کی، جس سے عمارت کے منہدم ہونے کے متاثرین کی تعداد بڑھ کر 33 ہوگئی ہے۔

قابض اسرائیل کی فورسز لگاتار دو سو چھیانویں دن بھی غزہ میں جنگ بندی اور کمزور پرامن معاہدے کی خلاف ورزیوں کا سلسلہ جاری رکھے ہوئے ہیں، جس کے ساتھ ہی آباد گھروں اور شہری تنصیبات کو ہدف بنانے اور ان پر بمباری کا سلسلہ بھی جاری ہے۔

کیلیفورنیا میں امریکہ کا جدید ایف-35 لڑاکا طیارہ گر کر تباہ

پائلٹ نے بروقت طیارے سے چھلانگ لگادی جس کے باعث اس کی جان بچ گئی: امریکی فوج

نیویارک، (ایجنسیاں): امریکی ریاست کیلیفورنیا میں امریکہ کا جدید ایف-35 بی لائٹننگ II لڑاکا طیارہ گر کر تباہ ہوگیا، تاہم پائلٹ پیراشوٹ کے ذریعے محفوظ رہنے میں کامیاب ہوگیا۔ امریکی میرین ایئر کرافٹ گروپ 11 کے مطابق ایک نشست والا ایف-35 بی لڑاکا طیارہ مقامی وقت کے مطابق صبح تقریباً 10 بجے میرین کور ایئر اسٹیشن پر رن وے تک پہنچنے سے قبل حادثے کا شکار ہوگیا۔ امریکی فوج کے مطابق پائلٹ نے بروقت طیارے سے چھلانگ لگا دی جس کے باعث اس کی جان بچ گئی۔ اسے معمولی زخمی حالت میں اسپتال منتقل کیا گیا جہاں اس کی حالت خطرے سے باہر ہے۔ حادثے کے بعد فائر فائٹرز نے طیارے کے ملبے اور اطراف میں لگی گھاس کی آگ پر قابو پالیا جبکہ حادثے کی وجہ فوری طور پر معلوم نہیں ہوسکی۔ امریکی فوج نے واقعے کی تحقیقات شروع کر دی ہیں۔ واضح رہے کہ ایف-35 بی لائٹننگ II دنیا کے جدید ترین اسٹیلتھ لڑاکا طیاروں میں شمار ہوتا ہے جو مختصر فاصلے سے اڑان بھرنے اور عمودی انداز میں لینڈنگ کی صلاحیت رکھتا ہے۔ اس طیارے کی مالیت تقریباً 102 ملین امریکی ڈالر ہے اور اسے امریکی میرین کور، برطانیہ اور اٹلی کی فضائی افواج استعمال کرتی ہیں۔

الجیریا میں بس کھائی میں جاگری، 25 افراد ہلاک

بوگوٹا، (ایجنسیاں) الجزائر کے شمالی صوبے بومرداس میں ایک المناک ٹریفک حادثے میں کم ازکم 25 افراد ہلاک جبکہ 44 افراد زخمی ہوگئے۔ حکام کے مطابق یہ حادثہ اس وقت پیش آیا جب ایک

> اگرچہ حادثے کی حتمی وجہ ابھی سامنے نہیں آئی، تاہم ابتدائی طور پر امکان ظاہر کیا جارہا ہے کہ تیز رفتاری، ڈرائیور کا گاڑی پر قابو کھودینا یا ناقص سڑک اس سانحے کا سبب ہوسکتے ہیں۔

مسافر بس شاہراہ پر سفر کے دوران بے قابو ہو کر سڑک سے نیچے جا گری اور الٹ گئی۔ ابتدائی اطلاعات کے مطابق بس سطیف سے راجدھانی الجزائر جا رہی تھی۔ بس حادثے کے فوراً بعد سول ڈیفنس، پولیس اور طبی امدادی ٹیمیں موقع پر پہنچ گئیں۔ زخمیوں کو قریبی اسپتالوں میں منتقل کیا گیا، جن میں بعض کی حالت تشویشناک بتائی گئی ہے، اس لیے ہلاکتوں میں اضافے کا خدشہ ظاہر کیا جارہا ہے۔ ہلاک ہونے والوں کی شناخت کا عمل جاری ہے، جبکہ ان کے لواحقین کو اطلاع دی جارہی ہے۔ الجزائری حکام نے حادثے کی تحقیقات کا حکم دے دیا ہے۔ اگرچہ حادثے کی حتمی وجہ ابھی سامنے نہیں آئی، تاہم ابتدائی طور پر امکان ظاہر کیا جارہا ہے کہ تیز رفتاری، ڈرائیور کا گاڑی پر قابو کھو دینا یا ناقص سڑک اس سانحے کا سبب ہوسکتے ہیں۔ حکام کے مطابق تیز رفتاری، ٹریفک قوانین کی خلاف ورزی، گاڑیوں کی ناقص حالت اور بعض شاہراہوں پر حفاظتی انتظامات کی کمی ہر سال ہزاروں حادثات کا باعث بنتی ہے۔ حکام نے واقعے کی مکمل تحقیقات شروع کر دی ہیں، جبکہ زخمیوں کو بہترین طبی سہولیات فراہم کرنے اور متاثرہ خاندانوں کی مدد کے لیے ہنگامی اقدامات کیے جارہے ہیں۔

پاکستان میں نامور کوہ پیما نرمل پُرجا سمیت 10 کی موت

حادثے میں 10 رکنی بین الاقوامی مہم کا کوئی بھی رکن زندہ نہیں بچا

اسلام آباد، (ایجنسیاں): پاکستان کے شمالی علاقے گلگت بلتستان میں واقع دنیا کی بارہویں بلند ترین چوٹی براڈ پیک پر برفانی تودہ گرنے کے نتیجے میں عالمی شہرت یافتہ برطانوی نژاد نیپالی کوہ پیما نرمل پُرجا اور ان کے ساتھیوں کی ہلاکت کی تصدیق کر دی گئی ہے۔ خبر رساں ادارے اے ایف پی کے مطابق نرمل پُرجا کی مہماتی کمپنی 'ایلیٹ ایکسپیڈیشنز' نے سنیچر کے روز جاری بیان میں اس افسوسناک خبر کی تصدیق کرتے ہوئے کہا کہ مہم کے دیگر ارکان بھی حادثے میں جانبر نہ ہو سکے۔ کمپنی نے سوشل میڈیا پر اپنے بیان میں کہا کہ 'انتہائی دکھ اور گہرے رنج کے ساتھ اس بات کی تصدیق کرتے ہیں کہ براڈ پیک پر برفانی تودہ گرنے کے بعد نرمل پُرجا جان کی بازی ہار گئے۔ ہمیں اس بات کی بھی تصدیق موصول ہوئی ہے کہ مہم کے دیگر ارکان بھی اس حادثے میں زندہ نہیں بچ سکے۔ گلگت بلتستان کی حکومت کے مطابق ریسکیو ٹیموں نے جمعے کی شب جاری بیان میں بتایا تھا کہ ہیلی کاپٹروں کے ذریعے اب تک تین کوہ پیماؤں کی لاشیں نکال کر شناخت کے لیے اسپتال منتقل کی جا چکی ہیں۔ ان میں امریکہ سے تعلق رکھنے والی سارہ میلوری گیس، عمان کی کوہ پیما نظیرہ احمد عبداللہ الحارثی اور نیپال کے پور بہادر گرونگ شامل ہیں۔ بعدازاں حکام نے تصدیق کی کہ حادثے میں 10 رکنی بین الاقوامی مہم کا کوئی بھی رکن زندہ نہیں بچا۔ ہلاک ہونے والوں میں نرمل پرُجا، پور بہادر گرونگ، کیلی پیمبا شیرپا، نیما شیرپا، گیالو شیرپا اور ناوانگ تھندو شیرپا کا تعلق نیپال سے تھا، جبکہ پاکستان کے سہیل سخی، چین کے وانگ ژونگ، عمان کی نظیرہ احمد عبداللہ الحارثی اور امریکہ کی سارہ میلوری گیس بھی اس سانحے میں جان کی بازی ہار گئے۔ نیپال کے وزیراعظم بلندر شاہ نے نرمل پرجا اور دیگر کوہ پیماؤں کی ہلاکت پر گہرے دکھ اور افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اس سانحے نے پوری قوم کو صدمے سے دوچار کردیا ہے۔

انہوں نے اپنے بیان میں کہا کہ اگرچہ ان کوہ پیماؤں کا جسمانی سفر ختم ہوگیا، تاہم ان کی جرات، عزم اور خدمات ہمیشہ دنیا بھر کے کوہ پیماؤں کے لیے مشعلِ راہ رہیں گی۔

قانونی معاونت کا معاہدہ ختم! امریکہ میں ہزاروں تارکین وطن بچوں کی ملک بدری کا خطرہ بڑھ گیا

واشنگٹن، (ایجنسیاں): امریکہ میں ہزاروں تارکین وطن بچوں کو ملک بدری کے نئے خطرات کا

سامنا ہوسکتا ہے کیونکہ قانونی معاونت کا معاہدہ ختم ہو رہا ہے۔ انسانی حقوق کے کارکنوں نے خبردار کیا ہے کہ والدین یا سرپرست کے بغیر امریکہ آنے والے تارکین وطن بچوں کو مشکلات کا سامنا ہوسکتا ہے، وہ امیگریشن عدالت میں اپنی قانونی نمائندگی سے محروم ہو سکتے ہیں، جس کے باعث ان کی ملک بدری کا خطرہ بڑھ جائے گا۔

یہ صورتِ حال ایک ایسے وقت پر پیدا ہو رہی ہے جب ٹرمپ انتظامیہ قانونی خدمات فراہم کرنے والے اداروں کے ساتھ معاہدہ ختم ہونے دے رہی ہے۔ امریکی خبر رساں ایجنسی اے پی کے مطابق جمعہ اس معاہدے کا آخری دن ہے جس کے تحت وفاقی حکومت اُن بچوں کو قانونی خدمات فراہم کرتی تھی جو والدین یا سرپرست کے بغیر امریکہ میں داخل ہوتے ہیں۔ حکومت یہ خدمات ملک بھر میں موجود تقریباً 100 قانونی اداروں کے نیٹ ورک کے ذریعے فراہم کرتی تھی، جو لگ بھگ 20 ہزار بچوں کو قانونی معاونت فراہم کر رہے تھے۔ ٹرمپ انتظامیہ نے فوری طور پر اس سوال کا جواب نہیں دیا کہ وہ اس معاہدے کو کیوں ختم ہونے دے رہی ہے، تاہم یہ فیصلہ ایک ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب انتظامیہ نے بڑے پیمانے پر ملک بدری کی پالیسی کو تیز کر دیا ہے، اور صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی دوسری مدت کے پہلے ہی سال میں تارکین وطن بچوں کو بھی ملک سے نکالنے کے ہدف میں شامل کرلیا گیا تھا۔

اس معاہدے کے تحت قانونی اداروں کو یہ اجازت حاصل تھی کہ وہ حکومتی فنڈ سے چلنے والے شیلٹرز میں جا کر بچوں کو ان کے قانونی حقوق کے بارے میں آگاہ کریں اور امیگریشن عدالت میں کارروائی کے دوران ان کی براہِ راست نمائندگی کریں۔

اسپین میں ہزاروں تارکین کی آمد سے یورپی یونین بحران سے دوچار

رُکن ممالک کی ایک دوسرے پر الزام تراشی، فرانس اور اٹلی نے سرحدی کنٹرول سخت کر دیا، کم ازکم 57 افراد ہلاک

میڈرڈ (ایجنسیاں): فرانس اور اٹلی نے سنیچر کو تقریباً 60 ہزار افراد کے اسپین کے شمالی افریقہ میں واقع انکلیو میں داخل ہونے کے بعد سرحدی کنٹرول سخت کر دیا ہے، جس سے حالیہ برسوں میں یورپی یونین کے لیے مہاجرین کا ایک بڑا بحران پیدا ہوگیا ہے۔ اس انکلیو کے علاقائی صدر خوان خیسس ویواس نے صحافیوں کو بتایا کہ مہاجرین مراکش سے سیوتا میں داخل ہوئے تاہم جمعے کی شام تک حکام کا کہنا تھا کہ 48 ہزار سے زائد افراد واپس جا چکے ہیں۔ سیوتا میں داخل ہونے کیلئے بہت سے افراد نے اس چھوٹی سرحدی رکاوٹ کے گرد تیر کر راستہ بنایا جو بحیرۂ روم میں آگے تک پھیلی ہوئی ہے۔ اس کوشش میں کم ازکم 57 افراد ہلاک ہوگئے۔ مہاجرین کی اس اچانک آمد نے بین الاقوامی بحران کو جنم دیا ہے۔ فرانس نے اسپین کیساتھ اپنی سرحد پر چیکنگ سخت کر دی اور اعلان کیا کہ وہ سنیچر تک وہاں اپنی پولیس اور نیم فوجی اہل کاروں کی تعداد بڑھا کر 334 اہلکار کر دیگا۔ اٹلی نے اعلان کیا کہ اس نے اسپین کیساتھ شینگن معاہدہ معطل کر دیا ہے جسکے تحت سرحدوں کے درمیان بغیر ویزا آمد و رفت کی اجازت تھی۔ اطالوی حکام کے مطابق یہ معطلی ہفتے سے نافذ ہو کر ایک ماہ تک برقرار رہے گی۔ متعدد یورپی ممالک نے تجویز دی کہ شینگن فری موومنٹ زون میں اسپین کی رکنیت معطل کی جائے تاہم اسپین کے وزیر خارجہ نے کہا کہ اس زون کا استحکام 'قائم' ہے۔ بحر اوقیانوس کے پار امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے دائیں بازو کی سخت گیر پالیسیوں کو آگے بڑھانے کیلئے اس صورتحال کو ہی بنیاد بنایا۔ یورپی یونین کے رکن ممالک میں مہاجرین کے داخلے کے خدشات نے سفارتی تناؤ کو جنم دیا ہے۔ یورپی کمیشن کی سربراہ ارسولا فان ڈیر لیین نے سیوتا کی صورتِ حال کو 'ناقابلِ قبول' قرار دیا ہے۔ انہوں نے سوشل میڈیا پر کہا کہ ہم کسی کو بھی اپنے (یورپی) اتحاد میں ہمارے قوانین کی پاسداری کے بغیر داخل ہونے کی اجازت نہیں دے سکتے۔ فن لینڈ اور ڈنمارک نے جمعے کے روز اٹلی کے اقدامات کی حمایت کی، جبکہ جرمن چانسلر فریڈرک مرز نے مطالبہ کیا کہ مراکش غیر قانونی مہاجرین کو فوری طور پر واپس لے۔ فرانس اور برطانیہ نے کہا کہ وہ مہاجرین کی اچانک آمد سے نمٹنے میں اسپین کی مدد کیلئے تیار ہیں لیکن فرانس نے ساتھ ہی اپنی سرحدی نگرانی بھی مزید سخت کردی ہے۔ پرتگال کے وزیراعظم لوئس مونٹی نیگرو نے کہا کہ وہ سرحدی کنٹرول مزید مضبوط کرنے پر غور کر رہے ہیں، تاہم انہوں نے ایسا محسوس نہیں کیا کہ اسپین کو شینگن زون سے معطل کرنے کی کوئی ضرورت ہو۔ دوسری جانب صدر ٹرمپ نے خبردار کیا ہے کہ یہ کسی ملک پر لاکھوں لوگوں کے حملے جیسا لگتا ہے اور اگر ریپبلکن منتخب نہ ہوئے تو یہی چیز ہمارے ساتھ بھی ہوگی، بلکہ اس سے بھی بدتر اور کہیں زیادہ بڑے پیمانے پر۔

غزہ میں جنگ بندی کی قابض اسرائیلی خلاف ورزیوں کے نتیجے میں چار فلسطینی شہید، متعدد زخمی

غزہ: قابض اسرائیلی فوج نے غزہ کی پٹی میں جنگ بندی کے معاہدے کی خلاف ورزیوں کا سلسلہ لگاتار دو سو چھیانوے ویں روز بھی جاری رکھا۔ اس دوران غزہ کے مختلف علاقوں پر بمباری اور فائرنگ کا سلسلہ دوبارہ شروع ہوگیا جبکہ اس جنگ کے اثرات بدستور بھی جاری ہیں جس نے وسیع پیمانے پر تباہی اور ایک غیر معمولی انسانی بحران کو جنم دیا ہے۔

مقامی ذرائع نے اطلاع دی ہے کہ شہر غزہ کے مشرق میں الزیتون سپورٹس کلب کے گردونواح میں کواڈ کاپٹر قسم کے چار خودکش ڈرون طیارے پھٹ گئے۔

طبی اور متعلقہ عملے نے بتایا کہ خان یونس شہر کے شمال میں واقع بلدہ القرارہ کے علاقے مواصی میں شہر اصداء کے شمال میں قابض اسرائیلی جنگی ڈرون کی طرف سے کیے گئے فضائی حملے کے نتیجے میں ایک شہید کی لاش نکالی جبکہ متعدد شہری زخمی ہوگئے۔

ہفتے کی صبح کے وقت دو فلسطینی شہری شہید ہوگئے جن میں سے ایک بیت لا※ یا سے تعلق رکھنے والا پناہ گزین تھا جبکہ غزہ شہر کے شمال مغرب میں واقع الشیخ رضوان میں الغزالی چوک کے قریب اسرائیلی بمباری کے نتیجے میں شدید زخمیوں سمیت دیگر شہری بھی زخمی ہو گئے۔

مقامی ذرائع نے اس بات کی تصدیق کی کہ حسن ابراہیم قحمان اور علاء عماد الترامسی نامی شہری اس وقت شہید ہو گئے جب قابض طیاروں نے شہر غزہ کے شمال مغرب میں حی الشیخ رضوان میں شہریوں کے ایک گروپ کو نشانہ بنایا۔

نوجوان محمود محمد فطایر سابقہ اسرائیلی بمباری کے نتیجے میں لگنے والے زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے جام شہادت نوش کر گیا جس بمباری نے قطاع غزہ کے وسط میں واقع شہر دیر البلح کو نشانہ بنایا تھا۔

قابض اسرائیل کی بمباری کے نتیجے میں متعدد شہری اس وقت زخمی ہوگئے جب اس نے شہر دیر البلح میں شارع البرکہ میں ابو عمرہ خاندان کے ایک گھر کو نشانہ بنایا۔ ایک اور حملے میں ہسپتال ش※ داء الأقص※ کے مغرب میں واقع زرعی زمین کو نشانہ بنایا گیا جس کے نتیجے میں ہسپتال کے مغرب میں واقع برکس اور پناہ گزین کیمپ میں شدید تباہی مچ گئی۔

ایک اسرائیلی فضائی حملے میں غزہ کے وسط میں واقع مخیم المغازي میں ایجنسی کے کلینک کے قریب ایک گھر کو نشانہ بنایا گیا۔

قابض طیاروں کی طرف سے شہر غزہ کے شمال میں علاقے الصفطاوي میں ایک گھر کو نشانہ بنائے جانے کے نتیجے میں متعدد شہری زخمی ہو گئے جبکہ شہر کے جنوب میں حی الصبرہ میں مسجد الاستجابہ کے قریب اسرائیلی ڈرون طیارے کی طرف سے ایک الیکٹرک بائیک کو نشانہ بنائے جانے کے نتیجے میں ایک شہری شدید زخمی ہوگیا۔ قابض فوج کی توپ خانے نے شہر غزہ کے مشرقی علاقوں پر گولہ باری کی جو کہ اسرائیلی ٹینکوں کی طرف سے شدید فائرنگ کے ساتھ ساتھ تھی جبکہ اسرائیلی جنگی طیاروں نے قطاع کی فضاؤں میں پروازیں جاری رکھیں۔

غزہ کے وسط میں واقع مخیم البریج کے مشرقی علاقوں کو قابض فوج کی گاڑیوں کی طرف سے توپ خانے کی گولہ باری اور فائرنگ کا نشانہ بنایا گیا۔

غزہ کے جنوب میں مواصی شہر رفح میں قابض فوج کی گولیوں سے ایک شہری زخمی ہو گیا جبکہ اسرائیلی جنگی کشتیوں نے شہر کے سمندر میں فائرنگ کی جو کہ خان یونس اور رفح شہروں کے درمیان واقع علاقے کو نشانہ بنانے والی توپ خانے کی گولہ باری کے ساتھ ساتھ تھی۔

غزہ میں فلسطینی وزارت صحت نے اعلان کیا ہے کہ گیارہ اکتوبر سنہ دو ہزار تئیس کو جنگ بندی کے فیصلے کے نافذ العمل ہونے کے بعد سے اب تک شہداء کی کل تعداد ایک ہزار دو سو چودہ ہوگئی ہے جبکہ زخمیوں کی تعداد بڑھ کر تین ہزار ※ سو ستتر ہوگئی ہے اس کے علاوہ آٹھ سو چار شہداء کی لاشیں بھی نکالی گئی ہیں۔ وزارت نے سات اکتوبر سنہ دو ہزار تئیس سے قطاع غزہ پر جاری قابض اسرائیل کی جارحیت کے نتیجے میں شہداء کی مجموعی تعداد بہتر ہزار تین سو اکتالیس اور مختلف زخموں کے ساتھ زخمیوں کی تعداد ایک لاکھ چوہتر ہزار چھیاسی تک پہنچنے کی تصدیق کی ہے۔

مغربی کنارے میں یہودی آبادکاروں کے حملے میں 3 شہری زخمی

غزہ: رام اللہ کے شمال مشرق میں واقع گاؤں المغیر اور اَبو فلاح کے درمیان یہودی آبادکاروں کی طرف سے مار پیٹ کرنے اور مرچ سپرے کرنے کے نتیجے میں ہفتہ کی شام تین نوجوان زخمی ہوگئے۔

گاؤں المغیر کونسل کے سربراہ اَمین اَبو علیا نے بتایا کہ یہودی آبادکاروں نے المغیر اور اَبو فلاح کو ملانے والے راستے پر نوجوانوں کو مار پیٹ کا نشانہ بنایا اور ان پر مرچ سپرے کیا، جس کے نتیجے میں گیس کی وجہ سے ان کے چہروں اور آنکھوں پر زخم آئے، اس کے علاوہ مار پیٹ کے نتیجے میں انہیں چوٹیں بھی آئیں، یہ اطلاع وفا کی طرف سے دی گئی۔

اَبو علیا نے اشارہ کیا کہ نوجوانوں پر حملہ کرنے سے پہلے یہودی آبادکاروں نے ان کی سواری والی گاڑی کو ایک کواڈ بائیک (موٹر سائیکل) سے ٹکر ماردی، جس سے گاڑی کو مالی نقصان پہنچا۔

گاؤں المغیر کونسل کے سربراہ نے مزید کہا کہ یہودی آبادکار المغیر اور اَبو فلاح (مرج سیع) کو ملانے والے راستے پر گزرنے والے شہریوں پر روزانہ کی بنیاد پر حملہ کرتے ہیں، اور مار پیٹ یا مرچ سپرے کے ذریعے ان پر تشدد کرتے ہیں۔

اسی ضمن میں مقامی ذرائع نے ذکر کیا کہ یہودی آبادکاروں کے حملے کے بعد قابض اسرائیل کی افواج نے گاؤں اَبو فلاح پر دھاوا بول دیا، تاہم کسی گرفتاری یا چھاپے کی اطلاع نہیں ملی۔

ذرائع نے مزید کہا کہ قابض اسرائیل کی افواج نے رام اللہ کے مشرق میں واقع قصبوں المزرع※ الشرقي※ اور سلواد اور گاؤں دیر جریر پر دھاوا بول دیا، تاہم کسی گرفتاری یا چھاپے کی اطلاع نہیں ملی۔

مغربی کنارے میں تقریباً 8 لاکھ یہودی آبادکار رہائش پذیر ہیں اور وہ فلسطینی شہریوں پر منظم حملے کرتے ہیں۔

قاہرہ سمجھوتہ.. نسل کشی کے خاتمے، صہیونی فوج کے انخلا اور تقسیم کو روکنے کا روڈ میپ

غزہ: قریب تین سال کی سفاکانہ نسل کشی کی جنگ کے بعد قاہرہ میں زیر بحث آنے والے روڈ میپ کے مسودے پر مسلح فلسطینی دھڑوں کی منظوری نے غزہ کے لیے امید کی ایک نئی کھڑکی کھول دی ہے، ایسے وقت میں جب قابض اسرائیل کی بار بار کی ہٹ دھرمی کے باعث کئی پیچیدہ فائلیں اب بھی معطل ہیں، جس نے سابقہ معاہدوں کو ناکام بنا دیا تھا۔ اسلامی تحریک مزاحمت 'حماس' اور دیگر دھڑوں کی طرف سے منظور کردہ اس مسودے میں اہم شقیں شامل ہیں، جن میں نسل کشی کا خاتمہ، قابض اسرائیل کا تدریجی انخلا، سول انتظامیہ کی فلسطینی کمیٹی کو منتقلی، کشیدگی کے خاتمے اور نفاذ کی نگرانی کے لیے بین الاقوامی فورس کی موجودگی، اس کے علاوہ سرحدی گزرگاہوں کو کھولنا، امداد داخل کرنا اور تعمیر نو کا آغاز کرنا شامل ہے۔

سیاسی پیش رفت جو حتمی معاہدے تک نہیں پہنچتی

مصنف اور سیاسی تجزیہ کار ابراہیم المد※ ون کا خیال ہے کہ جو کچھ طے پایا ہے وہ ایک اہم سیاسی پیش رفت کی عکاسی کرتا ہے، اگرچہ حتمی معاہدے یا ایک نئے مکمل مرحلے کے بارے میں بات کرنا قبل از وقت ہے۔

ابراہیم المد※ ون نے واضح کیا کہ فلسطینی دھڑوں نے مسودے کی منظوری دے کر بڑی لچک کا مظاہرہ کیا ہے، اس کے باوجود کہ اس میں کئی پیچیدہ فائلیں شامل ہیں جن میں سرفہرست ہتھیاروں کی فائل ہے۔

ابراہیم المد※ ون اس بات پر زور دیتے ہیں کہ اس فائل کے لیے تجویز کردہ لائحہ عمل کا مطلب کسی بھی شکل میں قابض دشمن کے سامنے ہتھیار ڈالنا نہیں ہے، بلکہ فلسطینی سطح پر اتفاق رائے سے طے شدہ انتظامات کے ذریعے اس سے نمٹنا ہے تاکہ اسے ذخیرہ کیا جا سکے یا سروس سے باہر نکالا جا سکے، اور یہ سب انتظامی کمیٹی اور ضمانت دینے والے فریقوں کے ساتھ ہم آہنگی کے ساتھ ہو، بغیر اس کے کہ قابض اسرائیل کو اس پر کوئی اختیار دیا جائے۔

اس تشریح کے مطابق حماس اور دھڑے اس بات پر بضد ہیں کہ یہ فائل ایک باہمی اور تدریجی راستے کا حصہ ہونی چاہیے جو جنگ بندی اور قابض اسرائیل کے انخلا کے ساتھ جڑی ہوئی ہو، نہ کہ کوئی یک طرفہ قدم جو اپنے وقت سے پہلے ہتھیاروں کو ان کی مذاکراتی قدر سے محروم کر دے۔

قابض دشمن کا موقف کیا ہے؟

تاہم یہ محتاط امید دو بنیادی حقائق سے ٹکراتی ہے جن کا ابھی تک فیصلہ نہیں ہو سکا۔ پہلا یہ کہ قابض اسرائیل نے مسودے کے بارے میں اپنا حتمی موقف طے نہیں کیا ہے اور قابض دشمن کے وزیراعظم بنجمن نیتن یاہو اب بھی چالاکیاں کر رہا ہے اور کسی بھی ممکنہ معاہدے کے تقاضوں سے بچنے کی کوشش کر رہا ہے۔ دوسرا یہ کہ آنے والے اسرائیلی انتخابات اس منظر نامے پر گہرے سائے ڈال رہے ہیں، کیونکہ غزہ میں نسل کشی کی جنگ ایک مکمل سیاسی اور انتخابی موضوع بن چکی ہے، جو بنجمن نیتن یاہو یا ان کے حریفوں کو اقتدار کی اندرونی کشمکش میں اسے استعمال کرنے پر مجبور کر سکتی ہے، جس کے اثرات بدلے میں قابض اسرائیل کے حتمی فیصلے اور کسی بھی طے پانے والے معاہدے کے نفاذ کے مواقع پر پڑیں گے۔

غزہ میں جنگ بندی کے مذاکرات سے باخبر ذرائع نے جمعہ کو "کونسل آف پیس" کے چیف ایگزیکٹو نکولے ملادی نوف کی طرف سے پیش کردہ روڈ میپ کے پانچویں اور آٹھویں شق کے حتمی فارمولے تک پہنچنے کا انکشاف کیا اور یہ دونوں وہ شقیں ہیں جو ہتھیاروں اور ملازمین کی فائلوں سے متعلق ہیں۔

ذرائع نے بتایا کہ آخری مذاکراتی سیشن جو جمعرات کی سہ پہر شروع ہوئے اور جمعرات اور جمعہ کی درمیانی شب کے آخری پہر تک جاری رہے، نے آٹھویں شق کے حتمی فارمولے کی منظوری کا راستہ ہموار کیا۔ یہ معاہدے کے حتمی اعلان سے پہلے گزرنے کے مرحلے میں ہے۔

ذرائع نے مزید کہا کہ مذاکرات نے ملازمین کی فائل سے متعلق پانچویں شق کو طے کرنے میں کامیابی حاصل کی، جب سروس کے خاتمے اور واجبات کی ادائیگی کے طریقہ کار کو منظم کرنے والے قانونی مسودے پر اتفاق ہو گیا، جس سے مذاکرات میں زیر بحث آنے والے معلق مسائل میں سے ایک کا خاتمہ ہو گیا۔ ذرائع کے مطابق، معاہدے میں اعلان کے بعد 14 دنوں کے عرصے کا ذکر ہے، جس کے دوران قابض اسرائیل کی جارحیت اور زمینی حملوں کو روکا جائے گا اور روزانہ 600 امدادی ٹرک جن میں 50 فیول کے ٹرک بھی شامل ہیں، داخل کیے جائیں گے، اس کے علاوہ نام نہاد "یلو لائن" پر کسی بھی میدانی توسیع کو روکا جائے گا اور اس مرحلے کے دوران کسی بھی نئی پیش قدمی کو روکا جائے گا۔

ہتھیاروں کی فائل

عسکری نقطہ نظر سے اسٹریٹجک ماہر بریگیڈیئر جنرل حسن جونی مسودے کے سب سے زیادہ مبہم نکات پر زیادہ تفصیلی تجزیہ پیش کرتے ہیں، الجزیرہ کی طرف سے شائع کردہ ایک تبصرے میں وہ اشارہ کرتے ہیں کہ سب سے زیادہ ابہام والا نکتہ مزاحمتی تحریک کے ہتھیاروں کو جمع کرنے اور ذخیرہ کرنے کے عمل کی تکمیل اور غزہ سے قابض اسرائیل کے عملی انخلا کے درمیان زمانی تعلق کی نوعیت کا درست تعین نہ ہونا ہے۔

حسن جونی ایک بنیادی سوال اٹھاتے ہیں کہ آیا دونوں راستوں کو ایک مربوط مرحلے تک پہنچانے کے لیے ہم آہنگ کرنے کی کوئی عملی سمت موجود ہے یا نہیں، اور اس بات پر زور دیتے ہیں کہ یہ مرکزی گرہ ابھی تک طے نہیں ہوسکی اور اس پر ایسی دھند چھائی ہوئی ہے کہ زمین پر عملی نفاذ کے راستے کی پیش گوئی کرنا مشکل ہو گیا ہے۔

آخری بہانے

یہ ابہام حقوق انسانی کے ماہر رامی عبد※ کی طرف سے پیش کردہ ایک زیادہ شکم پر مبنی تجزیے سے میل کھاتا ہے، جن کا خیال ہے کہ مسلح فلسطینی دھڑوں نے بین الاقوامی فریقوں اور ثالثوں کے لیے قابض دشمن کی جارحیت کو روکنے اور کنٹرول اور جبری نقل مکانی کے منصوبوں کو روکنے کے لیے دروازہ کھول دیا ہے، اس بنیاد پر کہ قابض دشمن کے آخری بہانے، جن کی وہ تائید کرتا ہے اور جن کے ساتھ ثالث اور پوری دنیا ہم آہنگ ہے، اب نسل کشی کے منصوبوں کو جاری رکھنے کے لیے ایک جواز کے عنوان کے طور پر استعمال کیے جارہے ہیں۔

رامی عبدہ اشارہ کرتے ہیں کہ بھاری ہتھیاروں کے ذخیرہ کرنے کا اعلان حقیقت پسندی کی رو سے پہلے ہی ختم ہو چکا ہے، اس پس منظر میں کہ غزہ تنہا تین سال تک کٹھن صورتحال سے گزرا ہے اور یہ کہ اس کی بازیابی یا ذخیرہ کاری کے لیے پیچیدہ عملی کوششوں کی ضرورت ہے کیونکہ قابض اسرائیل غزہ کے رقبے کے 60 فیصد سے زیادہ حصے پر قابض ہے۔

اگرچہ یہ قدم ان کے تخمینے کے مطابق موجودہ منظر نامے کو پڑھنے اور نسل کشی کو روکنے کے لیے بھاری قیمت چکانے کے لیے تیار رہنے کی دھڑوں کی صلاحیت کی عکاسی کرتا ہے، لیکن ان کا خیال نہیں ہے کہ یہ غزہ اور مقبوضہ مغربی کنارے میں اسرائیلی جنون کو روک سکے گا، یہاں تک کہ اگر فلسطینی اپنے ہتھیار پوری طرح سے اتار بھی دے، ایسے اسرائیلی منصوبوں کی موجودگی میں جو سات اکتوبر سے پہلے کے کئی طویل سالوں سے مسلسل آگے بڑھ رہے ہیں۔

زمین پر پٹی کے باسی معاہدے کے مسودے کے بارے میں آنے والی خبروں کے پیش نظر شدید بے یقینی کی حالت میں زندگی گزار رہے ہیں، خاص طور پر اس لیے کہ مزاحمتی تحریک کے ہتھیاروں کا ذخیرہ کرنا اور انہیں محدود کرنا مذاکرات کی میز پر موجود فائلوں میں سب سے زیادہ مشکل ہے۔

میدانی ذرائع اشارہ کرتے ہیں کہ غزاویوں کو جس صورتحال کا سامنا کرنا پڑا ہے اس نے انہیں کسی بھی ایسی امید کی کرن کا انتظار کرنے پر مجبور کر دیا ہے جو ان کے حالات کو بہتر بنا سکے اور ان بحرانوں کے بوجھ کو ہلکا کر سکے جن میں وہ مبتلا ہیں اور جو دن بہ دن شدت اختیار کرتے جارہے ہیں۔

غزہ کے بہت سے باسی اس بات کو چھپاتے نہیں ہیں کہ وہ ایک ایسے سابقے سے پریشان ہیں جو ایک سے زیادہ بار دہرایا گیا ہے، کیونکہ قابض اسرائیل نے سابقہ معاہدوں میں طے شدہ کسی بھی بات پر ایک دن کے لیے بھی عمل نہیں کیا، اس کا آغاز 19 جنوری سنہ 2025ء کو اعلان کردہ پہلی جنگ بندی کی خلاف ورزی سے ہوا جسے اسی سال کے مارچ میں عملی طور پر توڑ دیا گیا، اور پھر 10 اکتوبر سنہ 2025ء کو جنگ بندی کے اعلان کے بعد ایک اور خلاف ورزی پر۔

اسی دوران قابض اسرائیل کی افواج اب بھی غزہ کے رقبے کے تقریباً 70 فیصد حصے پر قابض ہیں، جبکہ پانچ ہزار سے زیادہ خلاف ورزیاں ریکارڈ کی گئی ہیں جو فضائی حملوں اور روزانہ کی بنیاد پر جاری قتل و غارت کے درمیان منقسم تھیں۔

انسانی حقوق کی فائل کے مبصرین کے مطابق، غزہ زیادہ تر اہم شعبوں کو متاثر کرنے والے فالج کا شکار ہے، جو یہ سمجھتے ہیں کہ زمینی حالات میں کسی بھی عملی پیش رفت کے بغیر اس صورتحال کا آنے والے مہینوں تک جاری رہنا، خواہ وہ قابض اسرائیل کا انخلا ہو، بے گھر افراد کی اپنے گھروں کو واپسی ہو، پرانے خیموں کو کارواں سے تبدیل کرنا ہو، یا تعمیر نو کے لیے درکار مواد اور اسپیئر پارٹس کا داخلہ ہو، زندگی کے تمام شعبوں میں مکمل فالج کا سبب بنے گا۔

Sahafat Urdu Daily Birmingham (U.K.) Web Edition, Published by Nagma Amir from Teddington Grove, Perry Barr, Birmingham B 42IRG U.K.
Proprietor and Group Editor: Aman Abbas, Resident Editor: Amir Mehdi, (Responsible for the selection of News) Bureau Chief: Nagma Amir, E-mail: naghmaamir@rediffmail.com, Mobile:+447897386368

۔۔۔شرح نما۔۔۔

وہاں تو خواب میں اس نے میرے لکھے کو سُنا
یہاں فضاؤں میں اُس کا کہا چمکنے لگا

امیر مہدی، برمنگھم

تشریح:
پروفیسر شہپر رسول کا یہ شعر جدید اردو غزل کی ایک ایسی شاندار اور فکر انگیز مثال ہے جو قاری کو بیک وقت باطنی باطن، عالم خواب اور باہر کی دنیا کے جمالیاتی توازن سے روشناس کراتی ہے۔ شعر کی معنوی تہوں، نفسیاتی باریکیوں، لغوی ساخت اور بین الاقوامی تنقیدی نظریات کے تناظر میں ایک طویل، مربوط اور رواں جائزے سے پہلے یہ ضروری ہے کہ اس کے فکری خدوخال کو سمجھا جائے۔ یہ شعر صرف دو مصرعوں کا مجموعہ نہیں بلکہ دو متوازی اور متصل عوالم یعنی عالمِ باطن اور عالمِ ظاہر کی ایک ایسی تصویر ہے جو خواب اور بیداری، خاموشی اور روشنی، تحریر اور آواز، اور احساس و بصارت کے دھاگوں سے بُنی گئی ہے۔

اس شعر کا پہلا مصرع "وہاں تو خواب میں اس نے میرے لکھے کو سُنا" ایک ایسی باطنی حقیقت کا افشا کرتا ہے جو روایتی مکالمے یا مادّی ذرائع کی محتاج نہیں۔ لفظ "وہاں" اپنے اندر ایک الگ زمانی اور مکانی وسعت رکھتا ہے۔ یہ "وہاں" دراصل خواب کا وہ غیر مادّی اور نفسیاتی علاقہ ہے جہاں زمانی و مکانی حدود ختم ہو جاتی ہیں۔ یہاں متکلم کا "لکھا ہوا" یعنی تحریر، جو بظاہر بصری اور خاموش شئے ہے، پڑھنے کے بجائے "سُنا" جاتا ہے۔ یعنی ایک حِس دوسری حِس میں منتقل ہو رہی ہے اور اظہار کی ایک نئی صورت جنم لے رہی ہے۔ تحریر کا شنید میں بدل جانا اس بات کی دلیل ہے کہ باطنی سطح پر ابلاغ الفاظ کے صوتی پیکر سے پرے روح اور وجدان کے مرتبے پر ہو رہا ہے۔ وہاں محبوب یا دوسرا کردار صرف پڑھتا نہیں بلکہ اس تحریر کے اندر چھپے جذبے، درد اور خاموش صدائیں سنتا ہے۔

دوسرا مصرعہ "یہاں فضاؤں میں اُس کا کہا چمکنے لگا" اس باطنی اور باہم مواصلاتی تجربے کا خارجی اور تجسیمی ردِعمل ہے۔ لفظ "یہاں" بیداری کی دنیا، مادی عالم اور خارجی فضا کی نشاندہی کرتا ہے۔ لیکن حیرت انگیز بات یہ ہے کہ خواب کے "وہاں" میں جو سُنا گیا تھا، اس کے جواب میں "یہاں" فضاؤں میں اس کا "کہا ہوا" یعنی آواز اور کلام "چمکنے" لگتا ہے۔ آواز جو کہ ایک صوتی تجربہ ہے، فضا میں بصری شکل اختیار کر کے چمکنے لگتی ہے۔ یہاں حسّی تداخل یا حسّی تبادلہ (Synesthesia) کا ایک شاندار مظاہرہ دکھائی دیتا ہے، جہاں سننے کی حِس دیکھنے کی حِس سے اور لکھی ہوئی تحریر آواز سے مل کر ایک جمالیاتی وحدت تشکیل دیتی ہے۔

جب ہم Ezra Pound کے تنقیدی نقطہ نظر اور تصویریت (Imagism) کے اصولوں کے تناظر میں اس شعر کو دیکھتے ہیں تو اس کی بصری اور حسی کشش مزید نمایاں ہو کر سامنے آتی ہے۔ عزرا پاؤنڈ کا مشہور قول ہے کہ ایک تمثال یا پیکر (Image) دراصل ایک ہی وقت میں ایک فکری اور جذباتی عقدے کو پیش کرنے کا نام ہے۔ اس شعر میں شہپر رسول نے لفظی تصویر کاری کو محض کسی مادی شئے کے عکس کی طرح استعمال نہیں کیا، بلکہ جذبے کی حرکیات کو تجسیم بخشی ہے۔ پاؤنڈ نے تصویریت کے جو بنیادی اصول مقرر کیے تھے؛ یعنی فضول الفاظ سے پرہیز، براہِ راست تجربے کا بیان، اور موسیقیائی آہنگ؛ وہ اس شعر کے بندوبست میں مکمل طور پر نظر آتے ہیں۔ یہاں فضا کا چمکنا اور خواب کا سننا دو ایسی تصویریں ہیں جو استعاراتی ہونے کے ساتھ ساتھ ایک لمحے میں قاری کے ذہن میں ابھرتی ہیں اور ایک جذبے کی شدت کو حسی شکل میں منتقل کر دیتی ہیں۔ پاؤنڈ کے ہاں جو شئے "Vortex" یا توانائی کا مرکز کہلاتی ہے، وہ اس شعر میں "لکھے کا سنا جانا" اور "کہے کا چمکنا" ہے۔ تحریر کا صوتی شکل اختیار کرنا اور کلام کا نوری شکل میں فضا میں بکھرنا تصویریت کے اس تصور کو ثابت کرتا ہے جہاں خیال اور احساس مادی اور نوری استعاروں میں ڈھل کر قاری کی بصارت اور سماعت دونوں کو بیک وقت متاثر کرتے ہیں۔

سگمنڈ فرائیڈ (Sigmund Freud) کے تحلیلِ نفسی اور نظریۂ خواب کے تناظر میں اس شعر کی گہرائی ایک بالکل نیا علمی باب کھولتی ہے۔ فرائیڈ نے اپنی مایۂ الناز کتاب "The Interpretation of Dreams" میں خوابوں کو لاشعور تک پہنچنے کی شاہراہ قرار دیا ہے اور بتایا ہے کہ کس طرح لاشعوری تمنائیاں اور دبی ہوئی خواہشات خواب میں علامتوں، تحریف اور تجسیم (Condensation and Displacement) کے ذریعے ظاہر ہوتی ہیں۔ شعر کا پہلا مصرع براہِ راست فرائیڈ کے اس مفروضے کی تصدیق کرتا ہے۔ جاگتی آنکھوں کی دنیا میں شاید متکلم اور محبوب کے درمیان فاصلے ہوں، ناگفتہ بہ حالات ہوں یا ابلاغ کی ناکامی ہو، لیکن خواب کا لاشعوری خطہ ایک ایسی جگہ فراہم کرتا ہے جہاں متکلم کا "لکھا" یعنی اس کا باطنی مدعا اور اس کی دبی ہوئی خواہشات بلا کلام تسلیم کی جاتی ہیں اور سن لی جاتی ہیں۔ فرائیڈ کا ماننا تھا کہ خوابوں میں اکثر لمس یا بصارت کے تجربات صوتی اور علامتی شکلوں میں بدل جاتے ہیں۔ یہاں متکلم کی تحریر کو خواب میں سُنا جانا اس لاشعوری تمنا کی تکمیل ہے کہ اس کی تحریر اور اس کے زخم صرف پڑھے نہ جائیں بلکہ ان کی آہ اور آواز کو محسوس کیا جائے۔

فرائیڈ کے تصورِ تجسیم (Wish Fulfillment) کے تحت، بیداری کی دنیا کے اضطراب کا علاج خواب کا لاشعور کرتا ہے۔ جب خواب میں اس تحریر کی پذیرائی ہو جاتی ہے اور محبوب اس کی باطنی صدا کو سن لیتا ہے، تو اس کا اثر بیداری کی دنیا یعنی "یہاں" پر بھی پڑتا ہے۔ فرائیڈ کے مطابق انسانی باطن میں رونما ہونے والے واقعات کا عکس انسانی شخصیت اور اس کے گرد و پیش کے ادراک پر پڑتا ہے۔ چنانچہ جب خواب کے مرحلے میں ابلاغ مکمل ہو جاتا ہے، تو بیداری کے عالم میں فضاؤں میں ایک روشنی اور چمک کا احساس ہوتا ہے۔ وہ کلام جو خواب میں خاموش سچائی کے طور پر تسلیم کیا گیا تھا، اب خارج کی فضا میں نور بن کر چمک رہا ہے۔ یہ اندرونی اطمینان اور باطنی مسرت کی وہ لہر ہے جو بیداری کے عالم میں باہر کی دنیا کو نوری اور جمالیاتی بنا دیتی ہے۔

ٹی ایس ایلیٹ (T.S.Eliot) کے تنقیدی نظریات، خصوصاً ان کا پیش کردہ "موضوعی متلازم" (Objective Correlative) کا تصور اس شعر کی تفہیم کے لیے ایک اور روشن مشعل ہے۔ ایلیٹ کے نزدیک ادب میں کسی جذبے یا احساس کو سیدھے الفاظ میں بیان کرنے کے بجائے کچھ ایسے واقعات، حالات، اشیاء یا حسی تمثالوں کا مجموعہ تلاش کرنا ہوتا ہے جو قاری کے اندر بعینہ وہی جذبہ بیدار کر سکے جو شاعر محسوس کر رہا ہے۔ شہپر رسول نے اپنے مخصوص جذبے اور کیفیتِ وصل و ابلاغ کو بیان کرنے کے لیے "خواب میں لکھے کا سنا جانا" اور "فضا میں کہے کا چمکنا" کو بحیثیتِ موضوعی متلازم استعمال کیا ہے۔ شاعر براہِ راست یہ نہیں کہتا کہ میں اپنے محبوب سے باطنی طور پر جڑا ہوا ہوں یا ہماری محبت حسی حدود سے ماورا ہے، بلکہ وہ دو حسی اور نوری کیفیات کو بطورِ متلازم سامنے لاتا ہے۔ قاری جب اس ترکیب اور تمثال سے گزرتا ہے تو وہ خود بخود اس باطنی تحیر، سرشاری اور معنوی تجلی کا تجربہ کر لیتا ہے جو شاعر کا اصل مقصد تھا۔

اسی طرح ایلیٹ کے نظریۂ روایت اور انفرادی صلاحیت (Tradition and the Individual Talent) کے زاویے سے دیکھیں تو شہپر رسول نے اردو غزل کی روایتی لفظیات مثلاً خواب، کہا، لکھا، فضا اور چمک کو برقرار رکھتے ہوئے ان میں جدید حسیات اور انفرادی تخلیقی صلاحیت کے ذریعے ایک نیا رنگ بھرا ہے۔ اردو شعر و ادب میں خواب اور محبوب سے گفتگو کی ایک طویل تاریخ موجود ہے، لیکن اس گفتگو کو "تحریر کے شنید میں بدلنے" اور "آواز کے بصارت میں بدلنے" جیسے جدید سائنسی اور نفسیاتی حسی تداخل سے جوڑنا شہپر رسول کا وہ انفرادی لمس ہے جو انہیں روایتی شعرا سے ممتاز کرتا ہے اور ایلیٹ کے معائیر پر پورا اترتا ہے۔

شعر کی لفظیات کا اگر باریک بینی سے جائزہ لیا جائے تو یہ بات واضح ہوتی ہے کہ شاعر نے انتہا درجے کا اختصار اور سادگی اختیار کی ہے، لیکن یہ سادگی اپنے اندر معانی کا سمندر چھپائے ہوئے ہے۔ شعر میں استعمال ہونے والے الفاظ یعنی وہاں، خواب، اس، میرے، لکھے، سنا، یہاں، فضائیں، اس، کہا، چمکنے۔۔۔ سب کے سب عام فہم اور روزمرہ کی گفتگو کا حصہ ہیں۔ لیکن ان کا باہمی ربط اور نشست ایسی ہے کہ ان میں ایک پراسرار اور ماورائی فضا پیدا ہو گئی ہے۔ "وہاں" اور "یہاں" کا تقابل دو مختلف دنیاؤں کے فاصلے اور ان کے ناگزیر تعلق کو قائم کرتا ہے۔ "وہاں" غیب، لاشعور اور خواب کی علامت ہے، جبکہ "یہاں" شہود، شعور اور مادی فضا کی علامت ہے۔ شعر کی ترکیب اور ساخت میں جو تناسب اور توازن ہے وہ حیرت انگیز ہے۔ پہلے مصرعے کا ساختار "وہاں... خواب... لکھا... سنا" ہے اور دوسرے مصرعے کا ساختار "یہاں... فضائیں... کہا... چمکنے" ہے۔ یہ دونوں مصرعے ایک دوسرے کا آئینہ ہیں۔ ایک طرف اگر "لکھا" (جو بصری شئے ہے) کا تعلق "سنے" (صوتی عمل) سے جوڑا گیا ہے، تو دوسری طرف "کہا" (جو صوتی شئے ہے) کا تعلق "چمکنے" (بصری عمل) سے جوڑا گیا ہے۔ اس صوتی اور بصری تقابل اور تبادلے نے شعر میں ایک عجیب قسم کی توازن اور جمالیاتی ہم آہنگی پیدا کر دی ہے۔

جمالیاتی نقطہ نظر سے یہ شعر حسنِ بیان اور حسنِ ادراک کا ایک شاہکار ہے۔ جمالیات صرف خوشنما اشیاء کو دیکھنے کا نام نہیں بلکہ حواس کی اس بیداری کا نام ہے جہاں انسان کائنات کی باطنی ترنم اور نوری اثرات کو محسوس کر سکے۔ اس شعر میں جو جمالیات پیش کی گئی ہے وہ حسی تداخل (Synesthesia) کی جمالیات ہے۔ جب ایک حس دوسری حس کے کام کو سنبھال لیتی ہے تو جمالیاتی مسرت میں گہرائی اور لطافت پیدا ہو جاتی ہے۔ خواب کی خاموشی میں تحریر کی آواز کو سننا ایک لطیف روحانی جمالیات ہے، اور بیداری کی فضاؤں میں الفاظ اور آواز کا چمکنا ایک روشن، بصری جمالیات ہے۔ یہ شعر قاری کے احساس کو بیدار کرتا ہے اور اسے مادیت کے گرداب سے نکال کر ایک ایسی نوری اور صوتی دنیا میں لے جاتا ہے جہاں ہر لفظ ایک روشنی ہے اور ہر خاموشی ایک نغمہ۔

احساس اور بصارت کے تناظر میں یہ شعر انسانی وجدان کے اس نقطے کو چھوتا ہے جہاں باطن کا احساس خارج کی بصارت بن جاتا ہے۔ جب انسان شدید جذباتی اور روحانی کیفیت سے گزرتا ہے تو اس کے گرد و پیش کی دنیا بدل جاتی ہے۔ محبوب کا کلام محض کانوں سے سنی جانے والی لہریں نہیں رہتا، بلکہ وہ پورے ماحول پر محیط ہو جاتا ہے۔ فضاؤں کا چمکنا اس بات کی علامت ہے کہ متکلم کی بصارت اب صرف مادی اجسام کو نہیں دیکھ رہی بلکہ وہ کلام محبوب کی روشنی سے منور ہو چکی ہے۔ یہ احساس کی وہ شدت ہے جو بصارت کو ایک نیا زاویہ دیتی ہے۔

تلازمات اور رعایتِ لفظی کے اعتبار سے شعر میں بلا کی ہنرمندی دکھائی دیتی ہے۔ "لکھا" کے ساتھ "سنا" کا تلازمہ بظاہر متضاد معلوم ہوتا ہے کیونکہ لکھا ہوا پڑھا جاتا ہے اور بولا ہوا سنا جاتا ہے، لیکن شاعر نے اس روایتی تلازمے کو توڑ کر ایک نیا حسی تلازمہ "لکھے کو سننا" تخلیق کیا ہے۔ اسی طرح "کہا" (آواز) کے ساتھ "چمکنا" (روشنی) کا تلازمہ رعایتِ لفظی اور صنعتِ تضاد و تقابل کی جدید صورت ہے۔ آواز کا تعلق کان سے ہے اور چمکنے کا تعلق آنکھ سے ہے۔ شاعر نے کان اور آنکھ، بصارت اور سماعت کے تلازمات کو اس طرح باہم بن دیا ہے کہ رعایتِ لفظی محض لفظی بازی گری نہیں رہتی بلکہ ایک عمیق معنوی تجربہ بن جاتی ہے۔ "وہاں" اور "یہاں" کے تلازمات نے زمانی و مکانی ارتباط قائم کیا ہے جو شعر کے معنوی کینوس کو وسعت دیتا ہے۔

دیگر شعری محاسن پر نظر ڈالی جائے تو اس شعر میں صنعتِ تجسیم (Embodiment/Personification) اور صنعتِ لف و نشر کی لطیف جھلکیاں بھی ملتی ہیں۔ غیر مادی چیزوں یعنی تحریر کے باطنی مفہوم اور آواز کو مادی اور نوری شکل میں پیش کرنا تجسیم کی بہترین مثال ہے۔ فضاؤں کا چمکنا اور خواب کا سننا، انسانی حواس کی حدوں کو وسیع کرنے کا فنکارانہ عمل ہے۔ علاوہ ازیں، شعر کا آہنگ اور بحر کی روانی اس کے معنوی بہاؤ میں مزید اضافہ کرتی ہے۔ شعر کی بحر میں جو ترنم اور مٹھاس ہے، وہ خواب ناک فضا کے عین مطابق ہے۔ الفاظ کی ترسیل میں کوئی رکاوٹ یا ثقالت نہیں ہے، بلکہ ایک مدھم اور سحر انگیز نغمگی ہے جو قاری کو اپنے سحر میں جکڑ لیتی ہے۔

اس شعر کا سب سے بڑا حسن یہ ہے کہ یہ قاری کو فکر و خیال کی متعدد سطحوں پر اپیل کرتا ہے۔ ایک عام قاری کے لیے یہ محبت اور ابلاغ کا ایک خوبصورت اور دلکش بیان ہے جہاں عاشق اور محبوب کے درمیان خواب اور بیداری کے ذریعے ایک نوری اور صوتی رابطہ قائم ہوتا ہے۔ ایک نفسیاتی نقاد کے لیے یہ لاشعور کی تمناؤں کی تجسیم اور باطنی و خارجی دنیا کے توازن کا مطالعہ ہے۔ ایک جدید جمالیاتی اور ساختیاتی نقاد کے لیے یہ حسّی تداخل، موضوعی متلازم اور تصویریت کا شاندار نمونہ ہے۔

شہپر رسول نے اس شعر میں غزل کے روایتی ایمائیت اور اشاریت کو جدید طرزِ فکر کے ساتھ اس طرح ملا دیا ہے کہ یہ شعر کسی ایک دور یا کسی ایک تنقیدی مکتبِ فکر تک محدود نہیں رہتا، بلکہ عالمی ادب اور جدید تنقیدی نظریات کے دوش بدوش کھڑا نظر آتا ہے۔ خواب کی پراسرار خاموشی سے لے کر بیداری کی فضاؤں کی چمک تک کا سفر دراصل انسانی روح کا وہ سفر ہے جو مادیت کی کثافت سے لطافت کی طرف اور خاموشی سے نوری اظہار کی طرف جاتا ہے۔ پروفیسر شہپر رسول کا یہ شعر اردو ادب کے اس سرمائے کا حصہ ہے جو ہر دور میں نئے معنی، نئی حسیات اور نئے جمالیاتی زاویوں کو جنم دیتا رہے گا۔ ■■

۔۔۔دو شاعر ایک زمین۔۔۔

سلام

سیّد عابد نظر، لکھنؤ

دنیا میں جتنے تیرے عزادار ہیں حسینؑ
زہراؑ کی یہ دعا ہے، وفادار ہیں حسینؑ

کشتیِ پنجتن کا تعارف ہے اس طرح
مرسلؐ جو ناخدا ہیں تو پتوار ہیں حسینؑ

نانا کو مل سکے نہ پدر کو ہی مل سکے
انصار تیرے جتنے وفادار ہیں حسینؑ

وہ بالیقین لائقِ صد احترام ہیں
جو مومنین آپ کے زوار ہیں حسینؑ

ظالم کی کیا بساط کہ خط پار کر سکے
عباسؑ جیسے دین کے علمدار ہیں حسینؑ

ماتم، جلوس، محفل و مجلس کی شکل میں
ظلم و ستم سے برسرِ پیکار ہیں حسینؑ

پھر وقت کے یزید اٹھانے لگے ہیں سر
اس واسطے زمانے کو درکار ہیں حسینؑ

آزادیِ ضمیر کی آواز کربلا
آوازِ حریت کا بھی معیار ہیں حسینؑ

جاؤ نجف سے کرب و بلا تو ہو راز فاش
ہر قوم ہر قبیلے کو درکار ہیں حسینؑ

بعد حسینؑ، دیں کی حفاظت کے واسطے
زینبؑ ہیں اور عابدِ بیمار ہیں حسینؑ

یہ وعدۂ بتولؑ ہے، لے جائیں گی نظر
جنت میں جتنے تیرے عزادار ہیں حسینؑ

☆

سلام

ڈاکٹر ہارون رشید، لکھنؤ

ابر سیہ پہ مطلع انوار ہیں حسین
تاریخ کے عظیم وہ کردار ہیں حسین

پھر بیعتِ یزید کا اٹھے اگر سوال
پھر دیکھ لینا جرأتِ انکار ہیں حسین

ہیں نور عین فاطمہ ابن علی مگر
کردار سے بھی اپنے ضیا بار ہیں حسین

سرخم ہے بس رضائے الٰہی کی راہ میں
ایسے شرابِ شوق سے سرشار ہیں حسین

لمسِ لبِ حسین کا طالب ہے خود فرات
کس نے کہا کہ اس کے طلبگار ہیں حسین

مقصد ہے دینِ حق کا تحفظ بس اس لیے
"ظلم و ستم سے برسرِ پیکار ہیں حسین"

جس زاویے سے چاہیں انھیں دیکھ لیجیے
ہر زاویے سے دیں کے وفادار ہیں حسین

رَن میں شجاعتوں کا ہوا وہ مظاہرہ
لگتا تھا ایک لشکرِ جرار ہیں حسین

راکب تھے دوشِ سرورِ کونین کے جو کل
کربل میں آج خوں سے وہ گلزار ہیں حسیں

ملعون ہیں جو حامیِ شمر و یزید ہیں
ہیں سرخرو جو تیرے طرفدار ہیں حسین

جس جا پہ اہلِ حق بھی نظر آتے ہیں خموش
ہارون اس جگہ پہ نمودار ہیں حسین

☆

معروف فکشن نگار پریم چند کی یوم پیدائش کے موقع پر
یک روزہ قومی سیمینار اور ڈرامہ کا شاندار انعقاد

میرٹھ: چودھری چرن سنگھ یونیورسٹی، میرٹھ کے اٹل سبھا گار میں معروف فکشن نگار منشی پریم چند کی یوم پیدائش اور معروف رنگ کرمی آنجہانی سریندر شرما کی یاد میں 31/ جولائی 2026ء کو یونیورسٹی کے اٹل سبھا گار میں شعبہء اردو، سی سی ایس یونیورسٹی، وی کمٹ سوسائٹی اور میرٹھ آرٹسٹ ایسوسی ایشن کے اشتراک سے یک روزہ قومی پریم چند سیمینار اور مزاحیہ ڈرامہ "گورکھ دھندا" کا شاندار انعقاد کیا گیا۔

شام چار بجے سے یک روزہ قومی سیمینار کا انعقاد ہوا جس کی صدارت کے فرائض معروف ادیب و ناقد پروفیسر اسلم جمشید پوری نے انجام دیے مہمانِ خصوصی کے بطور وی کمٹ سوسائٹی کی بانی رما نہرو نے شرکت کی اور مقررین کے بطور پروفیسر گیتا تیاگی]صدر شعبہء ہندی، میرٹھ کالج[، پروفیسر للتا یادو]شعبہء ہندی، این اے ایس کالج، میرٹھ[، ڈاکٹر ریکھا اوتھی]سابق صدر شعبہء ہندی، امبیڈکر ڈگری کالج، میرٹھ[اور ڈاکٹر عفت ذکیہ]صدر شعبہء اردو، اسماعیل نیشنل مہیلا پی جی کالج، میرٹھ[نے شرکت فرمائی۔ استقبالیہ کلمات ڈاکٹر آصف علی اور نظامت کے فرائض ڈاکٹر الکا وششٹھ نے انجام دیے۔

اس موقع پر ڈاکٹر عفت ذکیہ نے بعنوان "پریم چند کا ڈرامہ کربلا ایک جائزہ" مقالہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ پریم چند نے جہاں واقعے کی حقیقت، اسلامی تاریخ کربلا کے پس منظر کو بیان کیا وہیں ڈرامہ نگاری کے فنی تقاضوں کو بھی ملحوظ خاطر رکھا ہے۔ ڈرامے کے فنی لوازم میں کہیں جھول نظر نہیں آتا۔ پروگرام میں پروفیسر اسلم جمشید پوری، پروفیسر للتا یادو، پروفیسر کویتا تیاگی اور ڈاکٹر ریکھا اوتھی نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا جس کا لب لباب یہ تھا کہ منشی پریم چند صرف ہندی یا اردو کے ادیب نہیں بلکہ پوری دنیا کے ادیب ہیں۔ منشی پریم چند نے ایسے وقت میں لکھنا شروع کیا جب بہت کم سہولیات میسر تھیں۔ منشی پریم چند کی تخلیقات میں ہمیں سماج کا وہ ماحول نظر آتا ہے جو اس دور کے کسی دیگر ادیب کے یہاں نظر نہیں آتا۔ غریبی کی مار، ناسازگار ماحول، کسی بھی تحریک سے آزادی اور آزادانہ رویے کے ساتھ کسی افسانے یا ناول کو تخلیق کرنا بڑا مشکل کام تھا۔ لیکن اس مشکل کام کو پریم چند نے بڑی خوبصورتی سے انجام دیا۔ ہندی اردو کے حوالے سے منشی پریم چند کو ہمیشہ ادبی محفلوں میں یاد رکھا جائے گا۔ ان کی تخلیقات زیادہ تر گاؤں دیہات کے پس منظر میں ہیں۔ لیکن شہری باشندوں کو بھی انہوں نے اپنے دیہی پس منظر میں لکھے گئے ناولوں اور افسانوں سے خاصا متاثر کیا ہے۔ کسی بھی ادیب یا فن کار کے جذبات اور زندگی کے متعلق اس کے نظریات ہی اس کا بڑا سرمایہ ہوتا ہے اور اسی سرمایے سے وہ موتی چن کر اپنے فن کو آراستہ کرتا ہے۔ ایسے فن کاروں میں منشی پریم چند سر فہرست نظر آتے ہیں۔ ان کے فن پر بے شمار کتابیں موجود ہیں۔ جن کے ذریعے منشی پریم چند کو ہمیشہ یاد کیا جاتا رہے گا۔ منشی پریم چند کی تخلیقات کے بہت سے پہلو اب عیاں ہو رہے ہیں۔ پریم چند کے مختلف افسانے اور ناول آج بھی اپنی اہمیت رکھتے ہیں۔ پریم چند نے اردو فکشن کو گاؤں گاؤں میں پھیلانے کی کوشش کی۔ پریم چند اردو، ہندی دونوں کے مشترکہ قلم کار ہیں۔ اردو، ہندی والے پریم چند کو اپنا بتاتے ہیں۔ اردو اور ہندی کو فروغ دلانے میں پریم چند کا بڑا کردار ہے۔ پریم چند کی تخلیقات میں جذبہء حب الوطنی، جاں نثاری کی لہریں ان کے فن پاروں میں موجود ہیں۔ پریم چند کے زمانے میں بھی پریم چند کی پیروی کی گئی اور عہد حاضر میں بھی پریم چند کی معنویت برقرار ہے۔

☜ منشی پریم چند کی تخلیقات کے بہت سے پہلو اب عیاں ہو رہے ہیں: **پروفیسر اسلم جمشید پوری**

☜ عہد حاضر میں بھی پریم چند کی معنویت برقرار ہے: **پروفیسر للتا یادو**

☜ پریم چند نے اردو فکشن کو گاؤں گاؤں میں پھیلانے کی کوشش کی: **پروفیسر کویتا تیاگی**

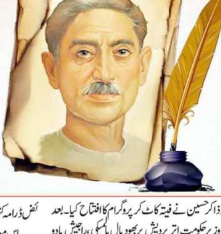

شام سات بجے سے میرٹھ کے معروف رنگ کرمی آنجہانی سریندر شرما کو ڈرامہ کے ذریعے خراج عقیدت پیش کیا۔ معروف ڈرامہ نگار جے وردھن کا تحریر کردہ مزاحیہ ڈرامہ "گورکھ دھندا" اسٹیج کیا گیا اور اس موقع پر مصنف جے وردھن موجود رہے۔ میرٹھ کینٹ کے سی ای او ذاکر حسین نے فیتہ کاٹ کر پروگرام کا افتتاح کیا۔ بعد ازاں سابق وزیر حکومت اتر پردیش پربھودیال بالمیکی، راجیش یادو اور سید ریحان الدین کے ذریعے شمع روشن کی گئی۔ ڈرامے میں دکھایا گیا کہ پیسوں کے لالچ میں دلّی پروپرٹی کا مالک سجن]ہیمنت گوئل[اپنے منیجر گلو]راشد یوسف[اور رنگ کرمی دوست نٹور]فیضان یاسین[کے ساتھ مل کر لوگوں کو بے وقوف بنا کر ااماہ کرائے کا اگریمنٹ کرتے ہیں اور گیارہ ماہ بعد ان سے مکان خالی کرا کر پھر سے کمیشن لینے کے لیے انہی کرا ہک کو دوسرا مکان دلاتے ہیں۔ ان کا یہ گورکھ دھندہ بہت اچھا چل رہا ہوتا ہے لیکن کہانی میں ٹوِسٹ تب آجاتا ہے جب گیتا]روپالی گپتا[نام کی لڑکی کو سجن اپنے شناسا گپتا جی]انل شرما[کا مکان کرائے پر دے دیتا ہے جو سجن کو اپنے مکان کی چابی چھ ماہ کے لیے سونپ کر ملک سے باہر چلے گئے ہیں کہ ان کا پڑوسی مکان کی دیکھ بھال کرے گا۔ لیکن سجن گیتا کو مکان دے کر پیسے کمانے لگتا ہے۔ سب ٹھیک چل رہا ہوتا ہے کہ اچانک گپتا جی بغیر اطلاع کیے آدھمکتے ہیں، انہیں گیتا ملتی ہے اور بتاتی ہے کہ اس نے مکان کرائے پر لیا ہوا ہے۔ گپتا جی غصے میں گیتا کو لے کر سجن کے پاس جاتے ہیں لیکن سجن چالاکی سے جھوٹ بول کر گیتا کو اپنی بیوی بتا دیتا ہے۔ اب ایک جھوٹ کو سچ ثابت کرنے کے لیے بار بار جھوٹ بولنا پڑتا ہے۔ جس سے زبردست مزاح پیدا ہوتا ہے۔ کہانی نہایت کسی ہوئی ہے۔ ڈرامے سے ناظرین خوب لطف اندوز ہوئے۔ دیگر کرداروں میں بھاسکر]شہزاد خان[سارسوت]کرشن کمار[وکاس]اطہر خان[بھولو]شاہ زمن[وغیرہ نے بھی اپنے کرداروں سے انصاف کیا۔ ساؤنڈ اور لائٹ جتیندر سی راج، میک اپ اور کاسٹیوم عابد سیفی کے ذریعے کیا گیا۔ ڈرامے کی نظامت کے فرائض ڈرامہ کنوینر ونود کمار بے چین نے ادا کیے۔

اس موقع پر سریندر شرما کی شریک حیات سشیلا شرما اور ان کے بیٹے سچن کمار کو نشانِ یادگار پیش کیے گئے، ساتھ ہی تمام فن کاروں کو بھی اعزاز سے نوازا گیا۔ اس موقع پر بھارت بھوشن شرما، نیرج شرما، اٹل سکینہ، پشپا نہرو، سپنا، ایڈوکیٹ سرتاج احمد، انی رودھ سنگھ، ڈاکٹر ششی سنگھ، بی ایس یادو، ایڈوکیٹ، دھرمیندر شرما، مہیش کمار تیاگی، رنجا گوڑ، دنیش چوہان، ڈاکٹر جے ویر رانا، ڈاکٹر شبستاں آس محمد، فرحت اختر، محمد عیسیٰ رانا، ڈاکٹر ارشاد سیانوی، ساگر شرما، محمد زبیر، سعید احمد سہارنپوری، محمد شمشاد، ایڈوکیٹ کوثر ندیم اور کثیر تعداد میں طلبہ و طالبات موجود رہے۔ ■■

شہہ اور مات

پرویز مظفر

ایک دلچسپ واقعہ جو کتاب "گفتگو دو بدو" میں شامل ہے۔ "اُن دِنوں کبیر احمد جائسی جامعہ کے شعبہ فارسی میں لیکچرر تھے اور باقاعدگی کے ساتھ اُردو ڈیپارٹمنٹ میں اُس وقت آ جاتے تھے جب شمیم حنفی اور مظفر حنفی خالی پریڈ میں اپنے مشترکہ چیمبر میں سگریٹ پیا کرتے تھے۔ کبیر جائسی گھنٹے ڈیڑھ گھنٹے مسلسل اُن دونوں کی سگریٹیں پی پی کا

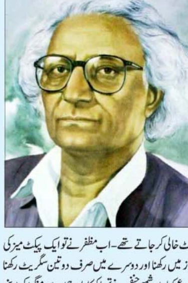

پیکٹ خالی کر جاتے تھے۔ اب مظفر نے تو ایک پیکٹ میز کی دراز میں رکھنا اور دوسرے میں صرف دو تین سگریٹ رکھنا شروع کیا اور شمیم حنفی نے تمباکو کا پاوچ اور پیپر منگوا کر اپنی سگریٹ خود رول کرنے کی ترکیب اپنائی۔ کبیر احمد بھی کم نہیں تھے۔ ایک آدھ سگریٹ مظفر کی پی کر شمیم حنفی سے فرمائش کرتے کے اُن کے لئے بھی سگریٹ بنا دیں۔ عاجز آ کر ایک دن شمیم حنفی نے رولنگ پیپر کی جگہ پائپ خرید لیا۔ اُس دن کبیر جائسی کے حصے میں صرف ایک سگریٹ آئی۔

دوسرے دن شمیم حنفی نے شان سے اپنے پائپ میں تمباکو کو بھرا ہی تھا کے کبیر جائسی نے شیروانی کی جیب سے بڑا سا پائپ نکال کر کہا "شمیم صاحب ذرا پاوچ اِدھر بھی بڑھائیے۔" ■■

غزل

ریاض جونپوری

آپسی بکھراؤ میں گمنامیاں رہ جائیں گی
کاغذی شجروں میں رشتہ داریاں رہ جائیگی

باغ میں حرص و ہوس کی آندھیاں رہ جائیں گی
پر سمیٹے سہمی سہمی تتلیاں رہ جائیں گی

شادیاں زیر عدالت گر یوں ہی ہوتی رہیں
پیڑ پر مھدی کے سوکھی پتیاں رہ جائیں گی

آ ہے دن بارش سروں کی رن میں گر ہوتی رہے
گھر میں پھر ہم تم نہیں گھر والیاں رہ جائیں گی

چھلنیوں میں بدگمانی کی جسے چھانو گے تم
خوبیاں چھن جائیں گی سب خامیاں رہ جائینگی

کیا خبر تھی انکو چھو کر جرم کی تصدیق میں
بن کے مہریں بازوؤں پر انگلیاں رہ جائینگی

اے امیر شہر تیری کج نگاہی کے سبب
چھت نہیں ننگے سروں پر چھتریاں رہ جائینگی

یہ نہ سوچا تھا بچھڑ کر گھر میں بٹنے کو ریاض
ہاتھ میں تنہائیوں کی رسیاں رہ جائیں گی

مقتضائے حال

• ثروت خان

تاریخ ماضی کا آئینہ ہے، اس آئینہ پر گرد نہ جمے، اس کے لئے تو ہم پوری طرح مستعد رہتے ہیں، لیکن اس آئینہ میں کبھی اپنا چہرہ دیکھنے کی زحمت قطعی نہیں کرتے یعنی ماضی کے کڑوے میٹھے تجربوں سے حال کو سنوارنے اور مستقبل کے روشن امکانات پیدا کرنے کی نہ تو کوشش کرتے ہیں اور نہ ان تجربوں سے کچھ سبق ہی لیتے ہیں۔ سیاسی، سماجی، معاشی، معاشرتی، علمی و ادبی میدانوں میں ماضی اس قدر نشیب و فراز سے گزرا ہے کہ تاریخی کتب میں ان تجربات کی ایک وسیع دنیا آباد ہوگئی ہے۔

ماضی کی غیر مہذب دنیا ہو یا دورِ جہالت ہو یا مہذب دنیا، سیاسی داؤ پیچ ہوں یا اقتدار حاصل کرنے کا جنونی جذبہ، خون کی ندیاں بہانے کا وحشی پن ہو یا زندگی میں پھول کھلانے کی سعی پیہم، مذہبی، اصلاحی اقدامات ہوں یا فسادات کی لپٹوں میں گھری ڈری سہمی زندگی، بھوک پیاس کی شدتیں ہوں یا سرمایہ داری کی سیرابیاں، غلامی کی بیڑیاں ہوں یا آزادی حاصل کرنے کی جدوجہد، اصلاحی تحریکات ہوں یا دقیانوسیت کی لعنتیں، روشن خیالی ہو یا روایتی، وراثتی نظام کی فریب کاریاں، اشتراکیت کے کھیل ہوں یا مارکسزم کی اُٹھان، علم و ادب کے چراغاں ہوں یا جہالت کا ظلمت کدہ، ترقی کی سحرکاری ہو یا ایٹمی تباہی کے ہولناک منظر ماحولیاتی آلودگی ہو یا بایو تکنیک سے تیار ہر موسم میں ہر فصل کی بآسانی دستیابی، طبعی اور فلکیاتی علوم کے حیرت انگیز انکشافات ہوں یا قدرت کے بپھرے روپ کے غضبناک تیور...... ہم نے ان سب سے کیا سیکھا؟ کیا سبق لیا؟ کیا نصیحت حاصل کی؟

فرد، سماج، زندگی، معاشرہ، ملک، زمین اور کائنات کے تحفظ کے لئے ماضی کے تجربوں سے سیکھ لے کر ہم نے کیا کیا اقدامات کئے؟ باطن سے جواب ملے گا...... ''کچھ بھی نہیں۔'' تاریخی حقائق انسان کے لئے آئینہ کا کام کرتے ہیں، آج ہمارا سماج، ہماری انسانیت اور ہماری دنیا کس مقام پر کھڑی ہے، ہم اور آپ سبھی جانتے ہیں۔

آخر وہ کون کون سی لغزشیں ہیں، جس سے متاثر ہو کر ہماری دنیا کا وجود آج خطرہ میں پڑ گیا ہے، حضرتِ انسان کا وہ کون سا رول ہے جس کی وجہ سے خود اُس کی بقاء کے تحفظ کا مسئلہ پیدا ہوگیا ہے؟ آیئے ذرا غور کریں:

دراصل ہماری بقاء، ہمارا تحفظ قدرتی نظام کے تابع ہے۔ اس نظام کو ہم نے درہم برہم کرنے میں کوئی کور کسر نہیں چھوڑی ہے۔ سیاسی و سماجی حالات ہوں یا معاشی و معاشرتی یا ثقافتی پہلو ہوں، تہذیبی و تمدنی رویے ہوں یا جغرافیائی خدشات ہوں، آج ہر شعبہ میں حالات تشویشناک ہیں۔ اگر یہ حالات، ترقی کی دہائی دے کر انسان کو عدم تحفظ اور عدم اعتماد میں مبتلا کر کے اُس کا چین و سکون غارت کر رہے ہیں اور اُسے بربادی اور انحطاط کی طرف لے جا رہے ہیں تو جس طرح ایکو فیمینزم (Eco Feminism) والوں نے ان حالات کی مذمت کرتے ہوئے قدرت سے اب اور چھیڑ چھاڑ نہ کرنے کے لئے آوازیں اٹھائی ہیں، ہمیں بھی اس پر غور و خوض کرنے کی ضرورت ہے۔

ہمارے کتب خانوں میں، ہمارے آرکائیوز اور ریسرچ انسٹی ٹیوٹس میں وافر تعداد میں موجود مآخذ چاہے وہ فارسی میں ہوں یا عربی میں، سنسکرت میں ہوں یا اردو میں ان میں درج ماضی کے سیاسی و سماجی داؤ پیچ کے اکھاڑے، علمی و ادبی شہ پاروں کی تہذیبی و تمدنی اشاریت، طبعی و فلکیاتی علوم سے وابستگی کا شعور و ادراک اور فہم کہاں سے حاصل ہوگا جبکہ ہم ان زبانوں سے ہی ناواقف ہوں گے۔ ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ ہندوستان کی تہذیب کی بقاء کے لئے پانچ چھ سو سالہ اُس ہندوستانی تاریخ سے واقفیت لازمی ہے جو فارسی مآخذ کے روپ میں موجود ہے اور قدرے منتشر حالات میں بھی ہے اور اگر ساتویں صدی کے بعد کے اس بہترین سرمائے کو ہم نے نہیں جانا تو گویا اپنی شناخت کو بہت بڑی ضرب پہنچائی، شناخت ہماری اب رہ بھی کہاں گئی ہے...... ہندوستانیوں نے انگریزی زبان کا استعمال اس کثرت سے کیا کہ ہندوستانی زبانوں کی ثانوی حیثیت بھی نہیں رہی، سنسکرت زبان کو پنڈت کھا گئے اور ہندی کو نئی نسل استعمال کرنے میں شرماتی ہے، اردو سے تعصب برتا جاتا ہے اور فارسی کو غیر ملکی زبان نہیں بلکہ مسلمان حکمرانوں کی زبان مان کر اُس کی طرف دیکھنا بھی گوارا نہیں سمجھا جاتا، اس نئی نسل کو یہ نہیں معلوم کہ ہم کبھی ایک تھے۔ ہندوستان میں مذہب اور زبان کبھی ایسے مسئلے نہیں بنے، جیسے آج ہیں۔ ماضی میں ان کی وجہ سے کوئی تفریق نہیں تھی، ہمارے اجداد نے ہمیشہ غیر ملکی زبانوں کو اپنایا اور ہندوستان کی دلہن کو گنگا جمنی تہذیب سے آراستہ کیا اور اس کی ثقافت کو چار چاند لگائے۔

لیکن آج اس دلہن کو تمام سنگار اُجاڑا جا رہا ہے۔ ماضی کی شاندار تاریخ سے ناواقفیت نے ہمیں ہمارے Nation سے دور کر دیا ہے۔ قوم کا تصور ہی آثارِ قدیمہ کے مترادف ہوگیا ہے۔ کہتے ہیں کسی ملک کی شناخت مٹانی ہو تو اُس کی تین باتوں پر ضرب کیجئے شناخت مٹ جائے گی...... زبان لباس اور کھان پان فاشزم کا شکنجہ یہی تو ہے کون نہیں جانتا کہ آج ان تینوں پر حملہ کر کے ہمارے وجود کو مٹانے کی بھرپور کوششیں کی جا رہی ہیں لیکن کسی کی کوشش کامیابی میں کب بدلتی ہے؟ جب ہم میں کمیاں اور خامیاں ہوں، سستی اور کاہلی ہو ہماری کمی یہ رہی کہ ہم نے اپنی تاریخ خود مرتب نہیں کی۔ غیر ملکیوں کے مرہونِ منت رہ کر اپنے ہاتھ پیر کٹوا دیئے انگریزوں نے جیسے چاہا لکھا اور لکھ کر تاریخی شعبوں میں وہی رائج کر دیا گیا اور آج تک رائج ہے ہم نے غلط باتوں، روایتوں کی کبھی تردید نہیں کی، تاریخ نویسی کیا ہوتی ہے، نہ تو اس کی طرف سنجیدگی سے غور و خوض کیا اور نہ اپنی اغلاط کی نشاندہی کی، چنانچہ نئی نسل یہی سوچتی ہے کہ ہم شروع سے ایسے ہی تھے۔ مذہب، نسل، ذات، زبان کے محدود دائروں میں قید۔ طبقاتی کشاکش اور عدم مساوات کا شکار، انہیں نہیں معلوم کہ ہندوستان میں فارسی نیشنل زبان تھی، اردو زبان نیشنل زبان تھی، عربی زبان ہر کوئی پڑھتا تھا اور جب یہ نہیں معلوم تو آج نہ راجہ جنک پیدا ہوتا ہے نہ اکبر اعظم...... نہ گاندھی پیدا ہوتا ہے نہ ٹیگور، خسرو پیدا ہوتا ہے نہ سورداس، میرا پیدا ہوتی ہے نہ لکشمی بائی۔ غالب پیدا ہوتا ہے نہ اقبال...... پہلے لوگ علم میں اضافہ کرتے تھے، کئی کئی زبانیں سیکھتے تھے، آج ادب کا آدمی ادب کے نصاب تک سمٹ گیا ہے، نہ پڑھتا ہے نہ پڑھاتا ہے، معیار گر گیا ہے ہم متن سے دور ہو گئے ہیں۔ ہوتے جا رہے ہیں حقیقت سے آنکھیں چرانا اسے ہی کہتے ہیں، جب اپنی تاریخ کو ہی نہیں پڑھیں گے تو ذکر کہاں سے ہوگا؟ ذکر نہیں کرنے سے اثر نہیں ہوتا، اثر نہیں ہونے سے جذبہ پیدا

نہیں ہوتا اور بغیر جذبے کے عملی اقدامات ممکن نہیں۔

دراصل یہ ہو رہا ہے کہ ہم تحقیق کا راستہ اپنا کر اپنے گراں مایہ خزانوں کی تلاش کر تو لیتے ہیں، لیکن اُسے لائبریری کی زینت بھی بنا دیتے ہیں اور زبانی فخر کرتے رہتے ہیں، جبکہ آج کے اسکالر کو اتنی فرصت نہیں کہ وہ ان خزانوں سے سنجیدگی سے استفادہ حاصل کر سکے، عجلت پسندی اور شارٹ کٹ کا راستہ اپنا کر ہم جب تک اپنے ماضی کے انکشافات سے ہمکنار نہیں ہوں گے، اُس وقت تک صحیح غلط کا شعور اور آگہی کی شان پیدا نہ کر سکیں گے اپنی تہذیب، اپنے معاشرے کی تہذیب کو اصل سے دور کر دیتی ہیں۔ حقیقت کا عرفان بخشنے میں تاریخی کتب کی اہمیت سے کسے انکار ہو سکتا ہے متن کا انسلاک، متن کی آگہی تخلیقی عمل کو تقویت پہنچاتی ہے، یہ تقویت انسان میں وہ تحریک پیدا کر دیتی ہے، جس سے عظیم شہ پاروں کا وجود عمل میں آتا ہے۔

گذشتہ پچاس ساٹھ برس اسی انہماک میں گذر گئے کہ ہم نے اپنے قیمتی سرمائے کو کھوج تو نکالا، لیکن کیا ہم اس میں کوئی عنقا اضافہ بھی کر پائے؟ جبکہ ہمارے اجداد کی قلم سے نکلے یہ نایاب گہر اپنا ثانی نہیں رکھتے بات وہی ہے کہ ہم متن سے دور ہیں، دور ہونے سے جوش و جذبہ سے محروم ہیں، بے حسی کا عالم طاری ہونا اسے ہی کہتے ہیں۔

کیوں آج ہمارا کوئی امام نہیں، کوئی رہنما کوئی مسیحا نہیں؟ کیوں آج ہم منتشر قوموں کی صف میں شمار ہو گئے ہیں؟ کیوں ہمارے اخلاق پارینہ ہو گئے ہیں؟ کیوں ہم دنیا میں تعداد کے حساب سے باون ستاون ملک ہوتے ہوئے بھی ایک طاقت نہیں ہیں؟ جگہ جگہ ذلیل ہو رہے ہیں، مٹائے جا رہے ہیں۔ ہم کہاں سے کہاں آ گئے؟ مد و جزر ہر زمانہ میں رہے، لیکن اب تو اُتار ہی اُتار پر ہیں۔ بڑے غور و فکر کا مقام ہے کہ آخر اس مہذب کہے جانے والے دور میں بھی ہمارا یہ حشر ہے تو کیوں ہے؟

آج اقدار کی پامالی اپنے عروج پر ہے۔ شر کا بول بالا ہے۔ نیکی کہیں ہے تو دبکی بیٹھی رہتی ہے۔ مفاد پرستی نے معاشرہ کو بے راہ روی کی طرف دھکیل دیا ہے۔ زمانہ اگر بے رحم بھاگ دوڑ کا ہے بھی تو یہ زمانہ آخر بناتا کون ہے؟ ہم ہی، آج کے انسان، ہر دور میں تین نسلوں کے افراد وقت کے تانے بانے میں اپنے حرکات و سکنات، اپنے عمل ردِ عمل کا اظہار کرتے ہوئے زندگی بسر کرتے ہیں...... بزرگ، ادھیڑ اور جوان بچوں کا مستقبل انہیں تین طبقات کے افراد کے علم و عمل سے منسلک رہتا ہے۔ نوجوانوں کے کندھوں پر ذمہ داری کے تمام بوجھ ڈالنے کی بات بھی کی جاتی ہے تو اس کا مقصد یہی ہوتا ہے کہ آج کے بعد رہتی دنیا تک کی نسلوں کی تربیت کی ذمہ داری کا دار و مدار ان پر ہوتا ہے۔ یعنی آج کی نوجوان نسل جو تربیت اپنی اولاد کو دے گی، وراثت اُسے آگے تک سنبھال کر رکھے گی۔

لیکن ہم تو سوائے انگریزی کی چند کتب کی تعلیم اور تکنیکی ڈگری کے اہتمام کے علاوہ وراثت کو بھلا اور کیا دے رہے ہیں؟ کیا سونپ رہے ہیں، اسی لئے اب انسان نہیں بلکہ روبوٹ کا پروڈکٹ ہو رہا ہے۔ لوگ Calculative ہوتے جا رہے ہیں اور Calculation کرنے والا ذہن بڑا نہیں ہوتا اذہان کی وسعت علم کا تقاضہ کرتی ہے اور علم کے خزانے کو ہم نے طاقِ نسیاں کر رکھا ہے۔ قرآنِ کریم کو ہم نے جزدان میں لپیٹ کر رکھ دیا ہے جبکہ ایک سے ایک نسخہ ہمارے تحقیقی اداروں کی زینت ہے، حکمت کی، فقہ کی ایک سے ایک نایاب تخلیقات سے ہمارے آرکائیوز اَٹے پڑے ہیں۔ علم و ادب کے بے مثل نمونوں کی گرد صاف کر کے، اُن پر روغن کر کے، انہیں ہم نے کالج کی الماریوں میں قفل ڈال کر قید کر رکھا ہے۔ بات تو جب ہے کہ ان مآخذ کو دل و دماغ میں اتار کر قفل ڈالیں اور اپنے مستقبل کے خوشگوار امکانات پیدا کرنے کی سعیٔ پیہم میں کوشاں رہیں۔ مقصد و منصب کا یہی تقاضہ ہے کہ اب ہمیں تاریخ کے اس بیش بہا خزانے سے روشنی حاصل کر کے، فکر کی آنچ میں تپ کر اپنی ذمہ داریوں کو سنجیدگی سے نبھانے کی طرف گامزن ہونا چاہئے تاکہ ملک کے نمک کا حق ادا ہو سکے۔

کیا ہم نے اسلامی تاریخ سے کچھ سیکھا؟ اسلام نے تلوار سے نہیں بلکہ بلند اخلاق سے دنیا کو رام کیا ہمارے اخلاق اور ہمارے اعمال آج کیسے ہیں؟ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ بداخلاقی اور بداعمالیوں میں ہم دنیا میں نمبر ایک پر آتے ہیں۔ قوموں کے اتفاق و اتحاد نے بڑے بڑے محاذوں پر فتحیابی کے پرچم لہرائے، تاریخیں پر تاریخیں لکھی گئیں، لیکن سبق لینا تو ہمیں آتا ہی نہیں آج ہم نے تو اپنی دنیا اپنے آپ کے لئے ہی مصیبت بنا لیا ہے، جہاں خود انسان کے وجود کی بقاء اور اُس کے تحفظ کو شدید خطرات نے گھیر لیا ہے۔ زن، زمین اور زر...... تمام جنگوں کے یہی اسباب تو تھے جن سے تواریخ کے اوراق سیاہ ہیں لیکن نہ تو ہم نے زن کی قدر کی، نہ زمین کی اور زر تو آج دنیا کے دس فی صد لوگوں کی مٹھی میں بند ہے، باقی کا اللہ مالک ہے۔ نوے فی صد کو جب احتجاج و مزاحمت کے لائق ہی نہیں چھوڑا تو وہ بھلا بغاوت اور جنگ کے معنی کہاں سمجھ پائیں گے۔ خون میں جوش کیسے اٹھتا ہے یہ آج کا انسان نہیں جانتا، اُسے تو یہ بھی نہیں معلوم کہ صنعتی دنیا کی تعمیر میں منہمک چمک دمک، نفع و نقصان اور دھوکہ و فریب کے جال میں وہ کتنا اور کس طرح پھنسا ہوا ہے گویا اُس کے ذہن و دل سے صحیح و غلط کا امتیاز ہی مٹ گیا ہے وہ بھول ہی گیا کہ اُس کی منشا کی بنیاد اب منفی رویّوں کے حوالے ہے یا مثبت رویّوں کے۔

موسموں کا مزاج بدل گیا ہے، سمندری طوفانوں میں اضافہ ہوگیا ہے، زلزلوں نے مسلسل تباہی مچا رکھی ہے، جغرافیائی اعتبار سے زمین کی کوکھ کھوکھلی ہو چکی ہے، کاشت کی زمین Special Economic Zone (Sez) کی بھینٹ چڑھا دی ہے، کیمیائی گیس سے جانیں لینے کی دھمکیاں اور ماحولیاتی آلودگی سے اپنی ہی سانسوں کو ہم نے زہریلا بنا لیا ہے، پانی پینے لائق نہیں چھوڑا ہے، بادل بھی اب زہریلے بادلوں کی سفا کی کو ٹپکاتے ہیں، چرندے، پرندے، نباتات، حیوانات، کارپوریٹ دنیا کا۔ سبھی کے ساتھ غیر منصفانہ رویہ ہے۔

درخت نہ کاٹنا، درخت لگانا، پیڑوں کی پوجا کرنا، زمین کی پوجا کرنا، جنگل دیوی کی پوجا کرنا، سورج کو نمن کرنا، پرندوں کی پنڈیریں رکھنا، گایوں کو چارا کھلانا، چپکو آندولن کی دھونی رمانا، باندھوں کے خلاف مہم چلانا یہ سب تاریخ کے سنہرے اوراق کے قصے ہیں۔ حج کے دوران ایک پتہ تک نہ توڑنے کی احتیاط، ایک چیونٹی تک کو نہ کچلنے کی تاکید، آخر کس عمل کا اشارہ ہے؟ پانچ دن کے بعد سب کچھ بھول جاتے ہیں ہم، زندگی میں انہیں دہرانے کی ضرورت ہے۔ یہی ہماری تہذیب و تمدن کے دھارے ہیں، جن سے انسانیت کی بقاء کا تصور قوی ہوتا ہے اور روشن امکانات پیدا ہوتے ہیں جو حال اور ماضی کو سنوارنے میں معاون ہوتے ہیں۔

متذکرہ بالا تمام افکار، خدشات، ذمہ داریاں، تشویش اور تکلیفیں اگر ہیں تو ان کے مرکز میں حضرت انسان ہی ہے، جس کی شناخت اشرف المخلوقات جیسا ثمر ہے۔ یہ ثمر، انسان کو دیا ہوا خدا کا بہترین تحفہ ہے اس تحفہ کا بھرم رکھنا ہر ملک، ہر قوم، ہر انسان کے لئے از حد ضروری ہے اور یہ روشنی انسان میں اُس کے ماضی کے تجربوں سے ہی آتی ہے بشرطیکہ وہ یہ روشنی حاصل کرنے کی طرف عزم کے ساتھ گامزن ہو۔

■ ■

لکھنؤ کی کنکوّے بازی

• محمد قمر خان، مرزا دبیر لین، لکھنؤ

نواب آصف الدولہ اپنے شیش محل کی چھت سے پتنگ اُڑایا کرتے تھے لیکن پتنگ لڑانے کا باقاعدہ سلسلہ 1800ء سے نواب سعادت علی خاں کے عہد سے شروع ہوا اور آہستہ آہستہ دیگر کھیلوں اور بازیوں کی طرح پتنگ بازی میں بھی جیت ہار کا چلن قائم ہوگیا۔ یہاں تک کہ لکھنؤ پتنگ بازی کا گڑھ بن گیا۔ اُس دور میں ایک کنکوے سے نو دوسری پتنگوں کے پیچ کاٹنے والے کو ''نوشے خاں'' کے اعزاز سے بخشا جایا کرتا تھا۔ بادشاہ امجد علی شاہ کے دور حکومت میں مرشد آبادی بانس منگوا کر کنکوے کے ٹھڈّے اور دھنش بنائے جانے لگے۔ ضمیر امدو، خواجہ مٹھن اور شیخ امداد اُس دور کے زبردست کنکوے باز ہوئے ہیں۔ جان عالم کے زمانہ میں تو کنکوے بازی اپنے پورے شباب پر پہنچ چکی تھی۔ یہاں تک کہ پتنگ سازی لکھنؤ کا ایک صنعتی کاروبار بن گیا۔ رنگین کاغذ کی خوبصورت پتنگیں بنائے جانے کا سلسلہ شروع ہوگیا۔ ساتھ ہی سدّی اور مانجھے کی ڈور سوتی جانے لگی۔ پتنگوں کے واسطے مانجھے، ریل اور تار کے کاروبار کا آغاز ہوگیا۔ اُن پر کانچ کی کرچیں اور انڈوں کی زردی چڑھائی جانے لگی۔ نواب واجد علی شاہ، چوک میں مچھلی والی بارادری کی چھت سے پیچ لڑایا کرتے تھے۔

نوابوں کی پتنگیں دلہن کی طرح سجی ہوئی ہوا کرتی تھیں جن میں اکثر سونے چاندی کے تاروں کی جھالریں بندھی رہتی تھیں جس کی قیمت اُس دور میں پانچ روپیہ ہوا کرتی تھی۔ یہ پتنگ جس کی چھت پر کٹ کر گرتی تھی اس کے گھر اُس دن پلاؤ پکتا تھا۔ اتنا ہی نہیں تمام عاشق حضرات پتنگوں پر بھی خطوط تحریر کر اپنی اپنی معشوقاؤں کے گھروں کی چھت پر ڈھا دیا کرتے تھے۔ 1857ء میں لکھنؤ کی ریزیڈنسی کے برٹش افسران نے ایک پتنگ کے ذریعہ اپنا پیغام قلعہ مچھی بھون تک پہنچانے میں کامیابی حاصل کی تھی۔ اِسی پیغام کی بنیاد پر مچھی بھون کو بارود سے اُڑا دیا گیا تھا۔ اِسی طرح برٹش حکومت کے دور میں جب سائمن کمیشن لکھنؤ آیا تو اس کی میٹنگ

قیصر باغ میں توپ والی کوٹھی کے نزدیک ہوئی تھی۔ اُس وقت تمام پابندیوں کے باوجود فریڈم فائٹرس نے گولہ گنج سے کالی پتنگوں پر ''سائمن گو بیک'' کا نعرہ لکھ کر کوٹھی کی چھت پر ڈھاتے ہوئے انگریزوں تک اسے پہنچا دیا۔ انگریزی دور میں اُستاد ولایت علی نام سے ایک زبردست پتنگ باز ہوئے ہیں جو ولایتی کے نام سے جانے جاتے تھے۔

لکھنؤ میں دیوالی کے دوسرے دن ہونے والا جمگھٹ کا تیوہار پتنگ کے تیوہار کے طور پر منایا جاتا ہے۔ اِس دن پتنگوں سے لکھنؤ کا آسمان ایک خوشنما غالیچہ بن جاتا ہے۔ تمام مذاہب اور فرقہ کے لوگ اس دن پتنگیں اُڑاتے ہیں۔ بد کر پیچ لڑائے جاتے ہیں اور پیچ کاٹنے کی بازیاں بھی لگتی ہیں جبکہ راجستھان اور گجرات کی مکر سنکرانتی بھی پتنگ اُڑانے کا ہی تیوہار ہے۔ اُدھر لاہور میں بسنت کے دن پتنگ اُڑائی جاتی ہے۔

ماضی میں پتنگ کے ٹورنامنٹ لکھنؤ میں عوامی سطح پر اتنے مقبول و مشہور ہوئے کہ یہاں گومتی کے کنارے کا میدان ''پتنگ والے میدان'' کے نام سے منسوب کر دیا گیا۔ یہ پارک دریا والی مسجد کے سامنے بدھ وہار کے نزدیک واقع ہے۔ بیسوی صدی کے دوران یہاں کے مشہور پتنگ بازوں کے نام ہیں لالہ رام داس، ڈاکٹر پریم بہادر، اُستاد نظیر صاحب، الیاس اور جانی صاحب وغیرہ۔ لکھنؤ میں پتنگ گزرے وقت کے ساتھ صنعت میں تبدیل ہوگئی۔ لکھنؤ خاص میں پتنگوں کے بڑے بڑے گودام اور دکانیں ہیں۔ گھر میں بیٹھے بیٹھے خواتین یہ پتنگیں سیکڑے کے حساب سے بنا کر شہر کی دوکانوں پر لاتی ہیں۔ جبکہ 'کانپ'، 'ٹھڈّے'، 'سدّی' اور 'مانجھا' مرد کاریگر بناتے ہیں۔ کانپ اور ٹھڈّوں کے واسطے سرینڈر بن کے بانسوں کی کٹی تیلیاں کلکتے میں منگائی جاتی ہیں۔ چرخی بنانے میں بھی لکھنؤ والے کہیں سے پیچھے نہیں ہیں لکھنؤ کی چرخیاں اپنی کاریگری کی بدولت دور سے ہی پہچان لی جاتی ہیں۔ یہ چرخیاں آم اور شیشم کی لکڑی اور بانس کی شہتیروں سے بنائی جاتی ہیں۔

لکھنؤ میں وزیر باغ کے نزدیک تکیہ قطب اعظم اور باورچی ٹولہ کے نزدیک اکثر ڈور سوتنے والے ابھی بھی دیکھے جاسکتے ہیں۔ سدّی، ریل کانچ کا سرمہ، چاول کا مانڈ، انڈے کی سفیدی اور اراروٹ چڑھا کر 'دھار' تیار کی جاتی ہے۔ اس طرح مانجھا بنایا جاتا ہے۔ پتنگ نے فلمی دنیا کو بھی اپنی اُڑان کی گرفت میں لیا مثلاً 'اے وی ایم' کی فلم 'بھابھی' میں لتا اور رفیع کا مشہور ڈویٹ ملاحظہ ہو۔

''چلی چلی رے پتنگ میری چلی رے
چلی بادلوں کے پار ہوئے ڈور پے سوار
ساری دنیا یہ دیکھ دیکھ جلی رے''

اداکار اوم پرکاش کی فلم ''پتنگ'' تو اصل زندگی میں پتنگ کی کیفیت کی نمائندگی کرتی ہوئی نظر آئے گی۔ لکھنؤ میں محض مردوں نے ہی کنکوے بازی میں نام پیدا نہیں کیا بلکہ لکھنؤ کی طوائفوں نے بھی یہاں پتنگ بازی کی ہے۔ اس سلسلہ میں نخاس کی مشہور پتنگ باز ''جلی خورشید'' کو کبھی فراموش نہیں کیا جاسکتا۔ ''جلی خورشید'' کافی لمبے پیچ لڑاتی تھیں۔ بجازے میں افضل محل کی لال عمارت آج بھی ان کی پتنگ بازی کے شوق کی دلکش گواہ ہے۔ بعد میں انہوں نے شادی کر لی اور وہ کبرا بیگم کہی جانے لگیں۔

موجودہ دور کی عمدہ اور سستی مدّی پتنگوں کے نام ہیں پونتائی، بانچی اور پیسلچی نواب آصف الدولہ کے دور حکومت میں پتنگ کی خاصی پرورش ہوئی۔ نواب کے ماموجان سالار جنگ کے کنبہ کے محمد حسین خاں اور آغا ابوتراب خان نہایت سلیقہ سے پتنگ کی آبرو سنواتے رہے۔ اس طرح دہلی کی ''چنگ'' شاہ عالم کے وقت میں لکھنؤ آ کر ''پتنگ'' بن گئی۔ مگر یہ بھی حقیقت ہے کہ پتنگ کو نام کے ساتھ ساتھ اب نئی شکل عطا کرنے اور اسے شان و شوکت کے رتبہ تک پہنچانے کا کل انتظام لکھنؤ کے ہاتھوں ہوا۔ اپنے گھر کے احاطوں میں موجود چھتوں کی سطح پر مکمل ہو جانے والے اس شوق کے پس منظر میں مضمون نگار کی تمام نیک خواہشات پتنگ بازوں اور پتنگ صنعت کے ساتھ ہیں۔

■ ■

غزل

• مظفر حنفی
دہلی

سزا بلبل کو ملنی چاہیے تھی
کہ ہر غنچے کو تتلی چاہیے تھی
وہاں اک زخم پیدا ہو گیا ہے
جہاں کونپل نکلنی چاہیے
نمو کا شوق کر لیتے ذرا سا
ہمیں تھوڑی سی مٹی چاہیے تھی
ملن کا استخارہ کیسے آیا
سیاست کو تو دوری چاہیے تھی
بہتر صورت ہمارے رہنما کو
قلم دان اور کرسی چاہیے تھی
نکلتے ہم مسائل کے بھنور سے
مگر اوپر کی مرضی چاہیے تھی
جڑی تھیں تختیاں سب کھڑکیوں پر
مظفر کو ہوا بھی چاہیے تھی

☆☆☆

غزل

• ڈاکٹر طارق قمر

دلیل پختہ نہ تھی، معتبر حوالہ نہ تھا
چراغ جل تو رہے تھے مگر اُجالا نہ تھا
ہر ایک لب پہ تھا تنگیٔ رزق کا شکوہ
کسی ہتھیلی پہ محنت کا کوئی چھالا نہ تھا
بہت امیر سمندر دکھائی دیتے تھے
ہماری پیاس نے جب تک انہیں کھنگالا نہ تھا
میں اپنے آپ کو پہچانتا تو ہوں لیکن۔
جو آئینے میں تھا وہ شخص دیکھا بھالا نہ تھا
پھر اپنی ٹوٹی ہوئی تیغ کے سہارے تھے
کہ پچھلے وار سے خود کو ابھی سنبھالا نہ تھا
تو میں نے اپنی صدا کو ہی کر لیا زخمی
دکھوں کا نوحہ کوئی اور پڑھنے والا نہ تھا
کمال یہ ہے کہ اُس بے وفا کو علم نہیں
کہ روگ ہم نے بھی سنجیدگی سے پالا نہ تھا
اسی لیے تو معانی غلط نکالے گئے
کہ میرے لفظ نے معنیٰ کو خود سنبھالا نہ تھا
مرے جنوں کا تماشا کہاں تماشا ہوا
کسی شریف نے گھر سے قدم نکالا نہ تھا

☆☆☆

غزل

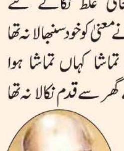

• ظفر اقبال
لاہور، پاکستان

یوں بھی ہوتا ہے کہ یک دم کوئی اچھا لگ جائے
بات کچھ بھی نہ ہو اور دل میں تماشا لگ جائے
ہم سوالات کا حل سوچ رہے ہوں ابھی تک
اور ماتھے پہ محبت کا نتیجہ لگ جائے
ابھی دیوار اٹھائی بھی نہ ہو دل کی طرف
لیکن اس میں کوئی در کوئی دریچہ لگ جائے
کیا ستم ہے کہ وہی دور ہو تم سے
اور اسی شخص پہ الزام تمہارا لگ جائے
پوری آواز سے اک روز پکاروں تجھ کو
اور پھر میری زباں پر ترا تالا لگ جائے
اور تو اس کے کچھ نہیں امکان کہ اب
میرے دریا میں کہیں کوئی کنارہ لگ جائے
میں نے اور دل نے اسی باب میں سوچا ہے کہ ہم
کام کچھ بھی نہ کریں کوئی وظیفہ لگ جائے
کیا تماشا ہے کہ باقی ہو سمندر کا سفر
اور ساحل سے کسی روز سفینہ لگ جائے
یہ بھی ممکن ہے کہ اس کار گہہ دل میں ظفر
کام کوئی کرے اور نام کسی کا لگ جائے

غزل

• پروین شاکر، کراچی

آج ملبوس میں ہے کیسی تھکن کی خوشبو
رات بھر جاگی ہوئی جیسے دلہن کی خوشبو
پیرہن میرا مگر اس کے بدن کی خوشبو
اس کی ترتیب ہے ایک ایک شکن کی خوشبو
اڑ کے پہنچے گی جہاں تک مرے فن کی خوشبو
ساتھ جائے گی کسی رشک چمن کی خوشبو
قامت شعر کی زیبائی کا عالم مت پوچھ
مہرباں جب سے ہے اس سرو بدن کی خوشبو
موجۂ گل کو ابھی اذن تکلم نہ ملے
پاس آتی ہے کسی نرم سخن کی خوشبو
عارض گل کو چھوا تھا کہ دھنک سی بکھری
کس قدر شوخ ہے ننھی سی کرن کی خوشبو
ذکر شاید کسی خورشید بدن کا بھی کرے
کو بہ کو پھیلی ہوئی میرے گہن کی خوشبو
کس نے زنجیر کیا ہے رم آہو چشماں
نکہت جاں ہے انہیں دشت و دمن کی خوشبو
اس اسیری میں بھی ہر سانس کے ساتھ آتی ہے
صحن زنداں میں انہیں دشت وطن کی خوشبو

☆☆☆

غزل --- زہرا نگاہ، کراچی، پاکستان

ایک کے گھر کی خدمت کی اور ایک کے دل سے محبت کی
دونوں فرض نبھا کر اس نے ساری عمر عبادت کی
دست طلب کچھ اور بڑھاتے ہفت اقلیم بھی مل جاتے
ہم نے تو کچھ ٹوٹے پھوٹے جملوں ہی پہ قناعت کی
شہرت کے گہرے دریا میں ڈوبے تو پھر ابھرے نہیں
جن لوگوں کو اپنا سمجھا جن لوگوں سے محبت کی
ایک دوراہا ایسا آیا دونوں ٹوٹ کے گر جاتے
بچوں کے ہاتھوں نے سنبھالا بوڑھوں ہی نے حفاظت کی
جامۂ الفت بنتے آئے رشتوں کے دھاگوں سے ہم
عمر کی قینچی کاٹ گئی اب کا ہے کو اتنی محنت کی

موم بتی کے کارخانے میں آتشزدگی سے پھیلا خوف وہراس

انتظامیہ کی بروقت کارروائی سے آگ پر پایا قابو، ڈی ایم وایس ایس پی موقع پر پہنچیں

ذاکرعلی بیگ

مرادآباد (صحافت بیورو) شہر کے کوتوالی صدر علاقے میں جمعہ کی رات دیر گئے کوٹیا والی گلی، بدھ بازار میں واقع موم بتی کے کارخانے میں آگ لگنے سے علاقے میں سنسنی اور خوف وہراس پھیل گیا۔ نصف شب کے بعد پیش آئے آتشزدگی کے اس حادثے کی اطلاع ملتے ہی ضلع انتظامیہ، پولیس اور فائر ڈپارٹمنٹ نے فوری طور پر بچاؤ اور راحت آپریشن شروع کیا۔ انتظامیہ کی بروقت کارروائی، بہترین کوآرڈینیشن اور مسلسل مشترکہ آپریشن کی بدولت صبح ساڑھے پانچ بجے کے قریب آگ پر قابو پا لیا گیا، اس حادثے میں کوئی جانی نقصان نہیں ہوا البتہ فیکٹری میں رکھا سارا مال خاکستر ہوگیا۔ اطلاع ملتے ہی ضلع مجسٹریٹ ڈاکٹر راجیندر پنسیا اور سینئر سپرنٹنڈنٹ آف پولیس ستپال انٹل ذاتی طور پر جائے وقوعہ پر

پہنچے اور متعلقہ عہدیداروں کو ضروری ہدایات دیتے ہوئے راحت اور بچاؤ کاموں کی ذمہ داری سنبھالی۔ ایس پی سٹی کمار رن وجے سنگھ، ایس پی دیہات کنور آکاش سنگھ، ایس پی ٹریفک سبھاش گنگوار، چیف فائر آفیسر (سی ایف او) اور دیگر انتظامی اور پولیس افسران بھی موجود رہے۔ آگ کی شدت کو دیکھتے ہوئے تمام دستیاب فائر ٹینڈرز کو فوری طور پر جائے وقوعہ پر تعینات کر دیا گیا۔ فائر سروس، پولیس اور انتظامیہ کی مشترکہ ٹیموں نے رات بھر مسلسل آپریشن کرتے ہوئے آگ کو پھیلنے سے روکا اور آس پاس کے علاقے کو محفوظ رکھا۔ احتیاطی تدابیر کے طور پر، فائر اور پولیس کی ٹیمیں جائے وقوعہ پر تعینات ہیں، اور ضروری حفاظتی اقدامات کو یقینی بنایا جا رہا ہے۔ آگ لگنے کی وجہ جاننے کے لیے تحقیقات جاری ہیں۔ ضلع مجسٹریٹ نے بتایا کہ تمام محکموں کی بہترین کوآرڈینیشن، فوری فیصلہ سازی اور موثر کارروائی کی وجہ سے حالات کو بروقت قابو میں لایا گیا اور کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔

دوستی، محبت اور پھر معصوم بچے کا قتل

مبینہ محبت نے نہ صرف ایک خاندان کو توڑ دیا بلکہ چھ ماہ کے سمیر کی جان بھی لے لی

دیوبند: (عارف عثمانی)

سہارنپور کے گنگوہ علاقے کا یہ واقعہ سوشل میڈیا پر بننے والے رشتوں کی بھیانک سچائی کو ظاہر کرتا ہے۔ ایک مبینہ محبت نے نہ صرف ایک خاندان کو توڑ دیا بلکہ چھ ماہ کے سمیر کی جان بھی لے لی۔ جس ماں نے اپنے بچے کو اپنے سینے سے لگا کر دنیا سے آشنا کیا تھا، وہ اسے چند منٹوں کے لیے اپنے مبینہ عاشق کی دیکھ بھال میں چھوڑ کر چلی گئی۔ پولیس کے مطابق دولت پور چھناؤ کے رہائشی عمران کی بیوی شبانہ 12 جولائی کو دوا لینے کی بات کہہ کر کے اپنے چھ ماہ کے بیٹے سمیر کو ساتھ لے کر گھر سے نکلی تھی۔ الزام ہے کہ وہ وشال سے ملنے میرٹھ گئی تھی، جس سے وہ انسٹاگرام پر ملی تھی۔ خاتون کے بیان کے مطابق وشال نے سہراب گیٹ بس اسٹینڈ پر اس سے ملاقات کی اور بچے کو یہ کہتے ہوئے گھر لے جانے سے انکار کر دیا کہ وہ اسے ایک دوست کے پاس چھوڑ دے گا۔ اس نے بچے کو اپنی بانہوں میں لیا اور چلا گیا، چند منٹ بعد اکیلا واپس آیا۔ اس نے خاتون کو بتایا کہ بچہ محفوظ ہے اور اسکا دوست اسے ہاپوڑ میں اپنے والدین کے گھر لے گیا۔ دریں اثنا، بیوی

اور بیٹے کے گھر واپس نہ آنے کے بعد شوہر عمران نے تلاش کے بعد 22 جولائی کو گنگوہ پولیس اسٹیشن میں گمشدگی کی رپورٹ درج کرائی۔ پولیس اور اہل خانہ کئی دنوں تک اس کی تلاش کرتے رہے۔ خاتون کو 26 جولائی کو ہاپوڑ سے برآمد کیا گیا تھا، لیکن سمیر کا پتہ نہیں چل سکا۔ اسی دوران اطلاع ملی کہ 13 جولائی کو میرٹھ کے نوچنڈی تھانہ علاقے میں سہراب گیٹ بس اسٹینڈ کے نزدیک ایک گندے نالے میں ایک نامعلوم شیر خوار کی لاش ملی تھی۔ جب یہ خاندان میرٹھ پہنچا تو تصویر دیکھ کر ان کی دنیا بکھر گئی۔ لاش چھ ماہ کے سمیر کی تھی۔ متاثرہ کے والد نے الزام لگایا ہے کہ وشال نے جان بوجھ کر اس کے بیٹے کا قتل کیا اور لاش کو نالے میں پھینک دیا۔ گنگوہ پولیس نے زیر وایف آئی آر درج کر کے کیس کو میرٹھ پولیس کو منتقل کر دیا ہے۔ اب میرٹھ پولیس قتل کی پوری سازش، ملزم کے کردار اور معصوم بچے کی موت کے ہر پہلو کی جانچ کرے گی۔ سوشل میڈیا پر ایک طرف مبینہ محبت کھل گئی تو دوسری طرف ایک باپ کی گود ہمیشہ کے لیے خالی ہو گئی۔ چھ ماہ کے سمیر کی موت نے کئی سوالات کو جنم دیا ہے، جن کے جواب اب پولیس تفتیش اور عدالتی کارروائی سے ہی ملیں گے۔

بغیر آگ کے تیار کیے گئے کھانوں میں غذائی اجزاء بھی زیادہ محفوظ رہتے ہیں

اسپرنگ ڈیل پبلک اسکول میں کوکنگ مقابلے کا انعقاد

دیوبند (عارف عثمانی) اسٹیٹ ہائیوے پر واقع اسپرنگ ڈیل پبلک اسکول دیوبند میں سی بی ایس ای بورڈ کی ہدایات کے مطابق "فائرلیس ککنگ" (بغیر آگ کے کھانے تیار کرنے) کے مقابلے کا انعقاد کیا گیا، جس میں چھٹی سے نویں جماعت تک کے طلبہ وطالبات نے جوش وخروش کے ساتھ حصہ لیا۔ اسکول انتظامیہ کے مطابق اس سرگرمی کا مقصد طلبہ میں توانائی کے تحفظ، صحت مند غذا کی اہمیت، تخلیقی سوچ، خوداعتمادی اور عملی مہارتوں کو فروغ دینا ہے۔ بغیر آگ کے تیار کیے گئے کھانوں میں غذائی اجزاء بھی زیادہ محفوظ رہتے ہیں، جبکہ یہ سرگرمی طلبہ کے لیے مکمل طور پر محفوظ بھی ہوتی ہے۔ اسکول انتظامیہ نے بتایا کہ ادارہ طلبہ کی ہمہ جہت شخصیت سازی کے لیے وقتاً فوقتاً ایسی تعلیمی وہم نصابی سرگرمیوں کا انعقاد کرتا رہتا ہے، تاکہ کتابی علم کے ساتھ

ساتھ زندگی میں کام آنے والی عملی مہارتیں بھی پروان چڑھ سکیں۔

مقابلے میں تیار کیے گئے مختلف پکوانوں کا جائزہ اسکول کی پرنسپل مسز شپرا سہگل، وائس پرنسپل سلیم راج، ہیڈ مسٹریس مسز مونیسہ خالد گل اور ہیڈ ماسٹر مشیر الزماں نے لیا اور بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے طلبہ کا انتخاب کیا۔ مقابلے میں لبابہ ثاقب نے پہلی، محمد یوسف نے دوسری اور محمد ثاقب نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔

حسین سعد صدیقی کو تسلی بخش انعام سے نوازا گیا، جبکہ نہایت لذیذ بھیل پوری تیار کرنے پر ثاقب اور زینب دلشاد کو خصوصی اعزازی انعام دیا گیا۔ دیگر تمام شرکاء کی حوصلہ افزائی کے لیے بھی تعریفی وتسلی بخش انعامات تقسیم کیے گئے۔ اس موقع پر اسکول کے چیئرمین سعد فیضان صدیقی اور کو چیئرمین احمد فیضان صدیقی نے کامیاب طلبہ کو مبارکباد دی۔

ضلع کے تمام تعلیمی اداروں کل سے شروع ہوگی ویکسینیشن مہم

7 اگست تک چلنے والی مہم کا مقصد بچوں کو ٹیٹنس اور ڈیفتھریا جیسی سنگین بیماریوں سے بچانا ہے

ذاکرعلی بیگ

مرادآباد (صحافت بیورو) ضلع مجسٹریٹ ڈاکٹر راجیندر پنسیا (ڈی ایم) کی ہدایات کے مطابق، 3 اگست سے 7 اگست 2026 تک مرادآباد ضلع کے تمام سرکاری، امداد یافتہ، اور نجی اسکولوں اور مدارس میں اسکول پر مبنی ٹی ڈی (ٹیٹنس-ڈیفتھریا) کی ویکسینیشن مہم چلائی جائے گی۔ مہم کا مقصد بچوں کو ٹیٹنس اور ڈیفتھریا جیسی سنگین بیماریوں سے بچانا ہے۔ اس مہم کے تحت وہ بچے جو 5 سال کی عمر مکمل کر چکے ہیں اور جن کی عمر 10 سال تک ہے، اور کلاس 10 کے طلباء جن کی عمر تقریباً 16 سال ہے، کو ٹی ڈی سے بچاؤ کے ٹیکے لگائے جائیں گے۔ محکمہ صحت کی ٹیمیں اسکولوں کا دورہ کریں گی اور طے شدہ شیڈول کے مطابق

حفاظتی ٹیکے لگائیں گی۔ ضلع مجسٹریٹ نے ہدایت دی ہے کہ محکمہ تعلیم، محکمہ صحت اور تمام متعلقہ محکمے اس مہم کے کامیاب انعقاد کے لیے تال میل سے کام کریں۔ تمام اسکولوں کے پرنسپلز مہم کی مؤثریت کے لیے ضروری تیاریوں کو یقینی بنائیں۔ اس کے علاوہ، محکمہ کے افسران کو ٹیکہ کاری کے بارے میں بیداری پیدا کرنے کے لیے ضلع، بلاک اور اسکول کی سطح پر میٹنگز کا اہتمام کریں۔ انہوں نے ہدایت کی کہ ٹی ڈی ویکسینیشن کی اہمیت کے بارے میں والدین کو آگاہ کرنے کے لیے ہر اسکول میں والدین اور اساتذہ کی میٹنگیں کی جائیں۔ دعائیہ جلسوں، ریلیوں، عوامی بیداری کے پروگراموں اور دیگر سرگرمیوں کے ذریعے بھی اس مہم کی وسیع پیمانے پر تشہیر کی جانی چاہیے۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے یہ بھی ہدایت کی کہ ویکسی نیشن ڈے پر اسکولوں میں محکمہ صحت کی ٹیموں کو ضروری تعاون فراہم کیا جائے اور ویکسینیشن کے لیے شناخت کیے گئے تمام بچے موجود ہوں، اس بات کو یقینی بناتے ہوئے کہ کوئی بھی اہل بچہ ویکسینیشن سے محروم نہ رہے۔

گرلز ہائی پرفارمنس کرکٹ کیمپ کا تیسرا دن: کھلاڑیوں کو کرکٹ کے جدید تقاضوں کے مطابق تربیت دی گئی

دیوبند (عارف عثمانی):

سہارنپور ڈسٹرکٹ کرکٹ ایسوسی ایشن (ایس ڈی سی اے) کے زیر اہتمام اور تومر کرکٹ اکیڈمی کے تعاون سے امبالہ روڈ پر واقع گیان کلش انٹرنیشنل اسکول کے کرکٹ گراؤنڈ میں جاری گرلز ہائی پرفارمنس کیمپ کے تیسرے روز نوجوان کھلاڑیوں کو جدید کرکٹ کے تقاضوں کے مطابق فٹنس، فیلڈنگ اور میچ سیمولیشن کی خصوصی تربیت دی گئی۔ کھلاڑیوں نے پورے دن بھرپور جوش، نظم وضبط اور لگن کے ساتھ مختلف تربیتی سرگرمیوں میں حصہ لیا اور اپنی صلاحیتوں کا شاندار مظاہرہ کیا۔ صبح کے سیشن میں رفتار، چستی، توازن، جسمانی طاقت اور برداشت بڑھانے کے لیے خصوصی فٹنس ڈرلز کرائی گئیں۔ اس کے بعد فیلڈنگ سیشن

میں ہائی کیچ، سلپ کیچنگ، گراؤنڈ فیلڈنگ، ڈائریکٹ ہٹ، ریفلیکس کیچنگ اور درست تھرو کی مشق کرائی گئی تاکہ کھلاڑیوں کی فیلڈنگ مہارت کو مزید بہتر بنایا جا سکے۔ شام کے سیشن میں میچ سیمولیشن کے ذریعے حقیقی مقابلے جیسا ماحول پیدا کیا گیا، جہاں کھلاڑیوں کو بیٹنگ، بولنگ، فیلڈ سیٹنگ، حکمت عملی اور دباؤ کے حالات میں فوری اور درست فیصلے کرنے کی عملی تربیت فراہم کی گئی۔ کیمپ کا معائنہ کرنے کے لیے ایس ڈی سی اے کے چیئرمین پرویندر سنگھ، صدر راجیو گپتا، سکریٹری لیش پال سنگھ، خزانچی پلی کلرا، جوائنٹ سکریٹری رشی چودھری، اپیکس کونسل کے رکن لطیف الرحمن اور میڈیا انچارج سید مشکور بھی پہنچے۔ انہوں نے تربیتی سیشنز کا جائزہ لیا، کھلاڑیوں اور کوچز سے گفتگو کی اور کیمپ کے نظم ونسق، نظم وضبط اور تربیت کے معیار کو سراہتے ہوئے کہا کہ ایسے ہائی پرفارمنس کیمپ ضلع کی باصلاحیت خواتین کرکٹرز کو آگے بڑھانے میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔ ایس ڈی سی اے کے ڈائریکٹر محمد اکرم نے اپنے پیغام میں کہا کہ خواتین کرکٹ کو مضبوط بنانے کے لیے جدید سہولیات اور معیاری کوچنگ ناگزیر ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایسوسی ایشن کا مقصد باصلاحیت لڑکیوں کو ایسا پلیٹ فارم فراہم کرنا ہے جہاں سے وہ ضلعی، ریاستی اور قومی سطح تک اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوا سکیں۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ یہ ہائی پرفارمنس کیمپ مستقبل میں کئی نئی خواتین کرکٹ اسٹارز کو جنم دے گا۔ کیمپ کی قیادت رنجی ٹرافی کی ہیڈ کوچ بھاونا تومر کر رہی ہیں۔

سمپورن سمادھان دوس میں 35 فریادی شکایات لے کر پہنچے

نوعیت کے اعتبار سے تمام شکایات کا متعلقہ ذمہ داران جلد تصفیہ کریں: ایس ڈی ایم

دیوبند (عارف عثمانی)

دیوبند میں منعقد ہونے والے سمپورن سمادھان دیوس میں 35 فریادی اپنے مسائل وشکایات لے کر پہنچے۔ افسران نے 3 شکایات کا موقع پر ہی تصفیہ کردیا اور باقی شکایات کے ازالہ سے متعلق تمام متعلقہ محکموں ذمہ داران کو احکامات دیئے گئے کہ وہ شکایات کی نوعیت کے اعتبار سے جلد از جلد تصفیہ کریں۔ تفصیل کے مطابق دیوبند کے ایس ڈی ایم وجے پرتاپ سنگھ کی صدارت میں دیوبند کے ترقیاتی بلاک کے احاطہ میں سمپورن سمادھان دیوس منعقد کیا گیا جس میں 35 فریادی اپنی شکایات اور مسائل لے کر افسران کے سامنے آئے۔ سمپورن سمادھان دیوس میں موجود افسران نے 3 شکایات کا فوری طور پر تصفیہ کرادیا۔

اس دوران دیوبند۔ اتراکھنڈ کے بارڈر پر واقع گاؤں اونچا کے باشندوں نے بتایا کہ اتراکھنڈ کے کھیڑا جٹ بارڈر میں واقع اونچا گاؤں، شکرپور مانی تگھری، گوپالی اور کینڈگی گاؤں کے جنگل سے ہوکر شیلا کھالا برساتی نالا گزرتا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ کھیڑا جٹ گاؤں تک نالے کی پختہ تعمیر کی جاچکی ہے جبکہ کنیدگی گاؤں تک نالہ ابھی کچا ہے جس کو کاٹ کچھ کسانوں نے اپنے کھیتوں میں ملالیا ہے، جس کی وجہ سے اتراکھنڈ سے آنے والا پانی اونچا گاؤں میں بھرجاتا ہے۔ اس صورت حال سے فصلیں برباد ہوجاتی ہیں، اور پانی رہائشی علاقوں میں پہنچ کر گھروں کے اندر بھر جاتا ہے، انہوں نے بتایا کہ کچا ہونے کے ساتھ نالے کی کئی سالوں سے کھدائی نہیں ہوئی ہے۔ پردھان کرشن پال سنگھ، سابق پردھان کشن پال، منوج شرما اور بھنور سنگھ نے افسران سے مطالبہ کیا کہ نالے کی کھدائی کرا کر اس کو پختہ تعمیر کرایا جائے۔ اس کے علاوہ سمادھان دیوس میں ٹیکس، بجلی سپلائی، اور چکبندی سمیت مختلف محکموں کی شکایات پیش کی گئیں جن کے جلد تصفیہ کے لئے متعلقہ ذمہ داران کو احکامات دیئے گئے۔

خاتون بینک ملازم نے پھانسی لگا کر خودکشی کی

اندراپرستھ کالونی میں کرائے کے کمرے سے پولیس نے دروازہ توڑ کر لاش کو پھندے سے نیچے اتارا

ذاکرعلی بیگ

مرادآباد (صحافت بیورو) سول لائنز تھانہ علاقے کے اندراپرستھ کالونی میں ایک 26 سالہ ایکسس بینک کی خاتون ملازم نے ہفتہ کے روز مبینہ طور پر پھانسی لگا کر خودکشی کرلی۔ یہ واقعہ اس وقت سامنے آیا جب محلے میں رہنے والی نوجوان خواتین نے کھڑکی سے دیکھا اور اسے اپنے کمرے میں پھندے سے لٹکا ہوا پایا۔ اطلاع ملتے ہی پولیس جائے وقوعہ پر پہنچی اور لواحقین کی موجودگی میں واقعہ کی ویڈیو گرافی کی، دروازہ توڑ کر لاش کو نیچے اتارا۔

متوفی کی شناخت پشکر نگر امروہہ کی رہنے والی پرتیبھا رانا (26) کے طور پر کی گئی ہے۔ وہ

گزشتہ ایک سال سے اندراپرستھ کالونی میں کرائے کے مکان میں رہ رہی تھی اور ایکسس بینک کے لون ڈپارٹمنٹ میں کام کرتی تھی۔ پڑوسیوں پونم اور نشا نے بتایا کہ پرتیبھا ہفتے کے روز کافی دیر تک اپنے کمرے سے باہر نہیں آئی تھیں۔ مشکوک ہوکر انہوں نے کچن کی کھڑکی سے اندر دیکھا اور اسے پھندے سے لٹکا ہوا پایا۔ پولیس کو فوری اطلاع دی گئی۔ پہنچنے پر پولیس نے کمرے کا دروازہ اندر سے بند پایا۔ انہوں نے پہلے گھر والوں کو جائے وقوعہ پر بلایا اور ان کی موجودگی میں جائے وقوعہ کی ویڈیو بنائی اور دروازہ توڑ دیا۔ اس کے بعد لاش کو تحویل میں لے کر پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا گیا۔ پولیس کے مطابق جائے وقوعہ سے کوئی خودکشی نوٹ برآمد نہیں ہوا۔ خودکشی کی وجہ تاحال معلوم نہیں ہوسکی ہے۔ پولیس معاملے کی تحقیقات کر رہی ہے۔

نوجوان نے ہتھیار لہرا کر اور فائرنگ کر کے دہشت پھیلائی، پولیس نے متعدد دفعات کے تحت معاملہ درج کر کے جانچ شروع کر دی ہے

دیوبند (عارف عثمانی)

رامپور منیہاران کے ایک دیہی علاقہ میں ہتھیار لہرانے اور فائرنگ کرتے ہوئے ایک ویڈیو تیزی کے ساتھ وائرل ہو رہا ہے۔ ہتھیار لہرانے کے ساتھ گاڑی میں سوا نوجوان علاقہ میں دہشت پھیلا کر اپنا دبدبہ قائم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

تفصیل کے مطابق رامپور منیہاران کے اسلام نگر کے گاؤں جان کھیڑا میں غیر قانونی طمنچوں سے لیس نوجوان علاقوں میں اپنا دبدبہ اور خوف قائم کرنے کے لئے فائرنگ کرتے ہوئے نظر آ رہے ہیں جس کا ویڈیو تیزی کے ساتھ وائرل ہو رہا ہے۔ اس ویڈیو کے سامنے آنے کے بعد پولیس نے اس پورے

معاملہ کا سنجیدگی کے ساتھ نوٹس لیا ہے اور جانچ شروع کر دی ہے۔ پولیس کا کہنا ہے کہ ویڈیو میں نظر آنے والے نوجوان اتراکھنڈ کے رہنے والے ہیں۔ مقامی لوگوں کا کہنا ہے کہ غیر قانونی طریقہ سے ہتھیاروں کو ہوا میں لہرانا اور فائرنگ کرنے سے ایسے اشارے ملتے ہیں کہ علاقہ میں کسی بھی وقت کوئی بڑا واقعہ رونما ہو سکتا ہے۔ ویڈیو کو دیکھنے کے بعد پولیس محکمہ میں بھی ہل چل پیدا ہوگئی ہے اور رامپور منیہاران کی پولیس نے اس سلسلہ میں تحقیق اور جانچ شروع کر دی ہے۔ پولیس کا کہنا ہے کہ اس نے متعدد مقدمات کے تحت معاملہ درج کر کے جانچ شروع کر دی ہے، جانچ کے بعد قصور واروں کے خلاف سخت قانونی کارروائی کی جائے گی۔

ٹی ایم یو میں سوچھ بھارت مشن مہم کا آغاز

ذاکرعلی بیگ

مرادآباد (صحافت بیورو) تیرتھنکر مہاویر یونیورسٹی، مرادآباد کی نیشنل سروس اسکیم (این ایس ایس) یونٹ کے زیر اہتمام پویلین کے سامنے فرش پر جھاڑو لگا کر سوچھ بھارت مشن مہم کا آغاز کیا گیا۔ 15 اگست تک جاری رہنے والی اس مہم کا بنیادی مقصد طلباء، اساتذہ اور عملے میں صفائی کے بارے میں بیداری پیدا کرنا اور معاشرے میں سوچھ بھارت مشن کے بارے میں مثبت عوامی بیداری کو فروغ دینا ہے۔ ڈین آف اسٹوڈنٹس ویلفیئر، پروفیسر ایم پی سنگھ نے مہمان خصوصی کی حیثیت سے نوجوانوں پر زور دیا کہ وہ اپنے گھروں اور کیمپس کے ساتھ ساتھ آس پاس کے علاقوں کو بھی صاف ستھرا رکھیں اور معاشرے میں صفائی کا پیغام عام کریں۔ اگلے 15 دنوں کے دوران یونیورسٹی اور آس پاس کے دیہی اور شہری علاقوں میں صفائی مہم، عوامی آگاہی ریلیاں، رضاکارانہ کام، پلاسٹک فری کیمپس مہم اور درخت لگانے جیسے اہم پروگرام منعقد کیے جائیں گے۔ اس موقع پر فیکلٹی ممبر ڈاکٹر مادھو شرما کے ساتھ این ایس ایس کے کوآرڈینیٹر ڈاکٹر روی پرکاش سنگھ، اے آر مسٹر دیپک ملک، مسز ممتا یادو، ڈاکٹر ہرش وردھن، مسٹر مہیش کمار، ڈاکٹر ارپیتا ترپاٹھی، مسز شیونکی رانی وغیرہ موجود رہے۔ درجنوں نوجوانوں نے بشمول این ایس ایس رضاکاروں نے صفائی کا حلف لیا۔

دیوبند میں ڈینٹل کلینک، پیتھالوجی لیب، دستاویزات پیش نہ کرنے پر سخت قانونی کارروائی کی جائے گی: ڈاکٹر کپل دیو

دیوبند: یکم اگست (عارف عثمانی)

اے سی ایم او ڈاکٹر کپل دیو نے شکایات ملنے کے بعد ایک ڈینٹل کلینک اور پیتھالوجی لیب پر چھاپہ مار کارروائی کی۔ چھاپہ مار کارروائی کے دوران کلینک اور پیتھالوجی لیب چلانے والے مالکان دستاویزات نہیں دکھا سکے۔ جس کے بعد ڈینٹل کلینک اور پیتھالوجی لیب کو سیل کر دیا گیا۔ سیل کئے جانے کی کارروائی کے ساتھ ایک نوٹس جاری کرتے ہوئے تین دنوں میں وضاحت پیش کرنے کو کہا گیا ہے۔

تفصیل کے مطابق دوپہر کے وقت اے سی ایم او ڈاکٹر کپل دیو نے اپنی ٹیم کے ساتھ پٹھانپورہ میں واقع بٹو ڈینٹل کلینک اور ٹیچرز کالونی کے قریب چلائی جانے والی شبھم پیتھالوجی لیب پہنچ گئے۔

جانچ ٹیم نے جب کلینک اور لیب چلانے والوں سے اجازت نامے اور اصل دستاویزات طلب کئے تو وہ کسی بھی طرح کے دستاویزات نہیں دکھا پائے۔ جبکہ پیتھالوجی لیب پر رجسٹرڈ ڈاکٹر بھی موجود نہیں تھا۔ اے سی ایم او ڈاکٹر کپل دیو نے بتایا کہ کافی دنوں سے ان لوگوں کے خلاف شکایات مل رہی تھیں۔ جس کے بعد ان کی ٹیم نے دیوبند پہنچ کر موقع معائنہ کیا۔

انہوں نے بتایا کہ ڈینٹل کلینک اور پیتھالوجی لیب کے پیتھالوجی کو سیل کر دیا گیا ہے۔ اور ان کے مالکان و منتظمین کو نوٹس جاری کر کے تین دن کے اندر وضاحت طلب کی گئی ہے۔ نوٹس میں کہا گیا ہے کہ تین دنوں کے اندر تمام ضروری دستاویزات محکمہ صحت کو لازمی طور پر مہیا کرادیں، ڈاکٹر کپل دیو نے بتایا کہ اگر مقررہ مدت میں مطلوبہ دستاویزات پیش نہیں کئے گئے تو ضابطہ کے تحت منتظمین و ڈاکٹروں کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔

راہل گاندھی، پپو یادو اور اودھیش پرساد کے خلاف ایف آئی آر درج

پارلیمنٹ ہاؤس کیمپس میں کیا تھا متنازعہ احتجاج

لکھنؤ: (پی این ایس) لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی، پورنیہ سے رکن پارلیمان پپو یادو، اور ایودھیا سے ایم پی اودھیش پرساد کی مشکلیں بڑھتی نظر آ رہی ہیں۔ پارلیمنٹ ہاؤس کیمپس میں کیے گئے ایک متنازعہ مظاہرہ کو لے کر تینوں لیڈران کے خلاف وارانسی کے کوتوالی تھانہ میں مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ احتجاج کے دوران ایم پی پپو یادو نے زعفرانی لباس پہنا ہوا تھا اور عطیہ کا بکس اٹھا رکھا تھا۔ جس میں راہل گاندھی نے کچھ رقم ڈالی اور اس کے بعد پپو یادو بھاگتے ہوئے نظر آئے۔ اس علامتی احتجاج کا مقصد رام مندر کے نذرانہ کی چوری کا مسئلہ اٹھانا تھا لیکن ہندو تنظیموں اور سنتوں نے اس چوری کو بھگوا لباس میں پیش کرنے پر سخت اعتراض کیا ہے۔ سنتوں کی شکایت پر پولیس کی کارروائی: وارانسی کے سرکردہ سنتوں کی شکایت کی بنیاد پر کوتوالی پولیس نے تینوں لیڈران کے خلاف مقدمہ درج کیا ہے۔ سنتوں کا الزام ہے کہ پارلیمنٹ جیسے مقدس مقام کے باہر اس طرح کی حرکت سے ملک بھر کے کروڑوں ہندوؤں کے مذہبی جذبات کو ٹھیس پہنچی ہے۔ نہ صرف سنتوں اور باباؤں نے بلکہ بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) اور وشو ہندو پریشد (وی ایچ پی) جیسی تنظیموں نے بھی اس واقعہ کی سخت تنقید کی ہے۔ ان کا واضح کہنا ہے کہ سناتن کلچرل اور زعفرانی لباس کی اس طرح نمائش کرنا سیدھے طور پر پورے ہندو سماج کی توہین ہے۔ اس پورے واقعے نے سیاسی حلقوں میں گرما گرم بحث چھیڑ دی ہے۔ سیاسی تجزیہ کاروں کا خیال ہے کہ اس طرح کے مظاہرے سے آل انڈیا اتحاد کی شبیہ کو نقصان پہنچ سکتا ہے اور اسے ہندوتوا مخالف قرار دیا جا سکتا ہے۔ بی جے پی لیڈروں نے اس کو ایک بڑا ایشو بناتے ہوئے سوال کیا ہے کہ کیا کسی نے دوسرے مذاہب کی علامتوں یا ملبوسات کا استعمال کرتے ہوئے اس طرح کا مظاہرہ کرنے کی ہمت کی ہوگی۔ ادھر لکھنؤ سمیت اتر پردیش کے کئی شہروں میں مظاہرے پھوٹ پڑے ہیں، جہاں پتلے جلائے جا رہے ہیں اور اپوزیشن لیڈروں کے خلاف نعرے لگائے جا رہے ہیں۔

شاملی میں کبڈی کھلاڑی کا گولی مار کر قتل

شاملی: (پی این ایس) ضلع میں 22 سالہ کبڈی کے سابق کھلاڑی کو گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا ہے۔ متوفی کی شناخت موہنا عرف مونو (22) ولد سریندر کے طور پر ہوئی ہے جو باغپت ضلع کے ٹکری پور گاؤں کے رہنے والے ہیں۔ مونو کبڈی کا کھلاڑی تھا اور کراپ اسپریئر کا بھی کام کرتا تھا۔ حادثے کی اطلاع ملتے ہی اعلیٰ پولیس افسران پولیس فورس کے ساتھ جائے وقوعہ پر پہنچے اور تحقیقات کا آغاز کر دیا۔ یہ قتل شاملی ضلع کے کاندھلا تھانہ علاقے میں پیش آیا۔ نالہ گاؤں کے جنگلات میں گولیوں کے زخموں کے ساتھ نوجوان کی لاش ملنے سے سنسنی پھیل گئی۔ اطلاعات کے مطابق مونو ہفتہ کی صبح تقریباً 5:15 بجے نالہ گاؤں میں مزدوروں کو لینے اپنے گھر سے نکلا تھا۔

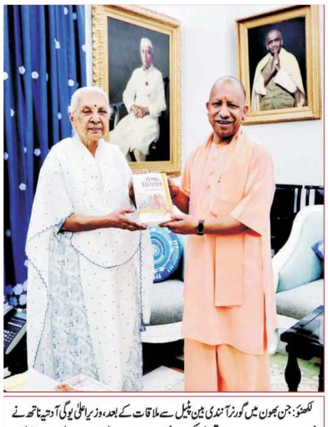

لکھنؤ: جن بھون میں گورنر آنندی بین پٹیل سے ملاقات کے بعد، وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے انہیں راجیو ملہوترا اور وجیا وشوناتھن کی لکھی ہوئی کتاب 'وشدھران گنگا' بھارت وکھنڈن پیش کی۔

یوپی کے دیہی علاقوں میں مکان تعمیر کے لیے نیا ضابطہ

3 منزلہ عمارت سے پہلے نقشہ منظور کرانا لازمی

لکھنؤ: (پی این ایس) اتر پردیش میں اب صرف شہروں ہی نہیں بلکہ دیہی علاقوں میں بھی مکان تعمیر کرنے کے قواعد مزید سخت کر دیے گئے ہیں۔ نئی ہدایات کے مطابق دیہی علاقوں میں 300 مربع میٹر رقبے پر 3 منزلہ مکان یا اس سے بڑی عمارت تعمیر کرنے سے پہلے ضلع پنچایت سے نقشہ منظور کرانا لازمی ہوگا۔ اس سلسلے میں ضلع پنچایتوں نے اتر پردیش عمارت تعمیر و ترقی ذیلی ضوابط 2025 نافذ کر دیے ہیں۔ اب تک نقشہ منظور کرانے کی شرط بنیادی طور پر ترقیاتی اداروں، میونسپل کارپوریشنوں اور ٹاؤن ایریا میں نافذ تھی، لیکن نئی پالیسی کے بعد اس کا دائرہ دیہی علاقوں تک بھی بڑھا دیا گیا ہے۔ نئے ضوابط کے مطابق ضلع پنچایت کے دائرہ اختیار میں آنے والے علاقوں میں رہائشی، تعلیمی، تجارتی عمارتوں اور کسی بھی قسم کی پلاٹنگ کے لیے متعلقہ نقشے کی منظوری حاصل کرنا ضروری ہوگا۔ تاہم حکومت نے عام شہریوں کو کچھ راحت بھی دی ہے۔ اگر کوئی شخص 300 مربع میٹر تک کے پلاٹ پر صرف دو منزلہ مکان تعمیر کرتا ہے تو اسے نقشہ منظور کرانے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ یہ شرط صرف 300 مربع میٹر سے زیادہ رقبے یا تین منزلہ اور اس سے بلند عمارتوں پر لاگو ہوگی۔ حکومت کا کہنا ہے کہ ان نئے ضوابط کا مقصد عمارتوں کی تعمیر کے عمل کو زیادہ شفاف، منظم اور آسان بنانا ہے۔ اس کے ساتھ ہی غیر قانونی تعمیرات اور بدعنوانی پر قابو پانے، منصوبہ بند ترقی کو فروغ دینے اور ریئل اسٹیٹ کے شعبے میں سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی بھی اس پالیسی کے اہم مقاصد میں شامل ہیں۔ ریاستی حکومت نے حال ہی میں اتر پردیش ترقیاتی ادارہ عمارت تعمیر و ترقی ذیلی ضوابط 2025 کو منظوری دی تھی، جس کے بعد ترقیاتی اداروں سے باہر واقع دیہی اور نیم شہری علاقوں کے لیے بھی یکساں نظام نافذ کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ رپورٹ کے مطابق ضلع پنچایت کے حکام نے واضح کیا ہے کہ ایسی کالونیوں یا پلاٹنگ میں تعمیر کی اجازت نہیں دی جائے گی جن کا لے آؤٹ منظور شدہ نہ ہو۔ اگر کوئی شخص غیر منظور شدہ کالونی میں مکان تعمیر کرنا چاہے تو اس کا نقشہ پاس نہیں کیا جائے گا۔

نیٹ امتحان کی تیاری کرنے والے طالبعلم کی خودکشی

12 ویں جماعت میں فیل ہونے کے بعد ڈپریشن میں تھا

مرادآباد: (پی این ایس) ضلع کے چھجلیٹ علاقہ میں ایک طالب علم نے ڈپریشن میں آکر خودکشی کر لی۔ پولیس کو طالب علم کی لاش درخت سے لٹکی ملی۔ پوسٹ مارٹم کرایا اور اس کی لاش اس کے اہل خانہ کے حوالے کر دیا۔ یہ حادثہ جمعہ کو پیش آیا۔ امروہہ ضلع کا رہائشی 19 سالہ اسد 12 ویں جماعت میں کیمسٹری میں فیل ہو گیا تھا جس کی وجہ سے وہ ڈپریشن کا شکار ہو گیا۔ امتحان میں فیل ہونے کے بعد اسد نے اسکروٹنی فارم بھرا جس میں بھی فیل ہونا بتایا گیا اور وہ بیک لاگ کی وجہ سے شدید ذہنی دباؤ میں تھا۔ جس سے تنگ آکر اس نے خودکشی کا انتہائی قدم اٹھایا اور زندگی کا خاتمہ کر لیا۔ بتایا جاتا ہے کہ چھجلیٹ تھانے کی حدود میں اسد عمری میں اپنے بھائی کے ساتھ لائبریری میں پڑھتا تھا۔ اسد کا خاندان ایک بھائی، ایک چھوٹی بہن اور اس کے والدین پر مشتمل ہے۔ گزشتہ جمعہ کو اسد، کوچنگ کلاسز میں جانے کا دعویٰ کرتے ہوئے گھر سے نکلا، لیکن کچھ ہی دیر بعد، اس نے اپنے دوستوں کو چھجلیٹ پولیس اسٹیشن کے دائرہ اختیار میں ددھی محمود پور میں باغ کی جگہ کا پیغام بھیجا۔ مقام پر پہنچ کر ان کے دوست حیران رہ گئے۔ اسد کو آم کے درخت پر پھندے سے لٹکا ہوا پایا گیا۔ پولیس کو اطلاع دی گئی۔ پولیس نے موقع پر پہنچ کر اسد کو پھندے سے نیچے اتارا۔ ایس پی رورل کنور آکاش سنگھ نے بتایا کہ اسد NEET کی تیاری کر رہا تھا اور 12 ویں جماعت کے امتحان میں ناکام ہونے کی وجہ سے ڈپریشن تھا، جس کی وجہ سے اس نے خودکشی کی۔ پوسٹ مارٹم کرایا گیا ہے اور مزید تحقیقات جاری ہیں۔

بی جے پی حکومت طلباء کی آواز سے ڈر گئی ہے: اجے رائے

سیتاپور: (یو این آئی) اتر پردیش کانگریس کے صدر اجے رائے نے ہفتے کے روز سیتاپور میں بی جے پی حکومت پر نشانہ سادھتے ہوئے الزام لگایا کہ حکومت جمہوری طریقے سے اپنی آواز اٹھانے والے طلباء پر مقدمات درج کرا کے ان کی آواز دبانے کی کوشش کر رہی ہے۔ سیتاپور سے کانگریس رکن پارلیمنٹ راکیش راٹھور کی رہائش گاہ پر منعقدہ پریس کانفرنس میں اجے رائے نے کہا کہ ایک طرف وزیر اعظم نریندر مودی جمہوریت کی بات کرتے ہیں، وہیں دوسری طرف اپنی مانگوں اور حقوق کے لیے آواز اٹھانے والے طلباء کے خلاف مقدمات درج کرائے جا رہے ہیں۔ انہوں نے الزام لگایا کہ بی جے پی حکومت طلباء کی بیداری اور ان کے سوالوں سے گھبرا گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ملک کا نوجوان بے روزگاری، پیپر لیک اور تعلیمی نظام کی بدحالی جیسے مسائل سے جوجھ رہا ہے، لیکن حکومت ان مسائل کا حل کرنے کے بجائے طلباء اور نوجوانوں پر جبر پر مبنی کارروائی کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ جمہوریت میں اپنی بات رکھنا ہر شہری کا حق ہے اور کانگریس پارٹی طلباء اور نوجوانوں کی اس لڑائی میں ان کے ساتھ مضبوطی سے کھڑی ہے۔ مسٹر رائے نے پارلیمنٹ میں قائد حزب اختلاف راہل گاندھی کے ذریعہ چندہ چوری کے مسئلے پر کیے گئے مظاہرے کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ کانگریس عوام کے مسائل کو سڑک سے لے کر پارلیمنٹ تک مضبوطی سے اٹھا رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی حکومت عوام کے سوالوں سے بچ نہیں سکتی۔ انہوں نے دو اگست کو سیتاپور کے ایک گیسٹ ہاؤس میں منعقد ہونے والے "راہل کی بات، چھاتروں کے ساتھ" پروگرام میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں طلباء، نوجوانوں اور عام شہریوں سے شرکت کرنے کی اپیل کی۔ انہوں نے کہا کہ یہ پروگرام نوجوانوں کے مستقبل، تعلیم، روزگار اور جمہوری حقوق سے جڑے اہم موضوعات پر بات چیت کا پلیٹ فارم بنے گا۔

دو شاطر چور گرفتار، آشیانہ پولیس نے چوری کا سامان برآمد کیا

لکھنؤ: لکھنؤ کے آشیانہ تھانہ کی پولیس نے دو الگ الگ چوریوں کے سلسلے میں دو شاطر چوروں کو گرفتار کیا ہے۔ گرفتار ملزمان کی شناخت راحیل عرف لنگڑا (44) اور محمد اسماعیل عرف تلو (42) کے طور پر کی گئی ہے دونوں کانشی رام کالونی صالح نگر کے رہنے والے ہیں۔ پولیس نے ان کے قبضے سے مسروقہ زیورات اور بجلی کی تاریں برآمد کی ہیں۔ پولیس کے مطابق، 13 جولائی 2026 کا معاملہ ہے۔ کانپور روڈ کے سیکٹر D-1، LDA کالونی کے کرن سریواستو نے ایک زیر تعمیر مکان سے بجلی کے تاروں کی چوری کی اطلاع دی تھی۔ 17 جولائی 2026 کو شاردا نگر کے رہنے والے منگل پرساد شرما نے گھر میں توڑ پھوڑ کی اطلاع دی۔ دونوں واقعات میں آشیانہ تھانہ میں مقدمہ درج کر کے تفتیش شروع کر دی گئی تھی۔ مخبر کی اطلاع پر گرفتاری: واردات کے خلاصہ کیلئے تشکیل پولیس ٹیم نے مخبر کی اطلاع پر دیوی کھیڑا سے ایکو گارڈن جانے والی سڑک پر دونوں چوروں کو گرفتار کیا گیا۔ تلاشی کے دوران ان کے پاس سے پازیب کا ایک جوڑا، پیر کی انگوٹھیوں کا ایک جوڑا، پانچ پازیب، ایک کڑا، ایک بیلٹ، ایک سفید دھات کی چین، ایک پیلی دھات کی انگوٹھی اور چوری شدہ بجلی کی تاریں برآمد ہوئے۔ ایک ملزم کے خلاف پہلے بھی کئی مقدمات درج ہیں: تفتیش کے دوران پائے جانے والے نتائج کی بنیاد پر، ضابطہ فوجداری (CrPC) کی دفعہ 317(2) کو دونوں کیسز میں شامل کیا گیا ہے۔ پولیس نے بتایا کہ ملزم راحیل عرف لنگڈا کے خلاف پہلے ہی لکھنؤ اور گورکھپور کے مختلف تھانوں میں چوری سمیت کئی مجرمانہ معاملے درج ہیں۔ دوسرے ملزم محمد اسماعیل عرف تلو کے مجرمانہ ریکارڈ کی دیگر تھانوں میں چھان بین کی جا رہی ہے۔ دونوں ملزمان کو عدالت میں پیش کر کے عدالتی ریمانڈ پر جیل بھیج دیا گیا ہے۔

لکھنؤ: سید محمد مقصود اشرف عرف ارشد میاں کو آج لکھنؤ میں آل انڈیا اتحاد المسلمین کے ریاستی دفتر میں ریاستی صدر نے پارٹی کی ممبر شپ دی پارٹی کے قومی صدر بیرسٹر اسدالدین اویسی نے الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا میں پارٹی کا ترجمان مقرر کیا۔

کنگنا رناوت کے مبینہ بیان پر مہیلا کانگریس ہوئی برہم

کیا احتجاج، شکایت درج کرانے پہنچیں حسین گنج تھانہ

لکھنؤ: (پی این ایس) بھارتیہ جنتا پارٹی کی رکن پارلیمنٹ کنگنا رناوت کے مبینہ بیان کی مخالفت میں آل انڈیا مہیلا کانگریس نے ہفتہ کو لکھنؤ کے حسین گنج تھانہ میں شکایت درج کراتے ہوئے ان کے خلاف ایف آئی آر درج کرنے کا مطالبہ کیا۔ خواتین کانگریس کی نیشنل کوآرڈینیٹر انامیکا یادو نے الزام لگایا کہ کنگنا رناوت کا مبینہ بیان جین-زی طلباء، نوجوانوں اور خواتین کے تئیں تضحیک آمیز ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس بیان سے عوامی جذبات کو ٹھیس پہنچی اور معاشرے میں دشمنی پھیلانے کی کوشش کی گئی۔ جنتر منتر احتجاج سے متعلق بیان پر اعتراض اٹھایا: شکایت میں کہا گیا ہے کہ 30 جولائی 2026 کو نئی دہلی کے جنتر منتر پر NEET پیپر لیک کے خلاف ہونے والے مظاہرے کے بارے میں دیے گئے ایک عوامی بیان میں مبینہ طور پر احتجاج کرنے والے نوجوانوں، طالبات اور خواتین کے خلاف توہین آمیز ریمارکس تھے۔ مہیلا کانگریس کا الزام ہے کہ بیان میں نئی نسل کی بیٹیوں اور ان کے والدین کے بارے میں بھی تضحیک آمیز الفاظ استعمال کیے گئے ہیں۔ منصفانہ تحقیقات اور قانونی کارروائی کا مطالبہ: انامیکا یادو نے مطالبہ کیا کہ پولیس اس معاملے کی غیر جانبدارانہ تحقیقات کرے اور تعزیرات ہند (آئی پی سی)، 2023 کی متعلقہ دفعات کے تحت ایف آئی آر درج کرے۔ انہوں نے بیان سے متعلق ویڈیو، آڈیو اور سوشل میڈیا پوسٹس کو محفوظ کرنے، ثبوت کے طور پر جمع کرنے اور قانونی کارروائی کرنے کی بھی اپیل کی۔ اس دوران زینب حیدر، پروفیسر ونود چندرا، ایڈوکیٹ دلیپ کمار مشرا، ستیہ پرکاش پانڈے، سنجے سنگھ، اور راکیش پانڈے سمیت مہیلا کانگریس اور کانگریس کے کئی کارکنان موجود تھے۔

دوبگا میں کھجور پیکنگ فیکٹری کے بیسمنٹ میں آتشزدگی

فائر بریگیڈ کی 6 گاڑیوں نے آگ پر پایا قابو

لکھنؤ: دوبگا تھانہ علاقہ میں کھجور کی پیکنگ فیکٹری کی بیسمنٹ میں ہفتہ کی دوپہر تقریباً 12 بجے زبردست آگ لگ گئی۔ فیکٹری یونٹی کالج کے قریب مچھلی منڈی کے قریب واقع ہے۔ آگ لگنے کی اطلاع ملتے ہی 6 فائر بریگیڈ کی گاڑیاں و پولیس جائے وقوعہ پر پہنچی۔ بیسمنٹ سے اٹھنے والے دھوئیں کے بادل نے علاقے میں ہلچل مچا دی۔ فائر بریگیڈ کی کئی گاڑیاں فوری طور پر جائے وقوعہ پر پہنچیں اور آگ بجھانے کا کام شروع کیا۔ فائر فائٹرز کو آگ کو مکمل طور پر بجھانے میں تقریباً ایک گھنٹہ لگے۔ آگ لگنے کی وجہ شارٹ سرکٹ ہونا بتایا جا رہا ہے۔ بیسمنٹ میں بھرا گیا تھا دھنواں: محکمہ فائر کے مطابق چوک فائر اسٹیشن کو مچھلی منڈی کے قریب کھجور کی پیکنگ فیکٹری میں آگ لگنے کی اطلاع دوپہر ایک بجے کے قریب ملی۔ چوک اسٹیشن سے تین گاڑیاں روانہ کی گئیں۔ آگ کی شدت کو دیکھتے ہوئے چوک، حضرت گنج اور بی کے ٹی سے مزید تین گاڑیاں طلب کی گئیں۔ چیف فائر افسر اور بخشی کا تالاب فائر افسر پرشانت بھی جائے وقوعہ پر پہنچے۔ بیسمنٹ میں گھنا اور زہریلا دھواں بھرا ہوا تھا جس کی وجہ سے براہ راست داخل ہونا مشکل ہو گیا تھا۔ فائر فائٹرز کی ایک ٹیم حفاظتی پوشاک پہنے عمارت میں داخل ہوئی اور آگ بجھانا شروع کر دی۔ تقریباً ڈیڑھ گھنٹے کی کوشش کے بعد آگ پر قابو پا لیا گیا۔ شارٹ سرکٹ کا شبہ: محکمہ فائر کی ابتدائی تحقیقات سے پتہ چلتا ہے کہ بجلی کے میٹر میں شارٹ سرکٹ آگ لگنے کی وجہ ہو سکتی ہے۔ آگ لگنے سے بڑی مقدار میں کھجور، پیکنگ کا سامان، پیکنگ مشینیں اور ایک ڈیپ فریزر بھی جل کر خاکستر ہو گیا۔ تین سال سے کرائے پر ہے گودام: یہ عمارت ٹھاکر گنج کے بالا گنج میں مری ماتا مندر کے ششانک یادو کی بتائی جاتی ہے۔ اس بیسمنٹ میں 4A/463، احاطہ مرزا علی خان حسین آباد کے سید اختیار رضا عابدی گزشتہ تین سالوں سے کرائے پر کھجور کی پیکنگ کا کاروبار کر رہے تھے۔ پولیس اور فائر ڈپارٹمنٹ آگ لگنے کی وجوہات کی تحقیقات کر رہے ہیں۔

فرخ آباد: ارون ہڈا قتل کیس میں دو ملزمان گرفتار، چار اہم ملزمان فرار

فرخ آباد: (پی این ایس) پولیس نے ضلع میں ریئل اسٹیٹ ایجنٹ ارون ہڈا کے قتل کے سلسلے میں کار کے مالک اور ایک نابالغ کو 32 بور کی پستول اور سات کارتوس کے ساتھ گرفتار کیا ہے۔ جبکہ چاروں مرکزی ملزمان مفرور ہیں، پولیس ان کی گرفتاری کیلئے چھاپے مار رہی ہے۔ پولیس نے جمعہ کی شام ایک پریس نوٹ میں یہ جانکاری جاری کی۔ قادری گیٹ تھانے کے انچارج کپل چودھری کے مطابق 26 جولائی 2026 کو مدعی کی جانب سے تھانے میں شکایت درج کرائی گئی تھی، جس میں کہا گیا تھا کہ اتوار کو قادری گیٹ علاقے میں کچھ ملزمان نے اس کے شوہر ارون ہڈا کو گولی مار کر قتل کر دیا تھا۔ شکایت کی بنیاد پر قادری گیٹ پولیس نے مقدمہ درج کر کے کارروائی شروع کر دی۔ انہوں نے سونو عرف کرم ویر ولد نریندر ڈگر، ہریانہ اور ایک نابالغ مجرم کو قتل میں استعمال کی گئی کار اور 3,440 روپے نقد سمیت گرفتار کیا۔ قانونی کارروائی جاری ہے۔ پولیس کی پوچھ گچھ کے دوران ملزم سونو عرف کرم ویر اور نابالغ مجرم نے انکشاف کیا کہ ارون ہڈا کا قتل فرخ آباد میں 26 جولائی 2026 کو روہت ولد ہریش چندر اور رنجیت ولد رگھویر کے ساکن دیال پور، بلبھ گڑھ نے کیا تھا۔ رنجیت اور روہت نے پہلے ہی ارون ہڈا کو قتل کرنے کا منصوبہ بنا رکھا تھا۔ روہت اور ارون کے درمیان پہلے بھی کسی معاملے پر گالی گلوچ کا تبادلہ ہوا تھا، جس سے ان کے درمیان جھگڑا ہوا تھا۔ اس کے بعد روہت نے رنجیت کے بھائی امیت سے 43,000 روپے میں ایک پستول خریدا۔ جب روہت کو معلوم ہوا کہ ارون سیر کے لیے گیا ہے تو وہ اس کے پیچھے فرخ آباد چلا گیا اور موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ارون کا قتل کر دیا۔

ایل ڈی اے میں رشوت خور جونیئر انجینئر سمیت تین گرفتار

شکایت کے بعد ویجیلنس نے جال بچھا کر رنگے ہاتھوں پکڑا

لکھنؤ: (پی این ایس) ہفتہ کے روز اتر پردیش ویجیلنس اسٹیبلشمنٹ نے لکھنؤ ڈیولپمنٹ اتھارٹی (ایل ڈی اے) کے جونیئر انجینئر دنیش کمار ورما، سپروائزر چندر پرکاش، اور ایک پرائیویٹ فرد شراون کمار کو 7.50 لاکھ روپے کی رشوت لیتے ہوئے گرفتار کیا۔ شکایت کنندہ کے مطابق وہ ایک عمارت بنا رہا تھا۔ اسی دوران ایل ڈی اے کے جونیئر انجینئر دنیش کمار ورما پہنچے اور انہیں کام روکنے کو کہا۔ شراون کمار نے پھر آئی جی آرز پورٹل پر ایک شکایت کا حوالہ دیتے ہوئے 15 لاکھ روپے کی رشوت طلب کی۔ انہوں نے کہا کہ رقم ادا کرنے پر کوئی کارروائی نہیں کی جائے گی۔ بعد میں ایل ڈی اے آفس میں دنیش کمار ورما اور سپروائزر چندر پرکاش نے 15 لاکھ روپے کا مطالبہ دہرایا۔ شکایت کنندہ نے 7.50 لاکھ روپے دو قسطوں میں ادا کرنے پر رضامندی ظاہر کی اور اس معاملے کی اطلاع ویجیلنس اسٹیبلشمنٹ کو دی۔ ویجیلنس اسٹیبلشمنٹ نے خفیہ تحقیقات کی۔ تحقیقات میں تینوں کی ملی بھگت اور آئی جی آرز پورٹل کے غلط استعمال کی تصدیق ہوئی۔ اس کے بعد، ہفتہ کو، تینوں کو شکایت کنندہ سے 7.50 لاکھ روپے لیتے ہوئے گرفتار کر لیا گیا۔ ٹیم نے رشوت کی پوری رقم بھی برآمد کر لی۔ ملزمان کے خلاف انسداد بدعنوانی ایکٹ کے تحت مقدمہ درج کر کے مزید کارروائی جاری ہے۔

'دہلی لکشمی یوجنا' کا پورٹل لانچ، 500 خواتین نے بھرا فارم

ابتدائی مرحلے میں یہ اسکیم تین سال کیلئے نافذ کی جائے گی اور اس سے تقریباً17 لاکھ خواتین کو فائدہ ملنے کا تخمینہ ہے: وزیراعلیٰ

نئی دہلی،(صحافت بیورو):وزیراعلیٰ ریکھا گپتا نے ہفتہ کو 'دہلی لکشمی یوجنا' کی شروعات کرتے ہوئے کہا کہ ابتدائی مرحلے میں یہ اسکیم 3 سال کیلئے نافذ کی جائے گی اور اس سے تقریباً17 لاکھ خواتین کو فائدہ ملنے کا تخمینہ ہے۔محترمہ گپتا نے مشرقی دہلی میں واقع ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے دفتر میں منعقدہ پروگرام میں اسکیم کے آن لائن رجسٹریشن پورٹل کا افتتاح کیا۔ اس اسکیم کے ذریعہ اہل خواتین کو ماہانہ2,500 روپے کی مالی امداد فراہم کی جائے گی۔اس موقع پر وزیراعلیٰ نے کہا کہ موجودہ دہلی حکومت نے اسمبلی انتخابات کے دوران خواتین کی اقتصادی بااختیاری کا جو عزم کیا تھا، آج اسے عملی جامہ پہنا رہی ہے ۔ انہوں نے بتایا کہ دہلی کابینہ نے اس اسکیم کو 'مہلا سمریدھی یوجنا' کے نام سے منظوری دی تھی، بعد میں خواتین کے احترام، خوشحالی اور اقتصادی بااختیاری کے وسیع جذبے کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کا نام بدل کر 'دہلی لکشمی یوجنا' رکھا گیا ہے۔یہ نام دیوی لکشمی سے متاثر ہے ، جو خوشحالی، اقتصادی سیکورٹی اور خاندان کی فلاح و بہبود کی علامت ہیں۔انہوں نے کہا کہ ابتدائی مرحلے میں یہ اسکیم تین سال کے لیے نافذ کی جائے گی اور اس سے تقریباً17 لاکھ خواتین کو فائدہ ملنے کا تخمینہ ہے ۔اسکیم کے تحت اب تک تقریباً500 خواتین کامیابی سے اپنے فارم بھر چکی ہیں۔ یہ اسکیم خواتین کی خود انحصاری کی جانب ایک اہم قدم ہے۔اسکیم کے لیے5,100 کروڑ روپے کا بجٹ مختص کیا گیا ہے۔اب تک دہلی لکشمی یوجنا کے تحت10,830 درخواستیں موصول ہوئی ہیں۔ اسکیم کے ذریعے اہل خواتین کو ہر ماہ2,500 روپے کی مالی امداد دستیاب کرائی جائے گی، جس سے وہ اپنے خاندان کی ضروریات کو پورا کرنے کے ساتھ ساتھ مستقبل کے لیے مالی بچت بھی یقینی بنا سکیں گی۔انہوں نے بتایا کہ اسکیم کو روایتی نقد امدادی اسکیموں سے الگ روپ دیا گیا ہے ۔ مستفیدین کو ان کی ضرورت کے مطابق دو مالی اختیارات دستیاب کرائے جائیں گے۔ پہلے اختیار میں ہر ماہ 1,000 روپے سینٹرل بینک ڈیجیٹل کرنسی والٹ میں دستیاب ہوں گے، جن کا استعمال روزمرہ کی ضروریات کو پورا کرنے کیلئے کیا جا سکے گا، جبکہ بقیہ 1,500 روپے آر ڈی/ ایف ڈی میں جمع ہوں گے ۔ دوسرے متبادل میں تمام2,500 روپے ماہانہ آر ڈی/ ایف ڈی میں جمع کیے جائیں گے، جس سے وقت کے ساتھ سود سمیت معقول بچت ہوگی۔اس طرح یہ اسکیم خواتین کو فوری مالی امداد کے ساتھ طویل مدتی مالی سکیورٹی بھی فراہم کرے گی۔وزیراعلیٰ نے بتایا کہ دہلی لکشمی یوجنا مکمل طور پر ٹیکنالوجی پر مبنی اور ڈیجیٹل نظام پر چلے گی۔اس کیلئے لانچ کیا گیا ڈی ایل وائی پورٹل درخواست، دستاویزات کی تصدیق، اہلیت کی جانچ، منظوری، پی ایف ایم ایس انٹیگریشن، بینکنگ خدمات، سی بی ڈی سی ٹرانسفر اور ایس ایم ایس جیسی تمام خدمات کو یکجا کرے گا۔ اس سے پورا طریقہ کار تیز، شفاف اور جوابدہ بنے گا۔ ہر درخواست کو منظوری سے پہلے چار سطحوں کی جانچ اور منظوری کے طریقہ کار سے گزرنا ہوگا۔ سب سے پہلے ڈسٹرکٹ پروگرام مینجمنٹ یونٹ درخواست کی جانچ کرے گا۔اس کے بعد ڈسٹرکٹ وومن اینڈ چائلڈ ڈیولپمنٹ آفیسر کے ذریعہ تصدیق کی جائے گی۔اس کے بعد ڈسٹرکٹ لیول اپروول، مانیٹرنگ اینڈ گریوانس ریڈریسل کمیٹی درخواست کا جائزہ لے گی اور منظوری دے گی۔

غلط معلومات یا دھوکہ دہی پائے جانے پر امدادی رقم کی وصولی نیز ضروری قانونی اور انتظامی کارروائی ہوگی

وزیراعلیٰ ریکھا گپتا نے بتایا کہ اسکیم میں صرف واقعی اہل مستفیدین کو ہی امداد ملے، اس کے لیے آدھار کی تصدیق، دہلی ووٹر رجسٹریشن، سالانہ آمدنی، خاندان کی تفصیلات، بجلی کی کھپت، گاڑی کی ملکیت، پنشن، سرکاری ملازمت کا ریکارڈ اور دیگر مقررہ معیارات کی بنیاد پر تفصیلی جانچ کی جائے گی۔ کسی بھی قسم کی غلط معلومات یا دھوکہ دہی پائے جانے پر امدادی رقم کی وصولی نیز ضروری قانونی اور انتظامی کارروائی کی شق شامل کی گئی ہے۔

صحافیوں کو پنشن کے مطالبے پر دہلی حکومت کو یادداشت پیش

نئی دہلی،(صحافت بیورو) تسلیم شدہ صحافی فلاحی کمیٹی، دہلی نے تسلیم شدہ صحافیوں کیلئے

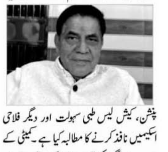

پنشن، کیش لیس طبی سہولت اور دیگر فلاحی اسکیمیں نافذ کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔کمیٹی کے صدر رویندر گپتا کی قیادت میں ایک وفد نے ہفتہ کے روز دہلی اسمبلی کے نائب اسپیکر موہن سنگھ بشٹ سے ملاقات کی اور انہیں ان مطالبات پر مشتمل ایک یادداشت پیش کی۔ وفد میں املیش راجو، پرتیبھا شکلا، امت کمار، گیان پرکاش، پریہ رنجن، رجنی کانت تیواری، دیویندر تومر، اشوک دھون اور سماجی کارکن مہیندر راوت سمیت دیگر اراکین شامل تھے۔موہن سنگھ بشٹ نے وفد کے مطالبات کو سنجیدگی سے سنتے ہوئے یقین دہانی کرائی کہ ان مسائل پر جلد مثبت غور کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ وہ صحافیوں کو درپیش مشکلات سے بخوبی واقف ہیں اور ان کے حل کیلئے ہر ممکن کوشش کی جائے گی۔یادداشت میں کہا گیا ہیکہ ملک کی کئی ریاستوں میں تسلیم شدہ صحافیوں کیلئے پنشن، سماجی تحفظ اور دیگر فلاحی اسکیمیں پہلے سے نافذ ہیں، لہٰذا دہلی میں بھی ایسی سہولتیں فراہم کی جانی چاہئیں۔

پولیس ڈپٹی کمشنر سے بی جے پی وفد کی ملاقات

پارلیمنٹ احاطے میں احتجاج کے معاملے پر آزاد ایم پی پپو یادو اور کانگریس لیڈر راہل گاندھی کے خلاف کارروائی کا مطالبہ

نئی دہلی،(صحافت بیورو) دہلی پردیش بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے ایک وفد نے رکن پارلیمنٹ بانسوری سواراج کی قیادت میں متعلقہ دفعات کے تحت کارروائی کرنے کی اپیل کی گئی ہے۔شکایت میں کہا گیا ہے کہ پارلیمنٹ احاطے کے مکر دوار کے قریب ہونے والے

ہفتہ کے روز نئی دہلی ضلع کے ڈپٹی کمشنر آف پولیس سچن شرما سے ملاقات کی اور 31 جولائی کو پارلیمنٹ ہاؤس احاطے میں ہونے والے احتجاج کے سلسلے میں فوری ایف آئی آر درج کرنے اور غیر جانبدارانہ و بروقت تحقیقات کا مطالبہ کیا۔ڈی سی پی سے ملاقات کرنے والے وفد میں بانسوری سواراج کے علاوہ ایم ایل اے انیل شرما، کرنیل سنگھ اور وکیل سنکیت گپتا بھی شامل تھے۔شکایت میں رکن پارلیمنٹ راجیش رنجن (پپو یادو)، لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف راہل گاندھی، رکن پارلیمنٹ اودھیش پرساد اور دیگر متعلقہ افراد کے خلاف بھارتیہ نیائے سنہتا (بی این ایس) کی احتجاج کے دوران ہندو مذہب کے عقائد، بھگوان شری رام اور ان سے وابستہ مذہبی علامات کو جس انداز میں سیاسی مظاہرے اور تمسخر کے لیے استعمال کیا گیا، اس سے کروڑوں ہندوؤں کے مذہبی جذبات مجروح ہوئے ہیں۔ بانسوری سواراج نے کہا کہ پارلیمنٹ احاطے میں احتجاج کے نام پر ہندوؤں کے مذہبی عقائد کا مذاق اڑایا گیا، سناتن ثقافت کی توہین کی گئی، سنت برادری کا تمسخر اڑایا گیا اور بھارتی روایات کا استہزا کیا گیا۔انہوں نے الزام لگایا کہ پپو یادو، اودھیش پرساد اور قائد حزب اختلاف راہل گاندھی نے اس پورے واقعے کی منصوبہ بندی کی۔

مرکزی وزیر نے بھلسوا ڈمپ سائٹ کا کیا معائنہ

ایم سی ڈی کی جانب سے چلائے جا رہے لیگیسی کچرے کو ٹھکانے لگانے کے کام کی پیش رفت کا جائزہ

نئی دہلی،(صحافت بیورو):ہاؤسنگ اور شہری امور کے مرکزی وزیر منوہر لال نے ہفتہ کو دہلی کے بھلسوا ڈمپ سائٹ کا معائنہ کر کے دہلی میونسپل کارپوریشن (ایم سی ڈی) کی جانب سے چلائے جا رہے لیگیسی کچرے کو ٹھکانے لگانے کے کام کی پیش رفت کا جائزہ لیا۔مسٹر منوہر لال نے حکام کو لینڈ فل سائٹ پر روزانہ پہنچنے والے

تازہ کچرے کی سائنسی پروسیسنگ کے لیے حال ہی میں دیے گئے کام کو تیزی سے مکمل کرنے کی ہدایت دی۔انہوں نے کہا کہ تازہ کچرے کی جلد پروسیسنگ سے وراثت کچرے کو ٹھکانے لگانے کی رفتار اور تیز ہوگی نیز مستقبل میں ڈمپ سائٹ پر کچرے کا نیا ڈھیر بننے سے بھی روکا جا سکے گا۔مرکزی وزیر نے کہا کہ مرکزی حکومت دہلی کے بھلسوا ڈمپ سائٹ سمیت ملک بھر میں لیگیسی کچرے کو بروقت ٹھکانے لگانے اور سائنسی ویسٹ مینجمنٹ کو سب سے پہلی ترجیح دے رہی ہے ۔ انہوں نے حکام کو باقاعدگی سے نگرانی کرنے اور مقررہ وقت کے اندر بھلسوا ڈمپ سائٹ کے جامع بحالی کا کام مکمل کرنے کی ہدایت دی۔معائنے کے دوران حکام نے مرکزی وزیر کو بتایا کہ 31 جولائی تک بھلسوا ڈمپ سائٹ پر99.07 لاکھ ٹن لیگیسی کچرے کو سائنسی طریقے سے ٹھکانے لگایا جا چکا ہے۔بقیہ لیگیسی کچرے کو15 اکتوبر تک مکمل طور پر ہٹانے کا ہدف مقرر کیا گیا ہے۔

یوراج سنگھ کے شخصی حقوق کے تحفظ کا حکم

نئی دہلی،(صحافت بیورو): دہلی ہائی کورٹ نے سابق ہندوستانی کرکٹر یوراج سنگھ کے شخصی حقوق کے تحفظ کے حق میں عبوری حکم جاری کرتے ہوئے کہا ہے کہ مصنوعی ذہانت (اے آئی) سے

تیار کردہ ڈیپ فیک ویڈیوز، جعلی سوشل میڈیا پوسٹس اور ان کی شناخت کے غیر مجاز تجارتی استعمال سے ان کی ساکھ اور تجارتی وقعت کو نقصان پہنچ رہا ہے۔جسٹس جیوتی سنگھ نے قرار دیا کہ یوراج سنگھ نے پہلی نظر میں (پریما فیسی) مضبوط مقدمہ قائم کیا ہے اور اگر انہیں فوری تحفظ نہ دیا گیا تو انہیں ناقابلِ تلافی نقصان پہنچ سکتا ہے۔عدالت نے کہا کہ شخصی حقوق اور رازداری کی خلاف ورزی کرنے والوں کے ساتھ سختی سے نمٹا جانا چاہیے۔عدالت نے متعدد سوشل میڈیا صارفین، نامعلوم افراد (جان ڈو)، آن لائن فروخت کنندگان اور دیگر پلیٹ فارمز کو یوراج سنگھ کی اجازت کے بغیر ان کے نام، تصویر، آواز، عرفیت 'یووی' یا دیگر شناختی خصوصیات استعمال کر کے اے آئی سے تیار کردہ مواد یا تجارتی مصنوعات بنانے، شائع کرنے یا فروخت کرنے سے روک دیا۔عدالت نے کہا کہ یوراج سنگھ تقریباً17 برس تک ہندوستان کی نمائندگی کرنے والے ممتاز کرکٹر رہے ہیں، 2011 کے ورلڈ کپ میں اہم کردار ادا کیا، پدم شری اور ارجن ایوارڈ سے نوازے گئے اور 'یووی کین فاؤنڈیشن' کے ذریعے سماجی خدمات بھی انجام دیتے رہے ہیں۔اس لیے انہیں اپنی شخصیت اور شناخت کے تجارتی استعمال پر مکمل قانونی حق حاصل ہے۔

راجدھانی میں 41 ہزار سے زائد ہنرمند پی ایم وشوکرما اسکیم سے مستفید

رجسٹرڈ افراد میں سے 1,015 نے بنیادی مہارت کی تربیت مکمل کی جبکہ 117 افراد کو ٹول کٹس فراہم کی گئیں

نئی دہلی،(صحافت بیورو): مرکز کی پی ایم وشوکرما اسکیم کے تحت جنوری سے جولائی 2026 کے درمیان دہلی میں 41,411 کاریگروں اور ہنرمندوں کا اندراج کیا گیا۔ حکام کے مطابق قومی راجدھانی میں اس اسکیم پر عمل درآمد میں میونسپل کارپوریشن آف دہلی (ایم سی ڈی) نے اہم کردار ادا کیا۔ریاستی سطح کی پروجیکٹ مینجمنٹ یونٹ (ایس ایل پی ایم یو) کے مطابق اندراج شدہ افراد میں سے 1,015 ہنرمندوں نے بنیادی مہارت کی تربیت مکمل کی، جبکہ 117 افراد کو ٹول کٹس فراہم کی گئیں۔اس اسکیم کے تحت 225 قرضے منظور کیے گئے جن کی مجموعی مالیت 1.89 کروڑ روپے ہے، جن میں سے 214 قرضے، جن کی مالیت 1.79 کروڑ روپے بنتی ہے، مستحقین کو جاری کیے جا چکے ہیں۔ درخواستوں کے عمل میں 13,086 درخواستوں کو پہلے مرحلے، 7,938 کو دوسرے مرحلے اور

2,619 کو تیسرے مرحلے کی منظوری حاصل ہوئی۔حکام نے بتایا کہ اسکیم سے متعلق آگاہی کے لیے اوکھلا، کناٹ پلیس، اتم نگر، ٹیگور گارڈن، سنت نگر بریری اور اشوک وہار سمیت شہر کے ایک درجن سے زائد مقامات پر ورکشاپس منعقد کی گئیں۔اس کے علاوہ ہنرمندوں کی رجسٹریشن، ٹول کٹس کی تقسیم اور قرضوں کی پیروی کے لیے ٹیلی کالنگ مہم بھی چلائی گئی۔ایس ایل پی ایم یو نے 44 ہنرمندوں کو ایمیزون کے ای کامرس پلیٹ فارم سے جوڑا، جبکہ 200 سے زائد کاریگروں نے مصنوعی ذہانت (اے آئی) سے متعلق آگاہی پروگراموں میں شرکت کی۔یونٹ نے دہلی ہاٹ فیسٹ، نوئیڈا ہاٹ اور سی آر پارک جیسی نمائشوں میں ہنرمندوں کی شرکت کو بھی ممکن بنایا، جبکہ برآمدات سے متعلق اقدامات، جیسے آئی ای سی رجسٹریشن اور ڈاک نریات کیندر کے ذریعے بھی تعاون فراہم کیا گیا۔حکام کے مطابق غیر منظم شعبوں میں کام کرنے والے ہنرمندوں تک رسائی، ای کامرس کے لیے ڈیجیٹل خواندگی میں اضافہ، آدھار اور آئی ای سی دستاویزات میں تاخیر اور معذور ہنرمندوں کے لیے اضافی سہولتوں کی ضرورت اہم چیلنجز ہیں۔ ایس ایل پی ایم یو نے آئندہ منصوبے کے تحت ایسے وارڈز میں مزید ورکشاپس منعقد کرنے، زیادہ سے زیادہ ہنرمندوں کو ای کامرس پلیٹ فارم سے جوڑنے، برآمدی سہولیات کو وسعت دینے اور وزارتِ ایم ایس ایم ای، ایم سی ڈی اور دیگر متعلقہ اداروں کے ساتھ تعاون جاری رکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔

بین الریاستی کوکین گینگ بے نقاب، دو نائجیریائی خواتین گرفتار

نئی دہلی،(صحافت بیورو): دہلی پولیس کی ریلوے یونٹ نے ممبئی اور دہلی-این سی آر کے درمیان سرگرم ایک مبینہ بین الریاستی منشیات اسمگلنگ گینگ کا پردہ فاش کرتے ہوئے دو نائجیریائی خواتین کو گرفتار کرلیا ہے۔پولیس نے ان کے قبضے سے دو کلوگرام سے زائد کوکین برآمد کی ہے، جس کی بین الاقوامی مارکیٹ میں مالیت تقریباً20 کروڑ روپے بتائی جا رہی ہے۔پولیس کے مطابق یہ کارروائی 31 جولائی کو حضرت نظام الدین ریلوے اسٹیشن پر ریلوے یونٹ کی اسپیشل ٹیم اور مقامی پولیس کے مشترکہ آپریشن کے دوران انجام دی گئی۔ گرفتار ملزمان کی شناخت نائجیریا کی شہری 43 سالہ چیکا نسو جیمس اور 41 سالہ پیپی نیس اوکوئے کے طور پر ہوئی ہے۔ڈپٹی کمشنر آف پولیس (ریلوے) بی بھارت ریڈی نے بتایا کہ مشتبہ اسمگلروں کی گرفتاری کے لیے اہم ریلوے اسٹیشنوں سمیت حساس مقامات پر پولیس ٹیمیں تعینات کی گئی تھیں۔

کوئلہ کان کارکنوں کے فورم کا کم از کم 10 ہزار روپے ماہانہ پنشن اور طبی سہولیات کا مطالبہ

نئی دہلی،(پریس ریلیز) کوئلہ ایمپلائز فورم نے مرکزی حکومت اور وزارتِ کوئلہ سے مطالبہ کیا ہے کہ کوئلہ کان خاندانی پنشن اسکیم اور کوئلہ کان پنشن اسکیم کے تحت آنے والے ریٹائرڈ کوئلہ ملازمین کے لیے کم از کم ماہانہ پنشن 10,000 روپے مقرر کی جائے، پنشن کو صنعتی مزدوروں کے مہنگائی الاؤنس (آئی ڈی اے) سے منسلک کیا جائے اور طبی و سماجی تحفظ کی سہولیات کو مزید مضبوط بنایا جائے۔ ہفتہ کے روز راجدھانی میں منعقدہ ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کوئلہ ایمپلائز فورم کے صدر بیمن مترا، مشترکہ جنرل سکریٹری موؤ مکھرجی، جنرل سکریٹری چنچل بنرجی اور ایگزیکٹو رکن لکشمن کال والا نے کہا کہ اس وقت 21 ہزار پنشن یافتگان ایسے ہیں جنہیں ماہانہ ایک ہزار روپے سے بھی کم پنشن مل رہی ہے۔

'کام میں لاپروائی برتنے اور نظم و ضبط کی خلاف ورزی'

ریلوے کے گروپ 'اے' کے 5 اہلکاروں کو قبل از وقت سبکدوش کرنے کی سفارش

نئی دہلی، (صحافت بیورو): کام میں لاپروائی برتنے اور نظم و ضبط کی خلاف ورزی کرنے والے ریلوے کے گروپ 'اے' کے 5 اہلکار وقت سے پہلے ریٹائر ہوں گے ۔ ریلوے بورڈ، وزارت ریلوے کی جائزہ کمیٹیوں نے ان اہلکاروں کو وقت سے پہلے ریٹائرمنٹ دینے کی سفارش کی۔ جائزہ کمیٹیوں نے جن اہلکاروں کو وقت سے پہلے ریٹائرمنٹ دینے کی سفارش کی ہے، ان میں انڈین ریلوے ہیلتھ سروس (آئی آر ایچ ایس) کے سینئر ایڈمنسٹریٹو گریڈ (ایس اے جی) کے دو اہلکاروں، ناردرن ریلوے میں انڈین ریلوے سروس آف انجینئرس (آئی آر ایس ای) کے جونیئر ایڈمنسٹریٹو گریڈ (جے اے جی) کے ایک اہلکار، ناردرن ریلوے میں آئی آر ایس ای کے ایک اہلکار اور ویسٹرن ریلوے میں انڈین ریلوے ٹریفک سروس (آئی آر ٹی ایس) کے ایک جے اے جی اہلکار شامل ہیں۔ریلوے نے ہفتہ کو بتایا کہ ریلوے بورڈ، وزارت ریلوے کی

جائزہ کمیٹیوں نے انڈین ریلوے اسٹیبلشمنٹ کوڈ، سیکشن II کے قانون 1802 (اے) کے تحت عوامی مفاد میں ان اہلکاروں کو وقت سے پہلے ریٹائرمنٹ دینے کی سفارش کی ہے ۔ یہ قانون بنیادی قوانین کے قانون 56 (جے) کے برابر ہے۔ریلوے کے مطابق جائزہ کمیٹیوں نے مقررہ طریقہ کار کے مطابق اہلکاروں کے سروس ریکارڈ کا تفصیلی جائزہ لیا۔ جائزے میں سالانہ کارکردگی سے متعلق رپورٹ (اے پی اے آر)، ایمانداری سے متعلق رپورٹ، ویجیلنس رپورٹ، نظم و ضبط سے متعلق تاریخ اور ان کی سفارشات پر پہنچنے سے پہلے دیگر متعلقہ سروس ریکارڈ کی جانچ شامل تھی۔کمیٹیوں نے متفقہ طور پر متعلقہ معاملات میں عوامی مفاد میں اہلکاروں کی وقت سے پہلے ریٹائرمنٹ کی سفارش کی۔ ریلوے کے مطابق انڈین ریلوے بدعنوانی، ایمانداری کی کمی اور نااہلی کے خلاف زیرو ٹالرنس (عدم برداشت) کی پالیسی پر عمل پیرا ہے۔عوامی خدمت میں ایمانداری، نظم و ضبط اور جوابدہی پر کوئی سمجھوتہ نہیں کیا جا سکتا۔ انڈین ریلوے اسٹیبلشمنٹ کوڈ کی متعلقہ دفعات کے تحت کی گئی کارروائی کا مقصد ان بنیادی اقدار کو برقرار رکھنا ہے۔

'وندے ماترم' کا لزوم مسلمانوں کی آئینی و مذہبی آزادی کے برخلاف

قانون سازی کے ذریعہ مخصوص مذہبی تصور یا عقیدے کو تمام شہریوں پر مسلط کرنا ملک کے آئین کی بنیادی روح سے متصادم: مولانا انیس الرحمٰن

نئی دہلی،(صحافت بیورو):آل انڈیا ملی کونسل نے پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں سے وندے ماترم کے نئے ضابطوں سے متعلق مسودہ قانون کی منظوری پر سخت ردّعمل اور تشویش کا اظہار کیا ہے۔ مرکزی دفتر آل انڈیا ملیّ کونسل سے جاری پریس بیان میں کہا گیا ہے کہ یہ ترمیمی بل وقار کی توہین کی روک تھام ایکٹ 1971 میں ترمیم کے نام پر ملک کے آئینی، جمہوری، سیکولر مزاج کے منافی اور شہریوں کی مذہبی آزادی پر سنگین حملہ ہے، جس پر آل انڈیا ملیّ کونسل اپنی سخت بے چینی، اضطراب اور تشویش کا اظہار کرتی ہے۔کارگزار صدر، آل انڈیا ملیّ کونسل مولانا انیس الرحمٰن قاسمی نے اپنے ردّعمل کا اظہار کرتے ہوئے، قانون سازی کے ذریعہ کسی مخصوص مذہبی تصور یا عقیدے کو ملک کے تمام شہریوں پر مسلط کرنے کو ملک کے آئین کی بنیادی روح سے

متصادم بتایا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان ایک سیکولر ملک ہے، جس کا امتیاز اس کی ہمہ مذہبی ثقافت ہے۔ملی کونسل نے اپنے سابقہ مطالبہ کا اعادہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ 'وندے ماترم' کو قانونی جبر کے ذریعہ تمام طبقات اور مذہبی برادریوں پر لازم کرنے کی کوشش دستور ہند کے بنیادی اصولوں کے خلاف ہے۔آنجہانی پنڈت جواہر لعل نہرو نے تو مسلمانوں کے مطالبے کے تناظر میں ہی بہت غور و خوض کے بعد اس کے ابتدائی دو بندوں کو ہی قومی سطح پر قبول کیا تھا، جبکہ اس کے دیگر حصوں کو ملک کے سیکولر کردار کے ساتھ ہم آہنگ نہیں سمجھا گیا تھا۔آل انڈیا ملیّ کونسل نے وندے ماترم کے بعض مندرجات کو مسلمانوں کے مذہبی تصورات کے خلاف بتایا ہے، کیونکہ بقیہ بندوں میں وطن کو ایک دیوی کی صورت میں پیش کر کے اس کی وندنا کی دعوت دی گئی ہے۔یہ تصور مسلمانانِ ہند کے بنیادی عقیدہ توحید سے کلیتاً متصادم ہے۔ مسلمان صرف اپنے خالق، اللہ وحدہ کی عبادت کرتا ہے اور اس کی ذات، صفات، حقوق و اختیارات میں کسی بھی درجہ کی شرکت اس کے ایمان کے منافی ہے۔کارگزار صدر کونسل نے بیان میں آگے کہا کہ مسلمان اپنے وطن سے محبت کو اپنے دینی و شہری فریضے کا حصہ سمجھتے ہیں، لیکن وہ وطن کو معبود یا دیوی کا درجہ نہیں دے سکتے۔

انھوں نے سپریم کورٹ کے ایک فیصلہ کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ عدالت عظمی نے بھی کہا تھا کہ اگر کسی شخص کا مذہبی عقیدہ اسے کسی مخصوص عمل میں شرکت سے روکتا ہو تو اسے محض عدم شرکت کی بنا پر سزا نہیں دی جاسکتی، جبکہ پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں سے پاس شدہ بل کے تحت اسے وقار کا مسئلہ بنا کر مجرمانہ فعل قرار دے دیا گیا ہے، جس پر ملی کونسل کو شدید اعتراض ہے اور اس فیصلے کو غیر معمولی تشویش کی نظر سے دیکھتی ہے۔ یہ فیصلہ دستور ہند کی دفعہ 25 اور دفعہ 19 دونوں سے صریحاً متصادم ہے، لہٰذا آل انڈیا ملیّ کونسل حکومت ہند سے اس فیصلہ پر نظرثانی کرنے کا پُرزور مطالبہ کرتی ہے۔

این سی پی یو ایل کے زیراہتمام بعنوان 'آج کے تناظر میں پریم چند کی معنویت' پینل ڈسکشن کا اہتمام

• پریم چند روشن خیال اور وژنری شخصیت کے حامل تھے: ڈاکٹر شانتنو مکھرجی • پریم چند کا فکشن انسان دوستی کا نمونہ ہے: پروفیسر صغیر افراہیم • پریم چند کا فکشن تمام ہندوستانی ادب پر اثرانداز ہوا: ڈاکٹر محمد شمس اقبال

نئی دہلی،(صحافت بیورو):قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان (این سی پی یو ایل) نئی دہلی کے زیر اہتمام ایک پینل ڈسکشن بعنوان 'آج کے تناظر میں پریم چند کی معنویت' کا انعقاد کیا گیا جس کی صدارت پروفیسر صغیر افراہیم (ممتاز ناقد و محقق، سابق صدر شعبہ اردو اے ایم یو) نے کی جبکہ بحیثیت مہمان خصوصی ڈاکٹر شانتنو مکھرجی (ریٹائرڈ آئی پی ایس، سابق مشیر برائے قومی سلامتی ماریشس و ڈائرکٹر خسرو فاؤنڈیشن) اور بطور پینلسٹ پروفیسر شہزاد انجم (کارگزار ڈائرکٹر، جے پی اے ایل سی، سابق صدر شعبہ اردو جامعہ ملیہ اسلامیہ) اور سائرہ مجتبیٰ (معروف مترجم و نیوز اینکر، آل انڈیا ریڈیو) شریک ہوئے، جبکہ اس پروگرام کی نظامت نہاں رباب (اسسٹنٹ ایڈیٹر این سی پی یو ایل) نے کی ۔استقبالیہ کلمات پیش کرتے ہوئے ڈاکٹر محمد شمس اقبال (ڈائرکٹر قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان نئی دہلی) نے کہا کہ پریم چند ایک ایسے ادیب ہیں جنھوں نے اس ملک کی پچاس فیصد آبادی پر اثر ڈالا ہے۔ان کا فکشن نہ صرف اردو اور ہندی بلکہ تمام ہندوستانی ادبیات پر اپنا اثر رکھتا ہے اور دنیا کی تمام ترقی یافتہ زبانوں میں ان کی تخلیقات شائع ہو چکی ہیں۔اس اعتبار سے دیکھا جائے تو پریم چند اردو فکشن کے سب سے موثر ادیب کے طور پر ابھرتے ہیں۔مہمان خصوصی ڈاکٹر شانتنو مکھرجی نے کہا کہ ہندوستانی ادب میں جو ان کی خدمات ہیں وہ نمایاں ہیں اور

ان کے نقوش انمٹ ہیں۔انھوں نے پریم چند کی مختلف کہانیوں پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ پریم چند کسی بھی مسئلے میں بنیاد کو پکڑتے ہیں اور پھر اس کو تمام باریکیوں کیساتھ آگے بڑھاتے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ عورتوں کے مسائل میں بھی پریم چند نے جس روشن خیالی کا مظاہرہ کیا وہ وہی کر سکتے تھے ان کی شخصیت وژنری تھی۔انھوں نے گفتگو کے آخر میں پریم چند کی کہانی 'دنیا کا سب سے انمول رتن' بھی اپنے مخصوص لہجے میں پڑھ کر سنائی۔ صدارتی کلمات پیش کرتے ہوئے پروفیسر صغیر افراہیم نے کہا کہ پریم چند احساسات اور جذبات کے ادیب ہیں، پریم چند نے اپنے کو دولت کیلئے نہیں بلکہ ادب اور سماج کے لیے وقف کر دیا تھا، پریم چند پہلے فکشن نگار ہیں جن کے اندر حب الوطنی کا جذبہ نمودار ہوا۔ان کی کہانیاں بظاہر سادہ معلوم ہوتی ہیں لیکن ان کی تہ بہ تہ جزئیات ان کو خاصی معنی خیز بناتی ہیں۔ پروفیسر شہزاد انجم نے کہا کہ دنیا میں شاید ہی کوئی زبان ہو جس میں پریم چند کا ترجمہ نہ ہوا ہو، پریم چند جی زندگی میں بہت سادگی پسند تھے، مشکلات کا سامنا بھی کیا لیکن سماج کے مسائل کو واشگاف کرنے کے معاملے میں بہت ہی زیادہ حساس تھے۔محترمہ سائرہ مجتبیٰ نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ پریم چند نے جس سماج کا منظرنامہ اپنی تخلیقات میں پیش کیا تھا موجودہ منظرنامہ اس سے بہت مختلف نہیں ہے، اب بھی سماج میں ایسی فکر موجود ہے جس کو بدلنے کے لیے محنت کی ضرورت ہے۔

آندھرا پردیش میں 'وکست بھارت' کا ترقی کا انجن بننے کی بھرپور صلاحیت موجود ہے: وزیراعظم مودی

نئی دہلی: (ایجنسی) وزیراعظم نریندر مودی نے ہفتہ کے روز کہا کہ آندھرا پردیش میں ترقی یافتہ بھارت (وکست بھارت) کا ایک مضبوط معاشی انجن بننے کی بھرپور صلاحیت موجود ہے۔ انہوں نے کہا کہ ریاست میں بنیادی ڈھانچے، سرمایہ کاری، صنعت، ہوابازی اور بندرگاہوں کے شعبوں میں تیزی سے ہونے والی پیش رفت نہ صرف آندھرا پردیش بلکہ پورے ملک کی اقتصادی ترقی کو نئی رفتار دے گی۔ وجیانگرم ضلع کے بھوگاپورم میں الوری سیتارام راجو انٹرنیشنل ایئرپورٹ کے افتتاح کے بعد ایک عوامی جلسے سے خطاب کرتے ہوئے وزیراعظم نے کہا کہ این ڈی اے حکومت، وزیراعلیٰ این چندر بابو نائیڈو اور نائب وزیراعلیٰ پون کلیان کی قیادت میں ریاست کی ترقی کو نئی بلندیوں تک لے جانے کے لیے مسلسل کام کر رہی ہے۔ وزیراعظم مودی نے یاد دلایا کہ انہوں نے گزشتہ انتخابات کے دوران آندھرا پردیش کی تیز رفتار ترقی کے لیے "ڈبل انجن حکومت" کے حق میں عوام سے مینڈیٹ طلب کیا تھا۔ان کا کہنا تھا کہ مرکز اور ریاست کے درمیان بہتر تال میل کے باعث ترقیاتی منصوبوں پر تیزی سے عمل درآمد ممکن ہو رہا ہے۔ اس موقع پر وزیراعظم نے تقریباً18 ہزار کروڑ روپے مالیت کے مختلف ترقیاتی منصوبوں کا افتتاح، سنگ بنیاد اور قوم کے نام وقف کیا۔ان منصوبوں میں شہری ہوابازی، شاہراہیں، توانائی، سیمی کنڈکٹر انفراسٹرکچر اور دیگر بنیادی سہولیات سے متعلق منصوبے شامل ہیں۔انہوں نے کہا کہ یہ اقدامات "سورن آندھرا" اور "وکست بھارت" کے وژن کو مزید مضبوط کریں گے۔ وزیراعظم مودی نے ملک کے شہری ہوابازی کے شعبے میں گزشتہ برسوں کے دوران ہونے والی نمایاں ترقی کا بھی ذکر کیا۔انہوں نے کہا کہ 2014 میں ملک میں فعال ہوائی اڈوں کی تعداد صرف 74 تھی، جو اب بڑھ کر 166 ہو چکی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اُڑان (UDAN) اسکیم نے عام شہریوں کے لیے فضائی سفر کو آسان اور قابلِ رسائی بنا دیا ہے۔

غزہ میں محاصرے اور نسل کشی کے اثرات کے باعث روزانہ اوسطاً پانچ کینسر کے مریض دم توڑنے لگے

غزہ: غزہ کے مرکز برائے انسانی حقوق نے پٹی میں کینسر کے مریضوں کی اموات کی شرح میں غیر معمولی اضافے سے خبردار کیا ہے جو کہ صحت کے نظام کے تقریباً مکمل انہدام کا نتیجہ ہے۔ یہاں کیموتھراپی اور ریڈیوتھراپی کا علاج تقریباً مکمل طور پر بند ہو چکا ہے جبکہ قابض اسرائیلی حکام کی طرف سے بیرون ملک علاج کے لیے سفری اجازت ناموں پر سخت پابندیاں عائد کرنے کا سلسلہ بھی جاری ہے۔ ان حالات نے کینسر کے اس طبقے کو ایسے محاصرہ شدہ خطے کے اندر موت کے منہ میں دھکیل دیا ہے جو سنہ دو ہزار تیئیس کے لگ بھگ سے نسل کشی کا شکار ہے۔

مرکز نے اپنے جاری کردہ بیان میں کہا ہے کہ اس نے انتہائی تشویش کے ساتھ اس انکشاف کا نوٹس لیا ہے جو الشفاء ہسپتال کے کمپلیکس کے ڈائریکٹر ڈاکٹر محمد ابو سلمیہ کی طرف سے سامنے آیا ہے کہ کیموتھراپی سے محروم کینسر کے مریضوں میں روزانہ چار سے چار یا پانچ اموات درج کی جا رہی ہیں۔

ڈاکٹر ابو سلمیہ کے مطابق غزہ میں تقریباً چار ہزار مریض ایسے ہیں جو اس علاج کی عدم فراہمی کی وجہ سے موت کا سامنا کر رہے ہیں۔ یہ صورتحال ادویات کی بنیادی فہرست میں پچاس فیصد سے تجاوز کرنے والے شدید بحران اور ضروری طبی استعمال کی ستر فیصد سے زائد اشیا کے فقدان کے درمیان بنی ہوئی ہے۔

عالمی ادارہ صحت کے کانون دسمبر سنہ 2025ء تک کے تازہ ترین اعداد و شمار کے مطابق غزہ میں مختلف عمر کے گروپوں سے تعلق رکھنے والے کینسر کے تقریباً بارہ ہزار پانچ سو مریض موجود ہیں جبکہ ہر سال دو ہزار سے زیادہ نئے کیسز کی تشخیص ہوتی ہے جن میں بچوں کے ایک سو بائیس کیسز بھی شامل ہیں۔

اعداد و شمار کے مطابق سنہ دو ہزار پچیس کے وسط سے رگوں میں دی جانے والی کیموتھراپی کے سیشنز اور طبی نگرانی تقریباً مکمل طور پر بند ہو چکی ہے۔ اعداد و شمار یہ بھی اشارہ کرتے ہیں کہ کم از کم ایک ہزار چار سو مریض غزہ سے باہر علاج حاصل کرنے کے لیے سفری اجازت ناموں کا انتظار کرتے ہوئے جاں بحق ہو گئے جبکہ ہزاروں دیگر مریض طبی ریفرل کی فہرستوں میں قابض حکام کی طرف سے ان کے سفر اور زندگی بچانے والے علاج کے حصول کی منظوری کے انتظار میں معلق ہیں۔

انسانی حقوق کے مرکز نے اس بات پر تنبیہ کی ہے کہ یہ اعداد و شمار مریضوں اور ان کے لواحقین کی طرف سے روزانہ کی بنیاد پر جھیلی جانے والی ہولناکیوں کے صرف ظاہری حصے کو ظاہر کرتے ہیں۔ وسطی قطاع کے النصیرات کیمپ میں پناہ گزینوں کے ایک خیمے میں لیمفاٹھ گلینڈز کے کینسر میں مبتلا ایک خاتون درد اور انتظار کے درمیان لٹکی ہوئی اپنی زندگی کے دن گزار رہی ہے کیونکہ اس کے سینے کی ایک چھوٹی سی گانٹھ بیماری کے ساتھ ایک تلخ سفر میں تبدیل ہو گئی جو ضروری چیک اپ اور علاج کی غیر موجودگی کی وجہ سے مزید گھمبیر ہو گئی جبکہ اس کے سفر کی منظوری میں تاخیر نے اس کی صحت کی حالت کو خراب کر دیا اور وہ بیماری کے آخری مراحل تک پہنچ گئی۔

فیلڈ عملے کو اپنی ہڈیوں کے گودے کی پیوند کاری کی سرجری کے بارے میں بتانے والی ایک دوسری مریضہ نے مہینوں پہلے اپنا حیاتیاتی علاج بند ہونے کے بعد سے مسلسل حالت زار کی کیفیت کا ذکر کیا اور اس بات کی تصدیق کی کہ درد کش ادویات کی غیر موجودگی نے طویل انتظار کے دوران درد کو اس کا مستقل ساتھی بنا دیا ہے جو ایک طویل عرصے سے باقاعدہ منظور شدہ طبی ریفرل رکھنے کے باوجود ابھی تک جاری نہیں ہوا ہے۔

غزہ کے مرکز برائے انسانی حقوق نے اس بات پر زور دیا کہ غزہ میں کینسر کے مریضوں کا جو حشر کیا جا رہا ہے وہ قابض طاقت کے طور پر اسرائیل کی ان ذمہ داریوں کی صریح خلاف ورزی ہے جو سنہ انیس سو انچاس کے چوتھے جنیوا کنونشن کے آرٹیکل پچپن اور چھپن کے تحت عائد ہوتی ہیں جو قابض طاقت پر زور دیتے ہیں کہ وہ محفوظ آبادی کو طبی سامان کی فراہمی کو یقینی بنائے اور کام کرنے والی صحت کی سہولیات اور خدمات کو برقرار رکھے۔

بیان کے مطابق ادویات اور علاج سے جان بوجھ کر محروم رکھنا اقتصادی، سماجی اور ثقافتی حقوق کے بین الاقوامی عہد نامے کے تحت ضمانت یافتہ صحت کے حق کی بھی خلاف ورزی ہے اور اس کے علاوہ یہ چوتھے جنیوا کنونشن کے آرٹیکل تینتیس کے تحت ممنوعہ اجتماعی سزا کی ایک شکل بھی ہے۔ مرکز نے اس بات پر زور دیا کہ قابض طاقت کی طرف سے تباہ کن نتائج کے بارے میں پہلے سے علم ہونے کے باوجود اس پالیسی کو جاری رکھنا روم کے روضہ اساسی کے تحت جنگی جرم کے زمرے میں آتا ہے جس میں شدید تکلیف پہنچانا یا جسمانی سلامتی یا صحت کو سنگین نقصان پہنچانا شامل ہے اور اس طرح یہ منظم نسل کشی کے افعال میں سے ایک فعل ہے۔

غزہ کے مرکز برائے انسانی حقوق نے اس جاری صحت کے بحران کے سامنے عالمی برادری کی خاموشی کے جاری رہنے پر تنقید کی اور تمام سرحدوں کو بغیر کسی پابندی یا تاخیر کے کیموتھراپی، ریڈیوتھراپی اور بنیادی طبی ساز و سامان کے داخلے کے لیے فوری اور پائیدار طریقے سے کھولنے کا مطالبہ کیا۔

مرکز نے تمام مریضوں بالخصوص کینسر کے ان مریضوں کے لیے جو منظور شدہ طبی ریفرل رکھتے ہیں طبی سفر کی منظوری کے عاجلانہ اور غیر مشروط سہولت فراہم کرنے کا بھی مطالبہ کیا۔ مرکز نے غزہ طبی انخلا کے تسلسل کی نگرانی اور اس میں رکاوٹ ڈالنے والے ذمہ دار فریقوں کا محاسبہ کرنے کے لیے ایک بین الاقوامی میکانزم کی تشکیل کا مطالبہ کیا اور قطاع کے ہسپتالوں کے تباہ شدہ کینسر کے شعبوں کے لیے ہنگامی لاجسٹک اور طبی مدد فراہم کرنے کے لیے امہاتی اداروں اور بین الاقوامی صحت کی تنظیموں کی طرف سے فوری کارروائی کی ضرورت پر زور دیا۔ مرکز نے اس بات کی تجدید کی کہ بین الاقوامی موثر مداخلت کے بغیر اس صورتحال کا جاری رہنا کینسر کے مریضوں کی صفوں میں مزید اموات کا باعث بنے گا جن سے بچا جا سکتا ہے جو کہ ان کی جانوں کے سامنے ایک اجتماعی اخلاقی اور قانونی ناکامی کی تشکیل کرتا ہے جنہیں بچایا جا سکتا تھا۔

حماس اور اسلامی جہاد کا غزہ میں بحالی کے اقدامات فوری شروع کرنے کا مطالبہ

غزہ: مقبوضہ مغربی کنارے میں اسلامی تحریک مزاحمت 'حماس' کے سربراہ زاہر جبارین کی قیادت میں 'حماس' کی قیادت کے ایک وفد نے اسلامی جہاد کے سیکرٹری جنرل زیاد نخالہ کی قیادت میں تحریک کی قیادت سے مصری دارالحکومت قاہرہ میں ملاقات کی۔

دونوں فریقوں نے مشترکہ ایکشن پلان اور متفقہ قومی موقف کو فروغ دینے اور فلسطینی عوام کے دفاع اور ان کے جائز حقوق کی بازیابی کے لیے تمام کوششیں بروئے کار لانے پر زور دیا۔

ملاقات میں شریک افراد نے قابض صہیونی دشمن پر زور دیا کہ وہ تمام اقسام کی جارحیت، قتل اور ٹارگٹ کلنگ کو روکے، غزہ کی پٹی سے مکمل انخلا کرے، ابتدائی بحالی کے اقدامات کا آغاز کرے اور شہریوں کی تمام ضروریات کو اندر داخل کرے۔ انہوں نے غزہ کے انتظام کے لیے قائم ہونے والی قومی کمیٹی کے فوری داخلے اور شہریوں کے حوالے سے اپنی ذمہ داریاں فوری طور پر سنبھالنے کا مطالبہ کیا۔

ملاقات میں مقبوضہ مغربی کنارے اور مقبوضہ بیت المقدس کے بگڑتے ہوئے حالات، قابض دشمن کی طرف سے کیے جانے والے جرائم، تیزی سے جاری یہودی سازی کی کارروائیوں اور اسیران کے خلاف اس کے بڑھتے ہوئے جرائم کے ساتھ ساتھ بین الاقوامی مجرمانہ خاموشی کے سائے میں ان جرائم سے نمٹنے کے طریقوں پر بھی تبادلہ خیال کیا گیا جو اس بات کی تصدیق کرتا ہے کہ یہ ان اقدامات کے تسلسل کے لیے ایک گرین سگنل ہے۔

اسی ضمن میں ملاقات کے دوران تحریک کے سیاسی بیورو کے سربراہ خلیل الحیہ اور زیاد نخالہ کے درمیان ٹیلیفونک رابطہ بھی ہوا جس میں انہوں نے ہمارے فلسطینی عوام کی حمایت کرنے اور ان پر مسلط کردہ جنگ بندی اور جارحانہ جنگ کو روکنے کی ضرورت پر زور دیا۔

رواں سال کی بلند ترین سطح، جولائی میں غزہ کے 152 شہداء

غزہ: فلسطینی وزارت صحت کے مرکز برائے صحت معلومات نے اعلان کیا ہے کہ گذشتہ ماہ جولائی کے دوران غزہ پر قابض اسرائیل کی جارحیت کے نتیجے میں 152 شہداء کا اندراج کیا گیا، جو کہ سال کے آغاز سے لے کر اب تک ماہانہ سب سے زیادہ تعداد ہے۔

مرکز نے اپنے ایک بیان میں کہا کہ تازہ ترین اعداد و شمار سے گذشتہ ماہ قطاع غزہ میں اموات کی تعداد میں ریکارڈ اضافہ ظاہر ہوتا ہے، جہاں مختلف گورنریوں میں 152 شہداء درج کیے گئے، اس طرح یہ سال کے آغاز سے اب تک کی سب سے بڑی ماہانہ تعداد بن گئی ہے۔

بیان کے مطابق، سرکاری اعداد و شمار شہریوں کو نشانہ بنانے کے حجم کو ظاہر کرتے

ہیں، کیونکہ کل شہداء میں سے متاثرین کا تناسب 21 بچے، 14 خواتین اور 4 بزرگ افراد تھے، جو رہائشی محلوں اور آباد علاقوں پر ہونے والی کشیدگی کے براہ راست اثرات کی عکاسی کرتا ہے۔

قابض اسرائیل کی افواج غزہ میں جنگ بندی کے معاہدے کی خلاف ورزی جاری رکھے ہوئے ہیں، جس میں بے گھر افراد کے مقامات پر فضائی اور توپ خانے کی بمباری، نام نہاد "زرد لائن" کے اندر مسماری اور تباہی کے آپریشنز کے ساتھ ساتھ سامان، امداد اور سفر کی نقل و حرکت پر پابندیاں بھی شامل ہیں۔

یہودی آبادکاروں بڑھتے دھاووں لہر میں مسجد اقصیٰ میں رباط کا عمل تیز کرنے کی اپیل

غزہ (ایجنسی): اسلامی تحریک مزاحمت 'حماس' کے رہنما ماجد ابو قطیش نے کہا ہے کہ یہودی آبادکاروں کی طرف سے مسجد اقصیٰ میں مسلسل دھاوے اور اس کے احاطے میں بڑھتی ہوئی پامالیاں قابض حکومت کے تحفظ اور حمایت کے ساتھ ہو رہی ہیں، جو اس کے یہودیانے اور اس پر کنٹرول حاصل کرنے کے منصوبوں کو مسلط کرنے کے فریم ورک کے تحت ہیں۔

ابو قطیش نے اس بات پر زور دیا کہ مسجد اقصیٰ کی حفاظت، اس کا دفاع کرنے اور انتہا پسند یہودی آبادکاروں کے گروپوں کی طرف سے مسلسل کشیدگی کا مقابلہ کرنے کے لیے مسجد اقصیٰ میں رباط کو تیز کرنے کی اشد ضرورت ہے۔ انہوں نے روزانہ کی بنیاد پر ہونے والے دھاووں کے ذریعے مسجد کے مختلف صحنوں میں یہودی آبادکاروں کے گروپوں کی طرف سے انجام دیے جانے والے تلمودی رسومات اور مسلسل پامالیوں کے ذریعے مسجد اقصیٰ میں ایک نئی حقیقت مسلط کرنے کی کوششوں سے خبردار کیا۔

انہوں نے اس بات کی تصدیق کی کہ مسجد اقصیٰ کو لاحق خطرہ مختلف سطحوں پر فلسطینی اور اسلامی عوامی سطح پر حرکت میں آنے کا تقاضا کرتا ہے، تاکہ مسجد کی حفاظت کی جا سکے اور مسلمانوں کے پہلے قبلہ کو یہودیانے کے منصوبوں سے بچایا جا سکے۔

ابو قطیش نے ہر اس شخص کو جو مسجد اقصیٰ تک پہنچنے کی طاقت رکھتا ہے اپیل کی اور وہاں جانے، اس کے صحنوں میں موجودگی کو تیز کرنے اور اس کی اسلامی شناخت کی تصدیق کرنے اور اسے تقسیم اور یہودی سازی کے منصوبوں سے بچانے کے لیے اس کے صحنوں میں مستقل رباط کرنے کی دعوت دی۔

اس سلسلے میں یہودی آبادکاروں کے گروپوں نے مسجد اقصیٰ پر اپنے دھاوے اور اس کے تقدس کی پامالیاں جاری رکھیں، جبکہ بیت المقدس کے ذرائع نے بتایا کہ گذشتہ ہفتے کے دوران 1428 یہودی آبادکاروں نے قابض فوج کے تحفظ میں مسجد کے صحنوں پر دھاوا بولا۔

صہیونی وزیر ایتمار بن گویر کی قید فلسطینی خواتین کو بھوکا رکھنے کی ہدایت

انتہا پسند اسرائیلی قومی سلامتی کے وزیر ایتمار بن گویر نے رام اللہ کے شمال مغرب میں واقع بستی گیوات زئیو کے قریب عوفر ہسپتال پر دھاوا بول کر ایک فلسطینی اسیر خاتون پر حملہ کیا، جو ہسپتال کے اندر اپنے بنیادی حقوق کا مطالبہ کر رہی تھیں۔

ایک ویڈیو کلپ میں بن گویر کو اسیر خاتون کی طرف کے حالات کے بارے میں کی جانے والی شکایات کا جواب دیتے ہوئے یہ کہتے ہوئے دکھایا گیا ہے کہ: "کھانا اچھا نہیں ہونا چاہیے، یہ کوئی ہوٹل نہیں ہے" یہ بات اس خاتون کی طرف سے اسیر خواتین کو فراہم کیے جانے والے خراب کھانے، صاف پانی کی عدم دستیابی اور انہیں کھلی ہوا میں نکلنے سے محروم رکھنے کے بارے میں بات کرنے کے بعد کہی گئی، جو کہ قیدی خواتین کو فراہم کیے جانے والے انتہائی کم ترین حقوق ہیں۔

اسیر خاتون پر حملہ کرتے ہوئے بن گویر نے دہرایا کہ "جو لوگ برے کام کرتے ہیں انہیں اس کے بارے میں سوچنا چاہیے جو انہوں نے کیا، اور جو جرم کرتا ہے اسے سبق سیکھنا چاہیے، خاص طور پر اگر یہ جرم اسرائیل کے لوگوں کے خلاف ہو"۔ اس کے بیان کے مطابق، اور اس کے کسی بھی جرم کے ارتکاب سے انکار کرنے کے باوجود، اس نے اس پر حملہ جاری رکھتے ہوئے کہا کہ "یہ کوئی ہوٹل نہیں ہے۔۔ ماضی میں یہ ایک ہوٹل تھا۔۔ اور اب ایسا نہیں رہا"۔

بن گویر کے یہ بیانات فلسطینی اسیران اور اسیر خواتین کے خلاف ان کی طرف سے اپنائی جانے والی سختی کی پالیسی کے تناظر میں آتے ہیں، جس میں اسرائیلی جیلوں کے اندر سخت اقدامات کا ایک سلسلہ شامل ہے۔

حالیہ عبرانی رپورٹس نے انکشاف کیا ہے کہ انتہا پسند بن گویر کی سرپرستی میں میڈیا میں "مگرمچھوں کی جیل" کے نام سے مشہور ایک متنازع منصوبے کے تحت النقب کے صحرا میں "کستسیعوت" جیل میں فلسطینی قیدیوں کے وارڈز کے اردگرد مگرمچھوں کے لیے پانی کی خندقیں کھودنے کا کام شروع کر دیا گیا ہے۔

کلب برائے اسیران نے اپنی ایک سابقہ رپورٹ میں اس بات کی تصدیق کی ہے کہ قابض صہیونی عقوبت خانے میں درجنوں فلسطینی اسیر خواتین انتہائی المناک حالات میں زندگی گزار رہی ہیں، جن میں منظم بھوک، نازیبا تلاشی اور جان بوجھ کر طبی غفلت برتنا شامل ہے، خاص طور پر بیمار اور حاملہ اسیر خواتین کے معاملے میں۔

مقبوضہ مغربی کنارے میں چوبیس گھنٹوں کے دوران یہودی آبادکاروں کے تئیس سے زائد حملے

مقبوضہ مغربی کنارے کے مختلف اضلاع میں گذشتہ چوبیس گھنٹوں کے دوران یہودی آبادکاروں کے حملوں میں خطرناک حد تک اضافہ دیکھا گیا ہے، جس میں تئیس سے زائد پامالیاں ریکارڈ کی گئی ہیں جن میں لائیو فائرنگ کا استعمال، قبروں کی بے حرمتی، املاک اور زمینوں کو نذر آتش کرنا، پانی کے ذرائع کی چوری اور نئے استعمار کے مراکز قائم کرنے کی کوششیں شامل ہیں۔

رام اللہ گورنری میں ابو فلاح گاؤں میں ایک دس سالہ بچہ لائیو فائرنگ کی زد میں آ کر زخمی ہو گیا، جبکہ اس کے ساتھ ہی یہودی آبادکار اپنے ریوڑ کے ساتھ اس علاقے میں داخل ہوئے، جب کہ دیگر نے دیر ابو مشعل گاؤں کے پتھروں کی کھدائی کے مقامات پر سکیورٹی کے کمروں کو نذر آتش کر دیا۔

اس گورنری میں طیبہ میں "ابو فزاع" کے اجتماع میں دھاوا بولنے، دیر عمار میں قابض ریاست کے جھنڈے لہرانے، ام صفا میں زیتون کے درختوں والی اراضی پر قبضہ کر کے اسے چراگاہوں میں تبدیل کرنے کے علاوہ المغیر، عطارہ اور سنجل میں تاریخی خربہ "ابو العوف" میں اشتعال انگیز چکر لگانے کے واقعات بھی ریکارڈ کیے گئے۔

نابلس اور جنین گورنری میں یہودی آبادکاروں نے الجنید قصبے کے قبرستان پر حملہ کیا اور اس کے اندر موجود قبروں کو توڑ دیا، اور بورین قصبے میں زیتون کے درختوں کو آگ لگا دی اور انہوں نے بورین اور عراق بورین کے درمیان ایک نیا استعماری مرکز تیار کرنا بھی شروع کر دیا۔

حملوں کے تناظر میں یہودی آبادکاروں نے تل گاؤں کے اطراف میں لائیو فائرنگ کی، العامریہ، بیت وزن اور دوما کے محلوں میں دھاوا بولا، جبکہ قباطیہ اور زبابدہ کو ملنے والی سڑک کو بند کرنے، بدمعاشی کرنے اور شہریوں کی گاڑیوں پر حملے کرنے کے واقعات پیش آئے۔

مقبوضہ مغربی کنارے کے جنوب میں، یہودی آبادکاروں نے مسافر یطا میں پانی کے کنویں پر قبضہ کر لیا، اور الخلیل گورنری کے سعیر میں "العدیس" کے علاقے میں دھاوا بولا، جبکہ قلقیلیہ کے مشرق میں جیت قصبے کی زمینوں پر ایک نیا استعمار مرکز قائم کیا گیا، اور بیت لحم کے جنوب میں جنا تا میں ایک اور مرکز کو وسعت دی گئی۔

یہ حملے بیت لحم گورنری کے منیا قصبے میں تیل اور درختوں کو جلانے اور مقبوضہ بیت المقدس کے مشرق میں خان سرخ کے قریب "الم توش" اور "التبن" کے اجتماعات کو پانی فراہم کرنے والی مرکزی پائپ لائن کو کاٹنے تک پھیل گئے۔

مقبوضہ مغربی کنارے میں ساڑھے سات لاکھ یہودی آبادکار

مقبوضہ مغربی کنارے میں قابض فوج اور یہودی آبادکاروں کے حملوں میں نمایاں اضافہ دیکھا جا رہا ہے، کیونکہ دیوار اور بستیوں کے خلاف مزاحمت کے کمیشن نے سنہ 2026ء کے پہلے نصف کے دوران گیارہ ہزار سے حملوں کے نفاذ کی توثیق کی ہے۔ اسی طرح مرکز اطلاعات فلسطین "معطی" کی طرف سے جاری کردہ اعداد و شمار سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ قابض فوج اور یہودی آبادکاروں نے سنہ 2026ء کے جون کے مہینے کے دوران مقبوضہ مغربی کنارے اور مقبوضہ بیت المقدس میں چھ ہزار آٹھ سو چھپن خلاف ورزیاں کیں۔ مقبوضہ مغربی کنارے میں ایک سو اکتالیس بستیوں اور دو سو چوبیس استعمار مراکز میں تقریباً ساڑھے سات لاکھ یہودی آبادکار رہتے ہیں، جن میں مشرقی بیت المقدس کے مشرق میں پندرہ بستیوں میں تقریباً اڑتالیس لاکھ افراد بھی شامل ہیں، جبکہ روزانہ کی بنیاد پر ہونے والے حملے جاری ہیں جن کا مقصد، فلسطینی فریقوں کے مطابق، فلسطینیوں کو زبردستی بے دخل کرنا ہے۔

روزنامہ صحافت اردو ویب ایڈیشن برمنگھم (یو۔کے۔) کو پبلشر نغمہ امیر نے ٹیڈنگٹن گروپیری بار برمنگھم بی۔42 آئی آر جی یو۔کے۔ سے شائع کیا۔ پروپرائٹر و گروپ ایڈیٹر: امان عباس، ریزیڈینٹ ایڈیٹر: امیر مہدی، بیورو چیف: نغمہ امیر، ای میل: Naghmaamir@rediffmail.com، موبائل نمبر: 386368 7897 44+

قارئین کو مشورہ: "صحافت" میں چھپے ہوئے مضامین اور مراسلات میں ظاہر کئے گئے خیالات سے ایڈیٹر، نیوز ایڈیٹر، پرنٹر، پبلشر، پروپرائٹر کا متفق اور جواب دہ ہونا ضروری نہیں ہے۔ صحافت میں شائع ہونے والے کسی بھی اشتہار کے مواد اور دعوؤں کے بارے میں ادارہ صحافت ذمہ دار نہیں ہوگا، اس کی کل ذمہ داری اشتہار دہندہ کی ہوگی۔